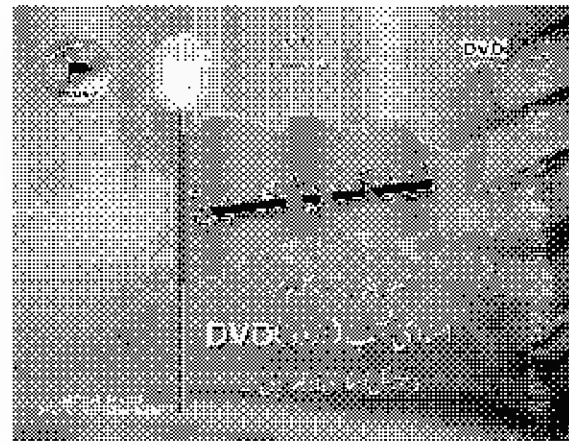


یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶

۹۲۱۱۰

یہ صاحب الزماں اور کئی

DVD  
9015110

# ایک یا حسینؑ

شہر عباس  
خصوصی تعاون  
بقوالان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری

www.sabil-e-sakina.com

SABIL-E-SAKINA

Unit 8,

Latifabad Hyderabad

Sindh, Pakistan.

www.sabil-e-sakina.page.it

sabil-e-sakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجلد

# زاد المعاد مودة القربى

حضرت سید علی ہمدانی شافعی سنی المذہب  
جناب مولانا مولوی سید شریف حسین صاحب زاری

— دیکھا گیا —

عمران بک کمپنی

خالد امجد کیشنل سنٹر

اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمدیہ  
زاد المعاد  
اردو ترجمہ  
مودۃ القریب  
مؤلفہ

حضرت سید علی ہمدانی شافعی سنی المذہب  
جناب مولانا مولوی سید شریف حسین صاحب خیرداری

—: ملنے کا پتہ :-

عمران بک کمپنی

خالد ایجوکیشنل سنٹر

اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

## دیباچہ مترجم

حمد و ثنائے بے حساب و شمار اس خداوند متعال کو سزاوار ہے جس نے وجود محمد و آل محمدؐ کو جملہ عالم دینی آدم کی پیدائش کا باعث ٹھہرایا۔ اور ان حضرات معصومین علیہم السلام کی محبت اور مؤقت کو علامت دین و ایمان، اور ان کے بغض و عناد کو علامت نفاق و شقاق قرار دیا۔ اور ہزار ہزار درود و سلام ہو اُس پیغمبرؐ کی، مدنی، قرشی، ہاشمی کی ذات بابرکات پر جو خاتم المرسلین رحمة اللعالمین اور شفیع المذنبین ہیں۔ اور ان کی عمرت طاہرہ اور ذریت طیبہ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جملہ مخلوقات سے بہتر اور افضل اور سب خلق خدا کو خدا کی راہ دکھانے والے اور تاقیام قیامت قیام دنیا و اہل دنیا کا باعث ہیں۔ جن کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اہلیت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے کہ جو اس میں سوار ہوا وہ طوفان میں غرق ہونے سے بچا رہا۔ اور جو اس سے روگرداں رہا وہ غرق ہو کر ہلاک ہوا۔ نیز جن حضرات کی محبت اور اطاعت عین خدا اور رسول خدا کی محبت اور اطاعت اور جن کی عداوت اور مخالفت عین خدا اور رسول خدا کی عداوت اور مخالفت ہے۔ چنانچہ خداوند علیم و حکیم سورہ شورے میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی۔ یعنی اسے ہمارے رسول محمدؐ اپنی امت سے کہہ دے کہ میں اس رسالت کے ادا کرنے کا عوض اور احکام شریعت کے تم تک پہنچانے کی اجریت تم سے کچھ نہیں چاہتا مگر یہ کہ تم میرے قریبیوں سے دوستی اور محبت رکھنا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کے قریبی رشتہ داروں سے محبت رکھنا تمام امت پر واجب

کیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی نسبت ضرور سوال کیا جائے گا۔ جیسا کہ محل طور پر اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ طالب حق پر حق ظاہر اور آشکارا ہو جائے۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم، مسند احمد بن حنبل اور کشف میں اس آیت کی شان نزول اس طرح مردی ہے۔ ان میں سے کشف کی اصل عبارت مع ترجمہ اس مقام پر درج کی جاتی ہے۔۔۔ ہادی ان الانصار قالوا فعلنا وفعلنا کانھما افتخروا فقال عباسؓ او ابن عباس رضی اللہ عنہما لانا الفضل علیکم قبلہ ذالک سر رسول اللہؐ فاتاہم فی مجالسہم فقال یا معشر الانصار الم تکنون اذ لک فاعزکم اللہ بی قالوا بلی یا رسول اللہ۔ قال الم تکنون اضلاً فھذا کم اللہ بی قالوا بلی یا رسول اللہ۔ قال افلا تجیبونی قالوا مانقول یا رسول اللہ قال الاتقولون الم یخرجک قومک فاویناک اولم یکذبوا فصد قناک اولم یخذلوک فقصہناک قال فما نال یقول حتی جثوا علی الکرک وقالوا اموالنا وما فی ایدینا باللہ ولرسولہ فنزلت الایۃ۔ یعنی روایت ہے کہ ایک روز انصار نے خزیہ ذکر کیا کہ ہم نے فلاں کام کیا اور فلاں کام کیا یعنی ان کی غرض اس بیان سے یہ تھی کہ ہم نے اسلام پر فلاں فلاں احسان کئے ہیں اور رسول خدا کے ساتھ فلاں فلاں نیک سلوک ہماری طرف سے ہوئے ہیں جو آج تک کسی مسلمان سے نہیں بن پڑے۔ اس لئے ہم کو تمام مسلمانوں پر فضیلت ہے، ان کی یہ تقریر سن کر آنحضرتؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے یا بردائے دیگر ان کے فرزند ولید بن عبد اللہ بن عباسؓ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اے گروہ انصار! ہم ہی کو تم پر فضیلت ہے۔ جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو ان کی مجلس میں تشریف لائے اور ان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار کیا تم ذلیل و خوار نہ تھے، اور اللہ تعالیٰ نے میرے سبب سے تم کو عزت بخشی۔ انصار نے عرض کی یا رسول اللہؐ ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا اے انصار کیا تم گمراہ نہ تھے، اور اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے راہ راست کی طرف تم کو ہدایت کی۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہؐ بعد ازاں حضرت نے فرمایا کیا تم میرے ان احسانات کو قبول نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ ہم کیا کہتے ہیں؟ وجود ہم قبولیت احسان پر دال ہے، فرمایا کیا تم میرے باب میں یوں نہیں کہتے کہ تمہاری قوم نے تم کو وطن سے نکالا اور ہم نے تم کو پناہ دی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری تکذیب کی اور ہم نے تمہاری تصدیق





ملک الموت پہلے بہشت کی خوشخبری دے گا۔ پھر منکر اور نکیر قبر میں آکر مردہ جنت سنائیں گے۔ اور جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا وہ اس طرح خوشی خوشی جنت کی طرف جائے گا جس طرح کہ عرس اپنے شوہر کے گھر کی طرف جایا کرتی ہے۔ اور جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھولے جائیں گے۔ اور جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا وہ سنت رسول اور جماعت اسلام پر مرے گا۔ اور جو کوئی آل محمد کی دشمنی پر مرے گا تو وہ کل قیامت کے دن اس حال سے عرصہ محشر میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا اَنَسَ مِنْ حِجَّةِ اللَّهِ یعنی یہ شخص رحمت الہی سے مایوس اور نا اُمید ہے۔ اور جو کوئی آل محمد کی دشمنی پر مرے گا وہ حالت کفر میں مرے گا۔ اور جو کوئی آل محمد کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی پوٹ تک بھی نہ سونگھنے پائے گا۔ اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آیہ دَمْنٌ یَقْتَرِفُ حَسَنَةً نَزَذَلَهُ فِیْهَا حَسَنًا جو آیت مذکورہ کا تتمہ ہے، میں حَسَنَةً زِیْنِی سے آل محمد کی دوستی مراد ہے۔ یعنی اور جو کوئی ایک حسنه زینکی حاصل کرے ہم اس کی اس زینکی میں اور زینکی زیادہ کرتے ہیں۔

صاحبان ذہن و ذکا پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ محب اپنے دعوائے محبت میں جھی سچا ہو سکتا ہے جبکہ وہ ہر امر میں اپنے محبوب کی رعایت کرے اور کسی وقت اس کی متابعت کی رسی کو اپنی گردن سے نہ نکالے۔ اور ہر معاملہ میں اس کی پاس خاطر کو مقدم رکھے نہ یہ کہ یوں تو ہر دم دوستی کا دم بھرے مگر کسی امر میں اس کی متابعت نہ کرے اور اپنے افعال و حرکات میں کبھی اس کے افعال و حرکات کا پابند نہ ہو۔

الغرض زبانی دعوائے بے کار ہے۔ اور ثبوت محبت کے لئے اطاعت و پیروی محبوب درکار ہے۔ چنانچہ ثعلبی کی یہ عبارت اس پر دال ہے: ووجوب المودة یستلزم الطاعة یعنی دوستی کا واجب ہونا اطاعت و فرمانبرداری کو لازم کرتا ہے۔ پس جبکہ آنحضرتؐ کے اقارب یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ علیہما السلام کی دوستی اُمت محمدیؐ پر واجب کی گئی ہے تو ان حضرات کی پیروی اور متابعت بھی تمام اُمت پر واجب و لازم ہے۔

اب رہا یہ امر کہ اس دوستی کی نسبت روز قیامت موال کیا جائے گا۔ سو یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو امور واجب شرعیہ ہیں اُن کی بابت روز محشر ضرور سوال ہوگا جیسے نماز روزہ وغیرہ چونکہ اطاعت آل محمدؐ بھی واجب بلکہ افضل واجبات ہے اس لئے اس کی نسبت ضرور بالفرض



سوال کیا جائے گا چنانچہ آیہ وَقَهُوْهُمْ اَنْهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۝ کی تفسیر میں ابن حجر نے صواعقِ محرقہ میں اور دیگر علمائے اہلسنت نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ نے جناب رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اَنْهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عن ولایۃ علی ابن ابی طالبؓ روز قیامت لوگوں سے علی ابن ابی طالبؓ علیہ السلام کی ولایت اور امامت کی نسبت پوچھا جائے گا۔

اور واحدی نے بیان کیا ہے کہ روز محشر لوگوں سے علیؓ اور اہلبیت علیہم السلام کی ولایت کی بابت پوچھا جائے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلعم کو حکم دیا تھا کہ خلقِ خدا کو جلا دے کہ میں تبلیغ رسالت کی اُمت اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ تم میرے قریبی رشتہ داروں سے دوستی رکھنا۔ اور مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ ان سے سوال کیا جائے گا کہ آیا تم نے ان سے دوستی رکھی جو دوستی کا حق تھا جس طرح آنحضرت صلعم نے ان کو اس امر کی وصیت فرمائی تھی یا کہ اس دوستی کو ضائع کیا اور بالکل ترک کر دیا۔ اس حالت میں ان سے مطالبہ ہوگا اور وہ وبال و نکال کے مستوجب ہوں گے۔

صواعقِ محرقہ میں مرقوم ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْكُمْ اَمْرٍ لَّنْ تَضْلُوْا اِنْ اَتَبَعْتُمْوْهُمَا وَهَآءِذَا کِتَابُ اللّٰهِ وَ اٰہِلِیْہِیْ عَتْرِتِیْ۔ یعنی میں دو امر تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم ان دونوں کی پیروی کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

اور طبرانی نے یہ عبارت اس میں زیادہ کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا: سَالَتْ ذَالِکَ لَہِمَا فَلَ تَقْعَدُوْهُمَا فَتَہْلُکُوْا اَوْ لَا تَقْصِرُوْا عَنْہُمَا فَتَہْلُکُوْا اَوْ لَا تَعْلَمُوْهُمَا فَانْہُمَا عَنْکُمْ مِنْکُمْ۔ یعنی میں نے ان کے لئے اس امر کی خدا سے درخواست کی ہے۔ پس تم ان دونوں پر سبقت مت کرو۔ یا بروایت دیگر ان کے باب میں تقصیر مت کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور ان کو کچھ تعلیم مت کرو کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ ہر بات کا علم رکھتے ہیں۔

اور صاحبِ صواعقِ محرقہ نے مسند احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اِنِّیْ اَوْشَکُ اِنْ اِدْعٰی فَاَجِیْبُ وَاِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ الثَّقَلِیْنِ کِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَآءِ اِلٰی الْاَرْضِ وَعَتْرِتِیْ اٰہِلِیْہِیْ وَاِنَّ اللّٰطِیْفَ اَخْبَرَنِیْ اَنْہُمَا لَنْ یَفْتَرِقَا

حتیٰ یزداعلیٰ الحوض فانظر وایمہ تخلفونی۔ یعنی میں عنقریب بارگاہ ایزدی میں طلب کیا جاؤں گا۔ اور میں دُگرال بہا چیریں تم میں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک کتاب خدا یعنی قرآن جو کہ ایک رستی ہے۔ کہ جو آسمان سے زمین تک تخی ہوئی ہے۔ دوشہری میری عزت و اہلیت اور خدائے لطیف و کریم نے مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ دونوں ایک دم بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں۔ دیکھنا۔ تم میرے بعد کیا کرتے ہو۔

اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا ہے: اِنَّ دِنَهُ ثَلَاثُ حُرُمَاتٍ فَمَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللّٰهَ دِیْنَهُ وَدُنْيَاہُ وَ مَنْ لَمْ یَحْفَظْهُنَّ لَمْ یَحْفَظْ دُنْيَاہُ وَ اٰخِرَتَہُ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ حُرْمَةُ الْاِسْلَامِ وَ حُرْمَتِیْ وَ حُرْمَةُ سَجَّحِیْ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تین حرمتیں ہیں۔ جو کوئی ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالیٰ نہ اس کی دنیا کی حفاظت کرتا ہے نہ اس کی آخرت کی۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی وہ کون کونسی ہیں؟ فرمایا اسلام کی حرمت، میری حرمت میرے ذوی الارحام کی حرمت۔“

اقابعد بندہ ناجیز بے سواد حقیر سید شریف حسین ابن سید امام علی اسماعیلی سبزواری عفی اللہ عنہما دوستان و حبان محمد دآل محمد علیہم السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ محبت آل محمدؐ از روئے نص قرآنی تمام اُمت پر واجب ہے اور قیامت کے دن اس کی نسبت سوال کیا جائے گا۔ اور اس کا حاصل ہونا ان حضرات کے فضائل و مراتب کی شناخت بغیر شکل بلکہ ناممکن ہے اور ان کے مراتب و فضائل کی شناخت صرف ان احادیث پر مبنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے باب میں ارشاد فرمائی ہیں۔ اور علمائے عامہ و خاصہ نے جداگانہ کتابیں اس مضمون میں مرتب کی ہیں۔ چونکہ احادیث کی اکثر کتابیں ابھی تک عربی زبان ہی میں ہیں اور ضرورت زمانہ نے اہل دنیا کی توجہ کو اس کی تحصیل سے بالکل ہٹا لیا ہے اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے اردو دان مسلمان بھائیوں کی خدمت کروں اور باوجود اپنی کم استعدادی کے کچھ کتابیں عربی سے اردو میں ترجمہ کروں۔ جب میں تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام کو عربی سے اردو زبان میں ترجمہ کر چکا اور اس کی تصحیح و تکمیل سے فارغ ہوا تو ایک معزز و مکرم جہربان کے فرمانے سے کتاب لاجواب ”مودۃ القربی فی فضائل آل عبا“ مصنفہ جناب

سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی شافعی سنی المذہب کو عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا۔ چونکہ اصل کتاب نہایت نادر الوجود اور کیاب ہے اس لئے اول کتاب کی اصل عبارت کو درج کیا اور ہر حدیث کے خاتمہ پر اس کا با محاورہ اردو ترجمہ کیا تاکہ جس کو عربی عبارت کے دیکھنے کا مذاق اور اصل حدیث کے پڑھنے کا اشتیاق ہو تنگدل نہ ہونے پائے۔ اور اصل کتاب کی اشاعت بھی اچھی طرح سے ہو جائے۔

چونکہ حضرات اہلبیت علیہم السلام کے فضائل کا لکھنا بڑھنا سُننا اور بیان کرنا عین عبادتِ خدا اور سراسر ذریعہ نجات ہے۔ اس لئے میں اس ترجمہ کو **مناہد العقبیٰ** ترجمہ **مودۃ القربی** کے نام سے نامزد کرتا ہوں۔ اور اُمید دار ہوں کہ خداوند رحمن و رحیم بواسطہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام اس ناچیز ہدیہ کو قبول فرمائے، اور روز جزا پر دانہ نجات عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ناظرین رسالہ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ جہاں کہیں ترجمہ کرنے میں غلطی ہو غلطی سے اس کی تصحیح فرما کر ممنون فرمائیں، اور اس عاصی کو دُعائے خیر سے یاد کریں۔ و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و توکلتم المولى و نعم النصير۔

## احوال مصنف علیہ الرحمۃ

۱۔ ملا جامی کتاب نجات الانس میں رقمطراز ہیں کہ میر سید علی بن شہاب الدین محمد ہمدانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے۔ علوم باطنی میں ان کی تصنیفات مشہور و معروف ہیں۔ مثلاً کتاب اسرار النقط اور شرح اسماء اللہ اور شرح فصوص الحکم اور شرح قصیدہ حمزہ و فائزہ وغیرہ۔ وہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ ہمدانی کے مرید تھے مگر طریقت کو صاحب السربین الاقطاب تقی الدین علی دوسی سے حاصل کیا تھا۔ جب شیخ علی اس دنیا سے رحلت کر گئے تو شیخ شرف الدین محمود کی طرف رجوع کی۔ اور عرض کی فرمائیے کیا حکم ہے۔ انہوں نے توبہ کرنے کے بعد فرمایا حکم یہ ہے کہ تم دنیا کی سیر کرو۔ لہذا سید صاحب نے تین دفعہ تمام دنیا کی سیر کی اور ایک ہزار چار سو ادیاد اللہ کی محبت سے شرفیاب ہوئے۔ اور ایک مجلس میں چار سو دلی اللہ کی صحت کا شرف حاصل کیا۔ اور دلائل کبر و سواد کے قریب ۸۹۶ ہجری میں اس دنیا سے رخصت ہوئے وہاں سے

ختلان میں لا کر دفن کئے گئے۔

## مزید حالات مصنف از عمدۃ المتکلمین فخر العلماء والواعظین

### سلطان المناظرین حضرت مولانا فضل مرتسری مدظلہ

۲۔ نور الدین جعفر بدخشانی نے کتاب خلاصۃ المناقب میں بدین الفاظ ان کی مدح خوانی کی ہے  
 ”در بیان بعض از فضائل آل عروہ وثقی شاہیناز پادراز از آسیان ہماشاہسوارمیطان عروہی شمس ملہ  
 قدسی کیمیائے وجود دانائے مختار خیار حضرت الرحمن اشکور الفخوذی بجناب الدیان قرۃ عین محمد رسول اللہ  
 ثمرۃ فواد المرتضیٰ والبتول المطیع علی حقانی الاحادیث والتقا میر المعن السرائر بالمبصیرہ والتبصیر المرشد  
 للطالیین فی الطرق السجانی الموصل للمتوجہین الی الجہال الرحمانی العارف المعروف بالسیّد علی ہمدانی  
 خصہ اللہ الطیف بالطف الصمدانی و رزقنا الاستناز الدائمہ من النور الحقانی۔“

۳۔ محمود بن سلیمان کفوی نے کتاب اعلام الاخیار من فقہاء مذہب النعمان المختار میں یوں اُن کی تعریف  
 کی ہے: لسان العصور سید الوقت المتسلخ عن الھیاکل الناسوتیہ والمنتوسل  
 الی السبحات اللاہوتیہ الشیخ العارف الربانی والعالما الصمدانی میر  
 سید علی بن شہاب بن محمد بن محمد الصمدانی قدس اللہ تعالیٰ سورد۔

۴۔ امجد الدین علی بن ظہیر الدین محمد بدخشانی نے جامع السلاسل میں طبقہ ہمدانیہ  
 کا ذکر کیا ہے کہ یہ طبقہ امیر سید علی ہمدانی کی طرف منسوب ہے جن کا لقب علی ثانی ہے  
 (نور و بابت) مشائخ زمان نے ان کی توصیف میں یہ الفاظ لکھے ہیں ”سلطان الاولیاء برہان الاصفیا  
 قدوة العارفين زبدة المحققين مستبح الاسماء والصفات جامع جميع التجليات محی الشریقۃ والطریقۃ  
 والحقیقۃ ختم المتقین زبدة المتأخرین دارث الانبیاء والمرسلین مرشد الاولیاء الی طریق الحق والیقین  
 مرکز وائرة الوجود الہادی الی المقصود وطلب الاقطاب الکامل المکمل الصمدانی علی ثانی امیر کبر سید  
 علی ہمدانی“ آپ مشائخ طبقہ ہمدانیہ کے سر حلقہ اور اصحاب شیخ شرف الدین محمود مروغانی کے  
 سر دفتر ہیں۔ الخ

انہوں نے ہی حضرت شاہ ہمدان کے خلیفہ دوم امیر ملا کے حالات میں لکھا ہے کہ امیر ملا  
 نے فرمایا کہ میں تحصیل علم کے بعد مرشد کامل کی تلاش میں تھا۔ اخیر مجھے دکھلایا گیا کہ فلاں

وقت ایک درویش بلباس و علم سیاہ اس سرزمین پر فلاں دشت میں نازل ہوگا۔ جب وہ وقت پہنچا میں نے اپنے بڑے بھائی کو اس دشت میں بھیجا۔ وہ درویش جو مجھے واقعہ میں دکھایا گیا تھا وہ قطب حقانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی تھے۔ آپ نے تصرف کر کے فوراً میرے بھائی کو اپنا مرید کر لیا۔ جب بھائی نے مجھے یہ مریدہ سنایا تو میں شاہ ہمدانی کا حال دیکھنے کے لئے مراقبہ میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر پر کھڑے لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے بڑھ کر پانی مانگا۔ حضرت نے اللہ الخائب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا۔ جب میں حاضر ہوا تو مجھے تحقیق ہو گیا کہ چونکہ امیر کبیر حکام شریعت بھی علی ہے، پیغمبر اکرم کا اشارہ امر ہے کہ میں آپ کا مرید بنوں چنانچہ میں فوراً حضور کامرید بن گیا۔ اور بارہ سال خدمت میں رہا۔ اس تمام مدت میں ہمیشہ میں درویشوں کے کلوخ استنجا کو پیشانی سے گھس کر ہوار کیا کرتا تھا۔ اور جو کچھ میں نے پایا اسی خدمت سے پایا۔

۵۔ سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل میں کہا ہے کہ عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ من عندہ علم الکتاب سے حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام مراد ہیں۔ اسے شیخ الامام العارف الربانی السید شرف الدین علی ہمدانی نے اپنی کتاب میں تطبی سے نقل کیا ہے۔

۶۔ حسین بن معین الدین حیدری نے فوارح میں ان کو حضرت سلطان الحقیقین علی ثانی امیر سید علی ہمدانی لکھا ہے۔

۷۔ شیخ احمد قشاشی نے (جوشاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مشائخ اجازه میں سے ہیں دیکھو رسالہ اصول الحدیث از شاہ عبد العزیز دہلوی) نے سمط جید میں ان کو سید علی ہمدانی الواحد الفردانی اور شیخ الشیوخ سید علی ہمدانی لکھا ہے۔

۸۔ سید علی صاحب نے اوراد فقیہ جمع کئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے رسالہ انتبہاء فی سلاسل اولیاء اللہ میں ان کی بابت لکھا ہے کہ جو ان کو پڑھے وہ ایک ہزار اور چار سو دلیوں کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ ان اوراد کی بابت لکھا ہے کہ حضرت ہمدانی نے اپنی عمر میں معمورۃ عالم کی تین بار میری اور ایک ہزار اور چار سو اولیاء کی صحبت حاصل کی جن میں سے چار سو کو سلطان محمد خدابندہ (جو شہید ہو گیا تھا) کی مجلس میں دیکھا اور ہر ولی سے وداع کے

وقت ایک وُعالی اور ان کو جمع کیا۔ آپ سے منقول ہے کہ جب میں بارہویں دفعہ زیارت کعبہ کو گیا اور مسجد اقصیٰ میں پہنچا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ سرخیل انبیاء اس وریش کی طرف آرہے ہیں۔ میں اٹھا، آگے بڑھا اور سلام کیا۔ آپ نے آستین سے ایک جزو نکال کر فرمایا خذ هذا الفتحیہ کہ اس فتحیہ کو لے۔ جب میں نے لیا اور دیکھا تو یہی اور اوتھے۔ ان کی خاص نماز کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ ادھی رات کو اٹھے وضو تازہ کرے اور دو رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد ہا بار سورہ اخلاص اور بعد سلام کے ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور بعد اس کے ہزار بار یا خفی الاطاف ادہا کفی بلطفک الخفی۔ اور بعد اس کے ہزار اور ایک بار یا بڈوح پرٹھے۔ سرگرمیوں میں ڈال کر مراقبہ کرے اور دیکھے کہ عالم غیب سے کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ فراغت کے بعد دو گنا بٹواب امیر سید علی پڑھے۔ انتہی مخلصاً۔

۹۔ صاحب جامع السلاسل نے لکھا ہے کہ جب حضرت سید علی ہمدانی نے ولایت کبر و سواد میں وفات پائی تو وصیت کی کہ جب تک میرا بیٹا نور الدین جعفر حاضر نہ ہو میری نعش کو نہ اٹھائیں۔ امیر جعفر اس وقت دوستاق میں تھے جو بدخشان میں ایک گاؤں کے خلفاء نے کہا کہ بعید معلوم ہوتا ہے کہ امیر جعفر آئے۔ اس لئے نعش اٹھانی چاہئے۔ ہر چند خلفاء نے سعی کی لیکن صندوق نہ اٹھ سکا۔ تین دفعہ اس طرح کوشش کی جب کارگر نہ ہوئی تو صندوق کو ایک طرف رکھ کر بیٹھ گئے۔ ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ اٹھاؤ۔ جب صندوق کو ہاتھ لگایا تو اب کی دفعہ تھوڑی حرکت سے اٹھ گیا۔ جب امیر جعفر کی خلفاء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اسے ملامت کی کہ ہم تو پیر کی خدمت میں رہے لیکن آپ اس فیض سے محروم رہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو صندوق نہ اٹھا سکے۔ میں ہی تھا جس نے آواز دی کہ اٹھاؤ اور پھر میں ہی اٹھا کر ختلان لے گیا۔ اسی کتاب میں ہے کہ مخدوم شیخ حاجی محمد خوشانی نے فرمایا کہ حضرت شاہ ہمدانی ۳۴۰ اولیاء کی خلافت کا خرقہ رکھتے تھے جن میں سے ایک شیخ سعید حشی صحابی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اور میر ملا نے خلاصۃ المناقب میں لکھا ہے کہ شاہ ہمدانی شیخ سعید حشی کی خدمت میں فائز ہوئے تھے۔ آپ فرماتے کہ شیخ سعید ہر وقت دوسری صورت میں دیکھا جاتا ہے۔ اگر خادم ایک دن ہی میں کئی بار جاتا تو شیخ کو دوسری صورت میں دیکھتا۔ حضرت سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سعید سے سنا کہ جب حضرت آمنہؑ کی حضرت عبد اللہ والد رسول اکرمؐ سے شادی ہوئی تو میں حاضر تھا۔ جب مجلس شیخ سے باہر

آیا تو اس ولایت کے اکابر سے پوچھا کہ شیخ چند سال کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے سُننا ہے کہ شیخ سعید حاشی عمر طویل رکھتا ہے لیکن نہیں جانتے کہ کتنے سال کے ہیں۔ لوگوں نے شاہ ہمدانی صاحب کی خدمت میں التماس کی کہ حساب کیجئے کہ ولادت حضرت مصطفیٰ صلعم سے اب تک کے سال ہوتے ہیں۔ تھوڑی توجہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ ۳۰ سال ہوتے ہیں۔ شیخ سعید کی زبان حال سے یہ شعر لکھا ہے۔

من بقا دارم بقا دارم بقا

چونکہ دارم ایں بقا با از بقا

ذاد العقبیٰ کی پہلی اشاعت میں مصنف کتاب ہزاہ الشہیرا کا بہت مختصر حال درج تھا۔ چونکہ کتاب کی وقعت اس کے مصنف و مؤلف کی وقعت کے متعلق ہے اس لئے میں نے شاہ ہمدان کے محامد و مناقب حضرات متصوفین اہل سنت کی کتابوں سے اور زیادہ کر دیئے ہیں تاکہ قارئین کرام و ناظرین عظام کو معلوم ہو جائے کہ جامع کتاب کوئی معمولی ملا نہیں جس کی بات کو ادتے ٹھوکر سے رد کیا جائے اور جس کی روایت کو ضعیف کہہ کر ٹال دیا جائے بلکہ مصنف ممدوح جامع علوم ظاہریہ و باطنیہ اور باقرار اکابر اہلسنت مطلع علی حقائق التفاسیر والاحادیث ہیں۔ علاوہ بریں آپ سرور گرم زمانہ چشیدہ کئی بار تمام عالم کی سیر کئے ہوئے ایک ہزار کاملین سینہ کے فیض یافتہ، صوفیوں کے نزدیک صحابی رسول اکرم صلعم کے بلا واسطہ خلیفہ، اہل سنت کے امام زمان، شیخ المشائخ طریقہ ہمدانیہ، حقیقی اہل سنت و الجماعت اور صوفی طریقت ہیں۔ پس اگر ایسے بزرگ کی کتاب قابل اعتبار نہ ہو تو پھر اور کس کی ہوگی۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان ملفوظات مقدسہ سے فیض حاصل کریں۔

اقل الخدام مرزا احمد علی امرتسری عفی عنہ



# ديباچه مصنف

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على ما انعمنى اولى النعم والهمنى الى مودة حبيبه جامع  
 الفضائل والكرم الذى بعثه رسولا الى كافة الامم محمد بن الامي  
 العربى صلى الله عليه واله وسلم وبعد فقد قال الله تعالى قُلْ لَا  
 اسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْبَبُوا اللَّهَ لِمَا أَمَرَ فَدَكُّكُمْ مِنْ نَفْسَةٍ وَأَحْبَبُوا فِي الْحَقِّ  
 اللَّهُ وَأَحْبَبُوا أَهْلَ بَيْتِي لِحَقِّي - فلما كان مودة آل النبي مَسْئُولا  
 عنها حيث امر الله تعالى لحبيبه العربى بأن لا يسئل عن قومه  
 سوى المودة فى القرى - وان ذالك سبب التجارة للمحبين وموجب  
 وصولهم اليه والى اله عليهم السلام كما قال النبي مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا  
 حُشِرَ فِي مَرَاتِمِهِمْ وَأَيْضًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَمَزْتُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ  
 فَوَجِبَ عَلَى مَنْ طَلَبَ طَرِيقَ الْوَصُولِ وَمَتَّهَجَ الْقَبُولِ مَحَبَّةَ الرَّسُولِ وَ  
 مودة اهل بيت البتول وهذه لا يحصل الا بمعرفة فضائل اله عليه  
 السلام وهى موقوفة على معرفة ما ورد فيهم من اخباره عليه السلام وله  
 جمعت الاخبار فى فضائل العلماء والفقهاء اربعينات كثيرة ولم يجم  
 فى فضائل اهل البيت الا قليلا فلذا وانا الفقير الجانى سيد على ابر  
 شهاب الدين العلوى الهمداني اردت ان اجمع فى جواهر اخباره  
 لالى اثاره متاورد فيهم مختصرا موسوما بكتاب المودة فى القرى  
 تباركا بالكلام القديم كما فى ما مولى ان يجعل الله ذالك وسيلتى اليه

ونجاتی بهم وطوبیته علی اربعۃ عشرہ مودۃ واللہ یعصمنی من الخبط  
والخلل فی القول والعمل ولم یحول قلی الی مالہ ینقل بحتی مُحَمَّدٌ و  
من اتبعہ من اصحاب الدول۔

### ترجمہ اردو

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم کرنے والا اور بہت مہربان ہے  
تمام حمد و ثنا خاص اللہ ہی کو سزاوار ہے کہ اس نے مجھ کو تمام نعمتوں سے بہتر نعمت عطا  
فرمائی اور اپنے حبیب (جو تمام فضائل و کمالات کا جامع ہے اور جس کو خدا نے تمام  
امتوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا، محمدؐ اُمّی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میرے  
دل میں ڈالی۔

اما بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ  
اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی۔ اے محمدؐ اپنی امت سے کہہ دے کہ میں تم سے اس  
تبلیغ رسالت کا بدلہ اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا  
اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اے لوگو! تم خدا کو دوست رکھو اس لئے کہ اس نے اپنی  
نعمتیں تم کو عطا فرمائیں۔ اور محبت خدا کے لئے مجھ سے محبت رکھو۔ اور میری محبت کے  
لئے میری اہلیت کو دوست رکھو۔ پس جبکہ آل نبیؐ کی دوستی کی بابت سوال کیا گیا ہے  
اور وہ ہم سے طلب کی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب عربی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو حکم دیا ہے کہ اپنی امت سے اپنے ذوی القربے کی دوستی کے سوا اور کچھ طلب  
نہ کرے۔ اور یہ دوستی محبتوں کے لئے باعث نجات آخرت اور آنحضرتؐ اور ان کی آل اطہار  
علیہم السلام سے ملنے کا ذریعہ ہے۔

اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وہ قیامت کے دن  
انہی کے گروہ میں اُٹھے گا۔ نیز ارشاد ہے کہ آدمی اسی شخص کے ہمراہ ہوتا ہے جس کو وہ  
دوست رکھتا ہو۔ اس لئے جو کوئی خدا تک پہنچنے اور اس کی جناب میں مقبول بننے کا  
طالب ہو اس پر واجب ہے کہ رسول خداؐ سے محبت رکھے اور اہلیت قبول علیہم السلام کی  
دوستی اختیار کرے۔ اور یہ بات (یعنی اہلیت کی دوستی، آنحضرتؐ کے آل اطہار کے  
فضائل کی شناخت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ امر (یعنی فضائل کی شناخت،

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان حدیثوں کے جاننے پر موقوف ہے جو ان حضرات علیہم السلام کے باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور بہت سے نیکوں نے فضائل علماء و فقہاء میں بہت سی چہل حدیثیں جمع کی ہیں۔ حالانکہ فضائل اہلبیت علیہم السلام میں بہت کم کتابیں تیار ہوئیں۔ اس لئے بندہ فقیر گنہگار سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی نے ارادہ کیا کہ آنحضرتؐ کے جواہر اخبار اور لآلی آثار میں سے جو اہلبیت اطہار کی شان میں وارد ہوئی ہیں چند حدیثیں ایک مختصر کتاب میں جمع کر دوں اور یہ طلب برکت کلام قدیم (قرآن مجید) اس کا نام **کتاب المودۃ فی القربی** رکھا۔ چنانچہ مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان حضرات علیہم السلام سے میرے ملاقاتی ہونے کا وسیلہ بنائے گا اور ان کے ذریعہ سے مجھ کو نجات عطا فرمائے گا۔ اور میں نے چودہ مودتوں پر اس کتاب کو تقسیم کیا ہے۔ اور خدا مجھ کو واسطہ محمدؐ اور ان حضرات کا جو اصحابِ دول میں سے آنحضرتؐ کے پیرو ہیں، قول اور فعل میں لغزش اور غلطی سے محفوظ رکھے اور میرے قلم کو اس کلام کے تحریر کرنے کی طرف نہ پھیرے جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہے۔

المودۃ الاولیٰ فی سیدنا و صغینا و مولینا محمد المصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی مودت ہمارے سردار اور برگزیدہ اور آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں؛

پہلی مودت

(۱) عن مطلب ابن ابی وداعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم بیوتاً فجعلنی فی خیرہم فانا خیرکم بیتاً وخیرکم قبیلہً وخیرکم نسباً۔ مطلب بن ابی وداعہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ پس مجھ کو بہترین مخلوقات (انسان) میں رکھا۔ پھر ان کو قبیلہ قبیلہ بنایا۔ پس مجھ کو سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کو خاندانوں میں تقسیم کیا۔ پس مجھ کو سب سے بہتر خاندان میں رکھا۔ الغرض میں بلحاظ خاندان تم سب سے بہتر ہوں اور بلحاظ قبیلے کے تم سب سے بہتر ہوں۔

اور نسب کی رو سے تم سب سے بہتر ہوں۔

(۲) وعن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ انا احمد وانا محمد وانا العاصم وانا العاقب وانا المقفی ونبی الرحمة ونبی المرحمة۔ اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں احمد ہوں، اور میں محمد ہوں اور میں حاشد اپنی امت کے لوگوں کو اپنے پیچھے جمع کرنے والا ہوں۔ اور میں عاقب یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والا ہوں۔ اور میں مقفی یعنی سب پیغمبروں سے پیچھے دنیا میں آنے والا اور پیغمبر رحمت ہوں۔ اور جہاد کرنے والا نبی ہوں۔

(۳) وعن ابی الطفیل عامر بن واثلة قال قال رسول اللہ انا محمد وانا احمد والغاتم والغاتم وانا القاسم وانا العاصم وانا العاقب وظہ وولیس و الناحی۔ اور ابو طفیل عامر بن واثلة سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور فاتح یعنی فتح کرنے والا اور غاتم یعنی ختم نبوت کرنے والا اور ابو القاسم اور حاشد اور عاقب اور ظہ و طاہر اور ولیس اور ناجی یعنی کفر و آثار کفر کو مٹانے والا ہوں۔

(۴) وعن ابی سعید خدری قال قال رسول اللہ انا النبی ولاکذب انا ابن عبد المطلب انا اعرب العرب ولدت فی قریش وانشأت فی بنی سعید۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میں پیغمبر خدا ہوں اور اس میں ذرا جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبد المطلب کا فرزند ہوں میں تمام عرب سے زیادہ تر قبیلہ زبان ہوں۔ میں قبیلہ قریش میں پیدا ہوا اور قبیلہ بنی سعد میں میں نے پرورش پائی۔

(۵) وعن واثلة بن اسقع قال قال رسول اللہ ان اللہ اصطفیٰ کنانة من ولد اسمعیل واصطفیٰ قریشا من کنانة واصطفیٰ من بنی قریش بنی ہاشم واصطفیٰ من بنی ہاشم وروای ان اللہ تعالیٰ اصطفیٰ من ابراہیم اسمعیل واصطفیٰ من ولد اسمعیل بنی کنانة۔ الخ اور واثلة بن اسقع سے مروی ہے کہ جناب رسالتا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمعیل میں سے

ف ولدتہی ۔

بنی کنانہ کو منتخب کیا۔ اور بنی کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے محمد کو منتخب کیا۔ دوسری روایت کے موافق ترجمہ: اولادِ ابراہیم میں سے اسمعیلؑ کو منتخب کیا اور اولادِ اسمعیلؑ میں سے ..... الخ

(۶) وعن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں گا۔ اور میں وہ شخص ہوں جن کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی۔ اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(۷) وعنه قال قال رسول اللہ نحن الاخرون من الدنیا والاولون یوم القیامۃ المقضی بہم قبل الخلاق۔ نیز ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ ہم دنیا میں سب پیغمبروں سے پیچھے آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا حساب فیصل کیا جائے گا یعنی سب سے پہلے ہم جنت میں جائیں گے،

(۸) وعن انسؓ قال قال رسول اللہ انا اکثر الانبیاء اتباعاً یوم القیامۃ وانا اول من یقرع باب الجنة فاستفتح فیقول الخائن من انت فاقول انا محمدؐ فیقول بک امرت ان لا افتح احداً قبلك۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے پیرو سب پیغمبروں کے پیروں سے زیادہ تر ہوں گے۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے دروازے کو کھٹکھاؤں گا اور دروازہ کھولنے کی درخواست کروں گا تب خازنِ جنت کہے گا کہ تو کون ہے؟ میں جواب دوں گا کہ میں محمدؐ ہوں۔ تب وہ کہے گا کہ مجھ کو تیرے ہی سبب حکم دیا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی کے واسطے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

(۹) وعن عائشہؓ قالت قال رسول اللہ انا سید ولد آدم ولا فخر اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔

(۱۰) وعن عرقجه قال قال رسول الله انما سيف الاسلام اوسا بنى الاسلام  
اور عرقجہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں اسلام کی تلوار ہوں یا بروایت دیگر  
میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

(۱۱) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله بُعِثْتُ بِجِوَامِعِ الْكَلَمِ وَنُصِرْتُ  
بالرعب۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں  
جو امع الکلم یعنی قرآن شریف کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور رعب سے مجھ کو مدد  
دی گئی ہے۔

(۱۲) وعن انس قال قال رسول الله انما سابق ولد آدم۔ اور انسؓ سے  
روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں نبی آدمؑ میں سے سب سے سابق  
پہلا ہوں۔

(۱۳) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله انما معاشر الانبياء  
يضاعف لنا البلاء كما يضاعف لنا الاجر كان نبی من الانبياء يبتلى  
بالقتل حتى يقتل وانهم كانوا يفرحون بالبلاء كما تفرحون بال  
لرخاء۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں  
کے گروہ کے لئے بلائیں مضاعف (دو چند) ہوتی ہیں جیسا کہ اجر و ثواب ہمارے لئے  
مضاعف ہوتا ہے۔ اور بعض پیغمبر قتل کی بلا میں مبتلا ہوتے تھے یہاں تک کہ قتل کے  
جاتے تھے۔ اور وہ پیغمبر بلاؤں سے ایسے خوش ہوتے تھے جیسے تم لوگ خوشحالی اور  
فارغی سے خوش ہوتے ہو۔

(۱۴) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله انما معاشر الانبياء لا  
تشهد على جوار ولو كنت مفضلاً احدًا على احد لا ثرت بالنيات  
بضعفهن وقلة حيلتهن۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے  
فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا گروہ ظلم و ستم پر گواہی نہیں دیتا۔ اور اگر میں ایک کو دوسرے  
پر فضیلت دینے والا ہوتا تو میں لڑکیوں کو ان کے ضعف اور کمی حیلہ و تدبیر کے باعث  
ترجیح دیتا۔

(۱۵) وعن عائشة قالت قال رسول الله اني لا عرفكم بالله واشدكم

خشیتہ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں تم سب سے بڑھ کر خدا کا پیچانے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے خوف کرنے والا ہوں۔

(۱۶) وعن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوة قال وجبت لی وادم بین الروح والجسد۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ نبوت آپ کے لئے کب لازم کی گئی تھی؟ فرمایا اس وقت لازم کی گئی تھی جبکہ آدمؑ روح اور بدن کے درمیان تھے یعنی ابھی روح بدن میں داخل نہ ہوئی تھی،

(۱۷) وعن جابر قال قال رسول اللہ ان اللہ بعثنی بتمام محاسن الاخلاق وکمال محاسن الافعال۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام پسندیدہ اخلاق اور سب نیک افعال سے کامل کر کے مبعوث کیا ہے۔

(۱۸) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ انی مایت الانبیاء فانما شیبہ ابراہیمؑ۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں نے سب پیغمبروں کو دیکھا پس میں ابراہیم علیہ السلام سے مشابہ ہوں۔

(۱۹) وعن جابر قال قال رسول اللہ اتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً وموسىٰ نبیاً واتخذنی حبیباً ثم قال وعزتی وجلالی لا وشرن حبیبی علی خلیلی ونجیّی۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر کیا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا نبی یعنی رازدار۔ اور مجھ کو اپنا حبیب بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اپنی عزت و جلالت کی قسم ہے کہ میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نبی پر ضرور ترجیح دوں گا۔

(۲۰) وعن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب عن رسول اللہ اِنَّہ قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح الجاہلیۃ من لدن ادم الی ان ولدنی اخی و اُمی ولم یضربنی من سفاح الجاہلیۃ شیئاً۔ اور امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور زمانہ جاہلیت کی زنا سے



پیدا نہیں ہوا۔ آدم سے لے کر اس وقت تک کہ میں اپنے باپ اور ماں کے ہاں پیدا ہوا۔ اور زمانہ جاہلیت کی زنا کاری ذرا بھر بھی مجھ کو نہیں پہنچی۔

(۲۱) وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَةِ أُعْطِيتُ بِجَمَاعِ الْكَلَمِ وَنُصِرْتُ بِالرَّعْبِ وَاحْدَتِ لِيَ الْإِنْعَامُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأُرْسِلَتْ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخْتَمَ بِيَ النَّبِيُّۃُ - اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چھ چیزوں سے تمام پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھ کو جماع الکلم یعنی قرآن عطا ہوا۔ اور رعب سے مدد دی گئی۔ اور چوپائے میرے لئے حلال کئے گئے۔ اور زمین میرے لئے مسجد اور طاہر کرنے والی مقرر کی گئی۔ اور مجھ کو تمام مخلوق کا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ اور مجھ پر نبوت ختم ہوئی۔

(۲۲) وَعَنْ النَّسِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَّلْتُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعٍ بِالشَّجَاعَةِ وَكَثْرَةِ الْجَمَاعِ وَشِدَّةِ الْبِطْشِ - اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چار باتوں میں سب آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہے شجاعت میں، شجاعت میں، کثرت جماع میں، سختی سے حملہ کرنے میں۔

(۲۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ فَمَوْسَىٰ كَلَّمَ اللَّهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيسَىٰ كَلَّمَ اللَّهُ وَرُوحَهُ وَقَالَ آخَرُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ رُحْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْهَبْ وَسَلَامٌ وَسَلَامٌ وَقَالَ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجِبْتُ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللَّهِ وَهَؤُلَاءِ كَلَّمَ اللَّهُ وَمَوْسَىٰ نَحْيَ اللَّهُ وَهَؤُلَاءِ كَلَّمَ اللَّهُ وَكَلَّمَ اللَّهُ وَهَؤُلَاءِ كَلَّمَ اللَّهُ وَأَدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهَؤُلَاءِ كَلَّمَ اللَّهُ وَأَنَا أَحَبُّ إِلَيْهِ اللَّهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا صَاحِبُ لَوْاعِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَعْتَهُ آدَمُ وَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَوَّلُ مَنْ يَحْرُكُ بَابَ الْجَنَّةِ يَفْتَحُهُ اللَّهُ لِي فَأَدْخِلُهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ - ابن عباس سے مروی ہے کہ اصحاب رسول خدا کی ایک جماعت بیٹھی تھی اور آنحضرتؐ نے اُن کو باتیں کرتے سنا۔ ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ

کو اپنا خلیل بنایا۔ اور دوسرے نے کہا کہ حضرت موسیٰ سے خدا ہمکلام ہوا۔ ایک اور بولا کہ عیسیٰ کلمۃ خدا اور اس کی رُوح ہے۔ ایک اور نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو منتخب کیا۔ اصحاب کی یہ باتیں سُن کر حضرتؑ باہر تشریف لائے اور ان کو سلام کیا اور فرمایا خلیل خدا ہیں اور وہ بے شک ایسے ہی ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے خدا نے کلام کیا یعنی وہ خدا کے راز دان ہیں اور بے شک اسی طرح ہے۔ اور عیسیٰ رُوح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، اور ایسا ہی ہے۔ اور آدم علیہ السلام کو خدا نے منتخب کیا اور ایسا ہی ہے۔ اسے صحابہ، آگاہ ہو میں حبیب خدا ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں قیامت کے دن عِلْمِ محمدؐ کا مالک ہوں گا۔ جس کے بیچے آدم علیہ السلام اور دیگر پیغمبر ہوں گے اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں۔ جو قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرے گا۔ اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہلانے کا اور اللہ میرے لئے اس کو کھول دے گا تب میں اس میں داخل ہوں گا اور میرے ساتھ محتاج مومنین ہوں گے اور میں فخر نہیں کرتا۔

(۲۲) وَعَنْ سُلْطَانَ الْأَدْيَاءِ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا هَلُ الْبَيْتِ فَقَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ اور سلطان ادیاء علیؑ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ظاہری اور باطنی فواحش اور قبائح کو ہم سے دُور کر دیا ہے۔

(۲۳) وَعَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْسامُنَا عَلَى أَرْوَاحِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمْرَتِ الْأَمْراضِ مَا كَانَ مِنْهَا أَنْ تَبْتَلَعَهُ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالتؐ نے فرمایا ہے کہ ہمارے جسم ہشتیوں کی رُوحوں پر بنائے گئے ہیں اور زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ جو رُوحوں و برزخ، ہم سے خارج ہو اس کو نگل جایا کرے۔

(۲۴) وَعَنْ النَّسِّیِّ قَالَ لَوْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَاشَا وَلَا لَعَنَانَا وَلَا سَبَابَنَا

اور انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ بدکلامی نہ کرتے تھے اور نہ (بے وجہ) لعنت کرنے تھے نہ گالی دیتے تھے۔

(۲۷) وعن ابی ہریرۃ قال قیل لرسول اللہ اُدع علی المشرکین فقال ما بُعثت لعاناً وَاِنَّمَا بُعثت مرحمةً۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ کسی نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہؐ مشرکوں کے لئے بددعا کیجئے۔ فرمایا میں لعنت کرنے کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ فقط رحمت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

(۲۸) وعن انسؓ قال کانت امة من اماء اهل المدينة تاخذ بید رسول اللہ فتنطق بیدہ حیث شاءت وسئلت۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ کی کوئی کنیز آتی تھی اور آنحضرتؐ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی تھی جاتی تھی (یعنی آنحضرتؐ نہایت خلیق اور حلیم تھے)۔

(۲۹) وعن عائشہؓ قالت ما کان رسول اللہ یصنع فی بیتہ کان یسکون مہنتہ اہلہ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ جو چیز اپنے گھر میں بناتے تھے، وہ آپ کے گھر والوں کے استعمال میں آتی تھی۔

(۳۰) وعنہا قالت ما حیز رسول اللہ بین امرین قط الا اخذا یسرہما مالہن لیکن اثماً فان کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ النصفہ فی شیء قط الا ان ینتھک حرمة اللہ فینتقم اللہ بھا وقالت ما ضوب رسول اللہ شیئاً قط بیدہ ولا امرؤ ولا خادم الا ان یجاہد فی سبیل اللہ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب کبھی آنحضرتؐ کو دو کاموں میں سے کسی ایک کام کو پسند کرنے کا اختیار دیا جاتا تھا تو آپ دونوں میں سے زیادہ تر آسان اور سہل کام کو اختیار فرماتے تھے۔ جبکہ اس کام کا کرنا گناہ نہ ہو۔ اور اگر گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس کام سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے۔ اور حضرت نے اپنے نفس کی خاطر کبھی کسی معاملے میں کسی شخص سے بدلا نہیں لیا۔ مگر ہاں جب کوئی حرمتِ خدا کی ہتک کرتا تو خدا کے واسطے اس ہتکِ حرمت کے عوض میں اس سے بدلا لیتے تھے۔ نیز عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے نہ تو کبھی کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خدمت گار کو سوا اس وقت کے جبکہ راہِ خدا میں جہاد کرتے تھے۔

(۳۱) وعن انس قال كان رسول الله اذا صافم الرجل لا ينزع يده حتى يكون هو الذي يصرف وجهه ولم يبرك معقد ما مكنيته بين يدي من جلس له۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے جدا نہ کرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا رخ نہ پھیر لیتا تھا۔ اور کبھی کسی ہمنشین کے آگے گھٹنے بڑھا کر نہیں بیٹھے۔

(۳۲) وعن عائشة قالت ان رسول الله ما كان يذخر شيئاً للغد۔ بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسالتاﷺ اگلے روز رکھنے والے کچھ بچا کر نہ رکھتے تھے۔

(۳۳) وعن عبد الله بن الحارث بن حرقال ما رايت احداً اكثر تبسمًا من رسول الله۔ اور عبد اللہ بن حارث بن حرقالؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ کسی کو مسکراتے والا نہیں دیکھا۔

(۳۴) وعن عبد الله بن سلام قال كان رسول الله اذا جلس يحدث بکثیر ان يرفع طرفه الى السماء۔ اور عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا جب بیٹھتے تھے تو بات کرتے میں اپنی آنکھ اکثر آسمان کی طرف اٹھائے رکھتے تھے۔

(۳۵) وعن عكرمة عن ابن عباس قال بعث رسول الله ﷺ بعين سنة مكث بمكة ثلاث عشرة سنة بعد ما يوحى اليه ثم أمر بالهجرة فهاجر الى المدينة فمكث بها وبعد عشر سنين مات وهو ابن ثلاث وستين سنة صلى الله عليه وآله وسلم۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا چالیس سال کی عمر میں یغیرہ پر مبعوث ہوئے اور وحی نازل ہونے کے بعد تیرہ برس مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ پھر خدا کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم ہوا اور حضرتؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اور وہاں برس وہاں رہے۔ اور تریسٹھ برس کے سن میں اس عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ ﷺ

قال المصنف اعلم يا اخي ان فضائل رسول الله اكثر من ان يحصى او يعد وما ذكر كان اقل من القليل والله موفق بمودة عليه الصلوة والتحية والسلام وعلى اله الكرام۔ مصنفؒ فرماتے ہیں اے بھائی معلوم رہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اس قدر ہیں کہ شمار و حساب میں نہیں آسکتے۔ اور یہ جو کچھ مذکور ہوئے

کتر سے کمتر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و علی آلہ الکرام کی دوستی کی توفیق دینے والا ہے۔

## المودة الثانیة فی فضائل اهل البیت جلة علیہ السلام

دوسری مودت تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل میں

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآية "ندع ابننا و ابناتنا و ابناکم" ادعی رسول اللہ علیاً و فاطمہ و حسناً و حسیناً فقال اللہم هؤلاء اہل بیتی۔ سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ جب آیہ ندع ابننا و ابناتنا و ابناکم و نساءنا و نسائکم و انفسنا و انفسکم یعنی آیہ مباہلہ نازل ہوئی تو آنحضرت نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۲) وعن سعد بن معاذ قال قال رسول اللہ لی یوما وقد انصرف من الخندق یا سعد ان اللہ اطلع علی الارض فاختر منی منها علیاً و فاطمہ و الحسن و الحسین و انانذیر هذه الامة و علیؑ ہادیہا۔ اور سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ جناب رسالتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خندق سے مراجعت فرما کر ایک دن مجھ سے فرمایا اے سعد! اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف نگاہ کی پس اس سے مجھ کو اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو منتخب کیا۔ اور میں اس اُمت کا تذییر یعنی عذاب خدا سے ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس اُمت کا ہادی یعنی راہ خدا دکھانے والا ہے۔

(۳) وعن جابر قال کان رسول اللہ یقول تو سئلوا بحببتنا الی اللہ تعالیٰ و استشفعوا بنا فان بنا تکرہون و بنا تحبون و بنا تترنقون فاذا غاب منا غائب فمحبوننا امنائنا عند اللہ فی الجنة۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو ہمارے محبت کو اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بناؤ اور ہماری شفاعت طلب کرو۔ کیونکہ ہمارے ہی سبب سے تمہارا اکرام کیا جاتا ہے اور ہمارے ہی سبب سے تم کو زندگی عطا ہوتی ہے اور ہمارے ہی سبب سے تم کو رزق دیا جاتا ہے۔ پس جب ہم میں سے کوئی غائب ہونے والا غائب ہو تو ہمارے محب ہمارے امین ہیں۔ وہ سب کے سب کل قیامت کے دن جنت میں ہوں گے۔

(۴) وعن ابی مریم مولى أم سلمة قال قال رسول اللہ لوعلم اللہ تعالیٰ فی

الامراض عبادة اكرم من علي وفاطمة والحسن والحسين لا امرني في ان اباهل  
بهم ولكن امرني بالمباهلة مع هؤلاء وهم افضل الخلق فخلبت بهم  
النصا امای۔ اور ابو رباح غلام ام سلمہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ  
اگر اللہ تعالیٰ روئے زمین پر ایسے بندوں کو جانتا جو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ  
علیہم السلام سے افضل اور بہتر ہوں تو ضرور مجھ کو حکم دیتا کہ میں ان کو اپنے ہمراہ لے کر  
(نصارے سے) مباہلہ کروں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان ہی چاروں کو کہ یہی  
چاروں تمام مخلوق سے افضل ہیں اپنے ساتھ لے کر مباہلہ کروں۔ پس میں ان کے سبب  
نصارے پر غالب ہوا۔

(۵) وعن محمد بن حنفیہ عن ایبہ علیہ السلام قال انی لنا ثمیوما اذ  
دخل رسول الله فنظر الی وحزکتی برجلہ وقال لی قم یفدی بک ابی و  
اتقی فان جبرئیل اتانی فقال لی بشر هذا بان الله تعالی جعل الاثمة من  
وکدہ وان الله تعالی لغفرلة ولذہریتہ ولشیعته ولمحبته وان من طعن  
علیہ ویحبس حقه فهو فی النار۔ اور محمد بن حنفیہ نے اپنے والد ماجد علی ابن ابی طالب  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن سو رہا تھا کہ اسی اثناء میں رسول خدا وہاں  
تشریف لائے۔ پس میری طرف نگاہ کی اور پائے مبارک سے مجھ کو ہلایا اور مجھ سے  
فرمایا اے علی اٹھو تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ سے  
کہا کہ اے محمدؐ تم اس (علیؑ) کو یہ خوشخبری دو کہ اللہ تعالیٰ نے امام اس کی اولاد میں  
مقرر کر کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت (اولاد) اور اس کے شیعوں  
اور محبوں کو بے شک بخش دیا ہے۔ اور جو کوئی اس پر طعن کرے اور اس کے حق کو ضبط  
کرے وہ جہنم میں جائے گا۔

(۶) وعن ابن عباس قال قال رسول الله انا اول الناس شافعا ثم علی  
ثم ذریتی ثم محبوبنا یدخلون الجنة بغير حساب لا یسئلون عن ذنبهم  
بعد المعرفة والمحبة۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ  
قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا۔ پھر علیؑ، پھر میری اولاد  
علیہم السلام، پھر ہمارے محب۔ وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ہماری معرفت

اور محبت کے بعد ان سے ان کے گناہوں کی پرکشش نہ ہوگی۔

(۷) وعن خالد بن معدان قال قال رسول الله من أحب ابن عيسى في رحمة الله وان يصيب في رحمة الله عليه فلا يدخل بقلبه شك بان ذمته افضل الذميات ووصيته افضل الاوصياء۔ اور خالد بن معدان سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ رحمت خدا میں شام کرے، اور رحمت خدا میں صبح کرے (یعنی صبح و شام رحمت خدا اس کے شامل حال رہے) پس اس امر کی بابت اس کے دل میں کسی طرح کا شک ہرگز داخل نہ ہو کہ میری ذریت ظاہرہ سب ذریتوں سے افضل ہے اور میرا وصی تمام اوصیاء سے بہتر اور برتر ہے۔

(۸) وعن علي قال قال رسول الله توضع يوم القيامة منابر حول العرش لشيعة اهل بيتي المخلصين في ولايتنا ويقول الله تعالى هلموا يا عبادي انشر عليكم كرامتي فقد اوديتهم في الدنيا۔ اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے اور میرے اہلبیت علیہم السلام کے شیعوں کے لئے جو ہماری ولایت میں مخلص ہوں گے، عرش کے گرد منبر رکھے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا "اے میرے بندو آؤ میں اپنی کرامت کو تم پر ڈالوں (یعنی اپنی کرامت و رحمت سے تم کو نہال و خوشحال کروں) کہ دنیا میں تم نے ایذا سہی ہے۔"

(۹) وعنه عليه السلام قال قال رسول الله يا علي خلقت من شجرة و خلقت منها۔ وانا اصلها وانت فرعها والحسن والحسين اغصانها و محبوبها واما اقصا فمن تعلق بشيء منها ادخله الله الجنة۔ نیز اسی جناب سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے علیؑ میں ایک درخت سے پیدا کیا گیا ہوں اور تم بھی اسی درخت سے پیدا کئے گئے ہو۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور تم اس کی فرع ہو اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی شاخیں ہیں اور ہمارے محب اس کے پتے ہیں۔ پس جو کوئی اس درخت کے کسی حصہ میں لٹک جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۱۰) وعنه عليه السلام ايضا قال قال رسول الله من أحب ابن عيسى بالعبودية الوثقى فليتمسك بحجت علي ابن ابی طالب واهلبيتي۔ نیز جناب



امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ جناب رسالتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط رستہ کو پکڑنا چاہے اس کو چاہئے کہ علیؑ ابن ابی طالب اور میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت کو مضبوط کر کے پکڑے۔

(۱۱) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله انا ميزان العلم وعلي كفتاه و الحسن والحسين خيوطه والفاطمة علاقتہ والائمة من بعدي عموده يؤذن اعمال المحبين لنا والمبغضين علينا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتؐ نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں اور علیؑ اس کے دونوں پلڑے اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی ڈیس (ڈوریاں) اور فاطمہؑ اس کا علاقہ یعنی چوٹی ہے۔ اور ائمہؑ طاہرین جو میرے بعد ہوں گے اس ترازو کا ستون ہیں۔ اس میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

(۱۲) وعن انسؓ قال قال رسول الله انا معاشر بنی مطلب سادة اهل الجنة انا وعلي وحمزة وجعفر والحسن والحسين والمهدي عليهم السلام۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہم اولاد و مطلب کا گروہ بہشت والوں کے سردار ہیں یعنی میں اور علیؑ اور حمزہؑ اور جعفرؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور مہدیؑ علیہم السلام۔

(۱۳) وعن ابی رافعؓ قال قال رسول الله ان ال محمد لا یحل له مصدقة وان موالی القوم المومنین منهم۔ اور ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ آل محمدؐ کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ اور قوم مومنین کے حاکم اور سردار ان ہی میں سے ہوں گے۔

(۱۴) وعن حذیفہؓ وابن عمرؓ قال قال رسول الله اول نساء العالمین خدیجة بنت خویلد واول من اشفع يوم القيامة اہلبیتی ثم الاقرب فنا لا قرب ثم الانصار ثم من امن بی واتبعنی ثم اهل الیمن ثم سائر العرب ثم العاجم ومن اشفع لہ اولافہو افضل۔ اور حذیفہؓ ثمالی اور ابن عمرؓ دونوں سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ تمام عالم کی عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہ بنت خویلدؓ مجھ پر ایمان لائی۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہلبیتؑ میں۔ پھر درجہ بدرجہ اپنے قریبیوں کی، پھر انصار کی پھر ان لوگوں کی

جو مجھ پر ایمان لائے اور میری متابعت کی۔ پھر اہل یمن کی۔ پھر باقی اہل عرب کی۔ پھر اہل عجم کی اور جس کی میں پہلے شفاعت کروں گا وہ سب سے افضل ہے (یعنی میرے اہلبیتؑ)۔  
 (۱۵) ومن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ انی تامل فیکم الثقلین کتاب اللہ جبلٌ ممدودٌ من السماء الی الارض وعترتی اہلبیتی لن یفترقا حتی یردنا علی الخوض۔ ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو میں تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک کتاب خدا (قرآن) جو کہ آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رستی ہے؛ دوسرے میری اہلبیتؑ وعترت اطہار علیہم السلام۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ خوض کوثر پر میرے پاس دونوں وارد ہوں۔

(۱۶) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ حبُّ آل محمدٍ یومًا خیرٌ من عبادۃ سنتہ ومن مات علیہ دخل الجنة۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دن آل محمدؐ کی محبت رکھنا ایک برس کی عبادت سے بہتر ہے اور جو کوئی اس محبت پر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۷) وعن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من تعلق بها نجی ومن تخلف عنها دخل فی النار۔ اور علیؑ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے کہ جو کوئی اس میں چڑھ گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ جہنم میں داخل ہوا۔ اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہلبیتؑ سے متعلق ہوگا نجات پائے گا اور جو کوئی روگردانی اور مخالفت کرے گا وہ دوزخ میں جاے گا۔

(۱۸) وعنه علیہ السلام قال قال رسول اللہ انما اشفع لہم یوم القیامۃ المکرم لذہبیتی والقاضی لہم حوائجہم والساعی لہم فی امورہم عند ما اضطررنا الیہ والمحب لہم بقلبہ ولسانہ۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں قیامت کے دن چار قسم کے شخصوں کی شفاعت کروں گا (۱) جو میری اولاد کی تعظیم و تکریم کرے (۲) جو ان کی حاجتوں اور

ضرورتوں کو پورا کرے۔ (۳) جو ان کے امور میں سعی و کوشش کرے جبکہ وہ اس کی طرف مضطر ہوں۔ (۴) جو دل اور زبان سے ان کو دوست رکھے۔

(۱۹) وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ فِي الْقِيَامَةِ مَرَكَبٌ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ إِلَيْهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ فِدَاكَ ابْنِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ وَمَنْ قَالَ أَنَا عَلَى نَاقَةِ الْبَرَقِ وَأَخِي صَالِحٌ عَلَى نَاقَةِ الْتِي عَقَرَتْ وَعُمِّي حَمْرَةٌ عَلَى نَاقَةِ الْغَضَبِ وَأَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَاقَةٍ مِنَ نَوَاقِ الْجَنَّةِ بَيْدَةَ لُؤَاءَ الْحَمْدِ فَيَقِفُ بَيْنَ يَدَيْ عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ قَالَ فَيَقُولُ أَدْمِيُونَ مَا هَذَا الْأَمْلَكُ مَقْرَبٌ أَوْ نَبِيٌّ أَوْ نَبِيٌّ مَرْسَلٌ وَاحْتَمِلْ عَرْشَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَيَنَادِي مَنَادٌ مِنْ بَنِي نَارِ الْعَرْشِ يَا مَعْشَرَ الْأَدْمِيِّينَ مَا هَذَا أَمْلَكُ مَقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مَرْسَلٌ وَلَا حَامِلٌ عَرْشَ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا الصَّدِيقُ الْأَكْبَرُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔ نِزَارِہِی حضرت سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن چار شخصوں کے سوا اور کوئی سوار نہ ہوگا۔ اُس وقت انصار میں سے ایک شخص نے اٹھ کر عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں ایک تو آپ ہوں گے، فرمائیے اور کون کون ہوں گے؟ حضرت نے فرمایا اور میرے بھائی صالح پیغمبر اس ناقہ پر سوار ہوں گے جس کو اُن کی قوم نے بے کر دیا تھا، اور میرے چچا حمزہ ناقہ غضب پر سوار ہوں گے۔ اور میرے بھائی علیؑ ایک بہشتی ناکہ پر سوار ہوں گے۔ اور اس کے ہاتھ میں علم حمد ہوگا اور عرش پر دروگار عالمین کے سامنے کھڑا ہوگا اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ زبان سے کہے گا۔ اس وقت تمام آدمی کہیں گے یہ یا تو کوئی فرشتہ مقرب ہے یا کوئی پیغمبر مرسل ہے، یا عرش پر دروگار عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ ہے۔ تب وسط عرش سے ایک منادی ندا کرے گا اے آدمیو! یہ نہ تو مقرب فرشتہ ہے اور نہ پیغمبر مرسل، اور نہ عرش پر دروگار عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ بلکہ یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

(۲۰) وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ خَطوطٌ أَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ اتَّبِعُونِ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرٍ

واسیة بنت مزاحم امرأة فرعون۔ اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے زمین پر چار خط لکیریں کھینچیں۔ پھر صحابا سے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا ہشتی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلدہ اور فاطمہ بنت محمدؐ اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہیں۔

(۲۱) وعن احمد بن حنبل قال سالت رسول الله في النوم فقال لي يا احمد هلكت في قول الشافعي محمد بن ادريس عن حديثي من حفظ من امتي اربعين حديثاً من السنة كنت لئ شغيعاً يوم القيامة ما عرفت ان فضائل اهل بيتي من السنة۔ اور امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خدا کو خواب میں دیکھا۔ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے احمد تو محمد بن ادريس شافعی کے اس قول میں ہلاک ہو گیا کہ اُس نے میری اس حدیث کو بیان کیا تھا کہ جو کوئی میری امت میں سے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کرے گا قیامت کے دن میں اُس شخص کی شفاعت کروں گا تو یہ نہ سمجھا کہ میری اہلبیت کے فضائل میری سنت میں داخل ہیں۔

(۲۲) عن عائشة بنت عبد الله بن عاصم القمي بمدينة رسول الله وكانت مجاورة بها قالت حدثني ابي عن اوائل عن نافع عن ام سلمة انها قالت سمعت رسول الله يقول ما من قوم اجتمعوا يذكرون فضائل محمد وآل محمد الا هبطت الملائكة من السماء حتى الحقوا بهم بحدیثهم فاذا تفرقوا عرجت الملائكة الى السماء فيقول لهم الملائكة الاخران ان شتموا الحجة منكم ما شتمنا اية اطيب منها فيقولون انا كنا عند قوم يذكرون فضل محمد وآل محمد نعطرون من ریحهم فيقولون اهبطوا بنا اليهم فيقولون انهم قد تفرقوا فيقولون اهبطوا بنا الى المكان الذي كانوا فيه۔ عائشہ و دختر عبداللہ بن عاصم حمیری جو مدینہ رسول خدا میں مجاور تھی بیان کرتی ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اور اس نے اوائل سے اور اوائل نے نافع سے اور نافع نے ام سلمہ زوجہ رسول خدا سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ جب لوگ فضائل محمدؐ اور آل محمدؐ کا ذکر کرنے کے لئے

جمع ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اس ذکر میں ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ جب لوگ فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ تب اور فرشتے ان فرشتوں سے کہتے ہیں، ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھتے ہیں کہ اس سے پاکیزہ تر خوشبو ہم نے کبھی نہیں سونگھی۔ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کے پاس موجود تھے جو فضائل محمد و آل محمدؐ کا ذکر کرتے تھے پس اُن کی بوئے خوش سے ہم مطر ہو گئے۔ یہ بات سن کر وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ ہم کو بھی وہاں لے چلو وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم کو اس مکان ہی میں لے چلو جہاں وہ موجود تھے اور ذکر فضائل محمد و آل محمدؐ کرتے تھے،۔۔۔ (۴۳) وعن الامام جعفر بن محمد الصادق عن ابائه عليهم السلام عن رسول الله

انه قال من احبنا اهل البيت فليحمد الله على اولى النعم قيل وما اولى النعم قال طيب الولادة ولا ينجسنا الا من طابت ولادته۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی ہم اہلبیتؑ کو دوست رکھے اس کو چاہئے کہ اولی النعم یعنی بہترین نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ صحابہ میں سے کسی نے عرض کی کہ اولی النعم کیا چیز ہے؟ فرمایا پیدائش کا پاکیزہ ہونا یعنی حلال زادہ ہونا۔ اور ہم اہلبیتؑ کو وہی شخص دوست رکھتا ہے جو طیب الولادة یعنی حلال زادہ ہوگا۔

(۴۴) وعن جابر قال قال رسول الله الزموا مودتنا اهل البيت فان من لقي الله وهو يومئذ نادى ادخل الجنة معنا والذى نفس موحدة بيده لا ينفق عبداً عمله الا بمعرفة حقيقته۔ اور جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا اے میری امت کے لوگو اور اے صحابہ ہم اہلبیتؑ کی دوستی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جو کوئی اللہ سے ملاقات کرے درآئیکہ وہ ہم کو دوست رکھتا ہو وہ ہمارے ہمراہ جنت میں داخل ہوگا اور میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ کسی بندہ کو اس کا عمل کچھ نفع نہ دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ دینی ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی شخص کو اپنے عمل سے کچھ نفع نہ ہوگا،

(۴۵) وعن جابر ابن معطہ قال قال رسول الله الست بوليكم قالوا بلى

یا رسول اللہ قال علیہ السلام اِنِّیْ اَوْشَکْتُ اَنْ اُدْعٰی فَاُجِیْبُ فَاِنِّیْ تَارَکْتُ فِیْکُمْ الثَّقَلِیْنِ کِتَابِ رَبِّنَا وَعَتَرَتِیْ اَهْلِیْنِیْ فَاَنْظُرُوْا کِیْفَ تَحْفَظُوْنِیْ فِیْہَا۔ اور جمیر ابن معطم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے صحابہ کیا میں تمہارا حاکم اور مختار نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہاں۔ آپ ہمارے حاکم اور مختار ہیں۔ حضرت نے فرمایا میں عنقریب (دو بار خدا میں) طلب کیا جاؤں گا اور میں اس (طلبی) کو قبول کروں گا (یعنی میری رحلت قریب ہے) پس میں تمہارے درمیان دو تفسیر اور گمانہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک ہمارے پروردگار کی کتاب یعنی قرآن ہے دوسری میری عزت و اہلیت۔ پس تم دیکھو کہ ان کے بارے میں تم میری کیونکر رعایت کرتے ہو۔

المودة الثالثة فی فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام والصلوة اجماعاً  
تیسری مودت مجمل فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام والصلوة کے بیان میں

(۱) وعن عطاء قال سئل عائشة عن علی قال ذالک خیر البشر لا یشک الا کافر۔ عطاء بیان کرتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی فی سے علی علیہ السلام کی بابت سوال کیا۔ جواب دیا کہ وہ (علیؑ) خیر البشر یعنی تمام آدمیوں سے بہتر ہیں۔ کافر کے سوا اور کوئی اس امر میں شک نہ کرے گا۔

(۲) وعن علی قال قال رسول اللہ لی انت خیر البشر ما شک فیہ الا کافر۔ اور جناب امیر المومنین سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم خیر البشر ہو۔ اس امر میں کافر کے سوا اور کوئی شک نہ کرے گا۔

(۳) وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ علیؑ خیر البشر من ابی فقد کفر۔ اور حذیفہ رضی بانی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے علیؑ خیر البشر ہے جس نے اس امر کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

(۴) وعن امیر المومنین علیؑ قال قال رسول اللہ یُغضُّ علیؑ کفر و یُغضُّ بنی ہاشم نفاق۔ اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ سے بغض رکھنا کفر ہے اور بنی ہاشم سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

(۵) وعنه عن النبی لا یموت علیؑ الا مومن ولا یغضه الا کافر۔ اور امیرؑ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن۔ اور

تیسری مودت

اور اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔ (یعنی علیؑ کا دوست مومن ہے اور اس کا دشمن کافر)۔  
 (۷) وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَشْرَفُ عَلَى الدُّنْيَا  
 فَاخْتَارَنِي عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَنِي عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ  
 ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّلَاثَةَ فَاخْتَارَنِي الْأَثَمَةَ مِنْ وَلَدِكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ  
 ثُمَّ اطَّلَعَ الرَّابِعَةَ فَاخْتَارَنِي فَاطِمَةُ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ۔ نیز جناب امیرؑ سے  
 مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو دیکھا اور مجھ کو تمام عالم کے  
 مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر دوسری بار دُنیا کو دیکھا اور اے علیؑ تم کو تمام عالم کے  
 مردوں پر ترجیح دی۔ بعد ازاں تیسری دفعہ دُنیا کو دیکھا اور اماموں کو جو تمہاری اولاد میں  
 ہوں گے، تمام عالم کے مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر چوتھی بار دُنیا پر نگاہ کی اور فاطمہؑ کو  
 تمام عالم کی عورتوں میں سے منتخب کیا۔

(۸) وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ  
 سَبَّنِي وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ۔ اور انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسولؐ  
 نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی،  
 اُس نے خدا کو گالی دی۔

(۹) وَعَنْ جَابِرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ مَنْ شَكَّ فِيهِ كُفْرًا۔  
 اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ سب آدمیوں سے  
 بہتر ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔

(۱۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى بَابِ حِطَّةٍ مِنْ دَخَلَ فِيهِ  
 كَانُ مُؤْمِنًا وَمِنْ خَرَجَ عَنْهُ كَانُ كَافِرًا۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب  
 رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ بنی اسرائیل کے دروازہ حطہ کی مانند ہے کہ جو کوئی اس دروازے  
 میں داخل ہوا وہ مومن تھا اور جو اس سے باہر رہا وہ کافر تھا۔ اسی طرح جو کوئی اس اُمت میں  
 علیؑ کی متابعت میں داخل ہو گا وہ مومن ہے اور جو علیؑ کی متابعت سے باہر ہو گا وہ کافر ہے،

(۱۱) وَعَنْ الْأَمَامِ الْبَاقِرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ  
 عَنْ خَيْرِ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرُهَا وَاتَّقَاهَا وَأَفْضَلُهَا وَأَقْرَبُهَا مِنَ الْجَنَّةِ أَقْرَبُهَا مَقِي  
 وَلَا فِيكُمْ اتَّقَاهُ وَلَا أَقْرَبَ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ امام محمد باقرؑ علیہ



السلام اپنے آبائے کرام کی زبانی روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر الناس یعنی بہترین مردم کی بابت پوچھا گیا یعنی یہ دریافت کیا گیا کہ سب آدمیوں سے بہتر آدمی کون ہے۔ حضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ تمام لوگوں سے بہتر اور سب سے زیادہ تر متقی اور سب سے افضل اور سب سے زیادہ جنت کے قریب ہونے والا وہ شخص ہے جو مجھ سے زیادہ قریب ہونے والا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ متقی اور اس سے بڑھ کر میرا قریبی نہیں ہے (یعنی علی ابن ابی طالب سب آدمیوں سے بہتر اور افضل ہے)۔

(۱۱) وعن جمیع بن عمیر قال قلنا عائشة کیف کان منزلة علی من رسول اللہ قالت کان اکرم مننا عند رسول اللہ۔ اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے کہ ہم نے عائشہؓ سے پوچھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک علیؑ کا مرتبہ کیسا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ علیؑ رسول خدا کے نزدیک ہمارے تمام مردوں سے زیادہ نرمعزز اور مکرم تھے۔

(۱۲) وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ خیر رجا لکم علی ابن ابی طالب وخیر شبانکم الحسن والحسین وخیر نساءکم فاطمة بنت محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ تمہارے تمام مردوں سے بہتر علیؑ ابن ابی طالب ہے اور تمہارے تمام جوانوں سے بہتر حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور تمہاری تمام عورتوں سے بہتر فاطمہؓ بنت محمد ہے۔

(۱۳) وعن عروۃ عن عائشة قالت قال رسول اللہ ان اللہ قد عہد انی انا من خیر علیؑ فهو کافر فی النار واجد ربنا ذلیل لم خرجت علیہ قلت انا نسیت لهذا الحدیث یوم الجمل حتی ذکرته بالبرہۃ وانا استغفر اللہ۔ اور عروہ نے عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد کر لیا ہے کہ جو کوئی علیؑ پر خروج کرے گا یعنی اُس سے لڑے گا وہ کافر ہے اور دوزخ میں جائے گا اور وہ آنکھیں دوزخ ہی کے زیادہ تر لائق ہے۔ اس وقت کسی نے عائشہؓ سے پوچھا پھر تو نے کیوں اس پر خروج کیا۔ جواب دیا کہ جنگ جمل کے دن مجھ کو یہ حدیث بھول گئی تھی یہاں تک کہ بصرہ میں جا کر یاد آئی۔ اور میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں۔

(۱۴) وعن ابن سالم ابن أبي الجعد قال قلت لجابر بن عبد الله عن علي قال قال  
من خير البشر قال قلت يا جابر ما تقول في من يبغض علياً قال ما يبغضه  
الاكافر۔ اور ابوسالم ابن ابوالجعد بیان کرتا ہے کہ میں نے جابر انصاری سے کہا مجھ سے  
علی علیہ السلام کا حال بیان کر۔ اُس نے جواب دیا کہ علیؑ خیر البشر ہے۔ راوی ناقص ہے  
کہ میں نے جابر سے کہا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے کہ جو علی سے بغض  
رکھے اس نے جواب دیا کہ اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔ (یعنی علی سے بغض  
رکھنے والا کافر ہے)۔

(۱۵) وعن هاشم بن البرید قال قال عبد الله ابن مسعود قرأت سبعين  
سورة من في رسول الله وقرأت البقية من اعلم هذه الامة بعد نبينا  
علی ابن ابی طالب۔ ہاشم بن برید سے مروی ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود نے بیان کیا کہ  
میں نے قرآن کی ستر سو تیس رسول خدا کے منہ سے سیکھی ہیں اور باقی سورتیں علی ابن  
ابی طالب علیہ السلام سے جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام امت  
سے زیادہ محال ہیں۔

(۱۶) وعن محمد بن سالم البزاز قال كنت مع سعيد ابن المسيب في الروضة  
يوم الجمعة فجاء خطيب من بني امية عليهم اللعنة فصعد المنبر فذكر  
امير المؤمنين وقال ان رسول الله لم يدن من محبته وانما ادناه  
ليكف شره قال كان ابن المسيب لعن عليه فانه ممنوعاً موعوباً فقال  
اكثرت بالذي خلقك من تراب ثم من نطفه ثم سواك ثم جلا ثم خذ  
ثوبه علی فيه فقالوا مالک یا ابا محمد والامام من بنی امیة فقال والله  
ما دمری ما قال الا انی سمعت رسول الله يقول من القبر هذا القول  
فقلته كما قال۔ محمد بن سالم بزار سے روایت ہے کہ میں جمع کے دن سعید بن مسیب کے  
ہمراہ آنحضرتؐ کے روضہ مبارک میں تھا۔ پس بنی امیہ میں سے ایک خطیب وہاں آیا اور  
منبر پر گیا اور امیر المؤمنینؑ کا ذکر کیا اور کہا کہ رسول خدا نے علیؑ کو اس کی محبت کے سبب  
اپنا مقرب نہیں بنایا تھا۔ بلکہ صرف (معاذ اللہ) اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کو اپنے قرب  
کیا۔ محمد بن سالم کہتا ہے کہ سعید ابن مسیب نے اس پر لعنت کی اور اس کو منع کرتا ہوا اور



پاس لے چلے۔ میں ان کو وہاں لے گیا۔ تب انہوں نے ان لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون شخص اللہ کو گالیاں دے رہا ہے۔ وہ بولے بزرگ و برتر ہے وہ خدا۔ جو کوئی خدا کو گالیاں دے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباسؓ نے ان سے کہا کہ تم میں سے کون شخص علیؓ کو گالیاں دیتا ہے۔ وہ بولے یہ تو البتہ ہوا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں خدا کی قسم میں نے رسولؐ خدا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علیؓ کو گالی دی اُس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی اس نے خدا کو گالی دی۔ اور جس نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کو گالی دی عنقریب اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا۔ یہ کہہ کر ابن عباسؓ وہاں سے چل دیئے۔

المودة الرابعة ان علياً عليه السلام امير المؤمنين وسيد  
الوصيين وحجة الله عز وجل على العالمين

چوتھی مودت اس بیان میں کہ علیؓ علیہ السلام امیر المؤمنین یعنی تمام مومنوں کے حاکم اور سید الوصیین یعنی تمام اوصیاء کے سردار اور تمام عالم پر خدائے بزرگ برتر کی حجت ہیں

(۱) وعن محمد بن الحسن بن علی عن ابيه عن جده النبي قال ان في اللوح المحفوظ تحت العرش مكتوباً علي ابن ابي طالب امير المؤمنين محمد بن حسن بن عليؓ نے اپنے آباؤں کے نام کی زبانی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرش کے نیچے لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ "علیؓ ابن ابی طالب امیر المؤمنین" (یعنی تمام مومنوں کے حاکم) ہیں۔

(۲) وعن انس قال كنت مع النبي فاقبل علي فقال النبي هذا احاجة الله علي امتي يوم القيامة من الله۔ اور انسؓ بیان کرتا ہے کہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حاضر تھا کہ علیؓ علیہ السلام آئے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا یہ قیامت کے دن میری امت پر خدا کی حجت ہوگا۔

(۳) وعن عباس بن نظر النبي الى علي فقال انت سيد في الدنيا وسيد في الآخرة من احبلك فقد احبني حببك حببي وحببي حبیب الله وعدوك عدوي وعدوي عدو الله والويل لمن ابغضك من بعدی۔ اور عباسؓ نے فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے علیؓ تم دنیا میں بھی سردار اور آخرت میں بھی سردار ہو۔ جو کوئی تم کو دوست رکھتا ہے وہ مجھ کو بھی دوست رکھتا ہے۔

چوتھی مودت

تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ اور عذاب ہے اُس شخص کے لئے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے۔

(۴) وعن ابن عباسؓ قال دعاني رسول الله فقال لي ايشترك ان الله ايتدني لسيد الاولين والآخرين والوصيتين علي فجعله كقوى فان امرت ان تتورع وتنفع فاتبعه۔ اور ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو رسولؐ خدا نے بلایا اور مجھ سے فرمایا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام پہلوں اور پچھلوں اور سب وصیوں کے سردار علیؑ ابن ابی طالب کے ساتھ مجھ کو مدد دی اور اس کو میرا ہمسر بنایا پس اگر تم پر ہیزگار بننا اور نفع اٹھانا چاہو تو اس کی پیروی کرو۔

(۵) وعن بريدة قال قال رسول الله لكل نبي وصي وواثر وان عليا وصيتي وواثرني۔ اور بريدہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبيؐ کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور علیؑ میرا وصی و وارث ہے۔

(۶) وعن حذيفة قال قال رسول الله لو علم الناس ان عليا متي سقي امير المؤمنين ما انكروا فضله سقي امير المؤمنين وادم بين الروح والجسد اور حذيفہؓ یمانی سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ علیؑ کتب امير المؤمنين کے نام سے نامزد ہوئے تو کبھی ان کی فضیلت کا انکار نہ کریں۔ علیؑ اس وقت امير المؤمنين کے نام سے نامزد ہوئے جبکہ آدم علیہ السلام روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی روح ان کے بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)۔

(۷) وعن ابی هريرة قال قيل يا رسول الله متي وجبت لك النبوة قال قبل ان يخلق الله آدم ونفخ الروح فيه وقال واذا خذ منك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم علي انفسهم الست بریکم قالت الامراء ام بلی فقال الله ان انا ربکم و محمدؐ نبيکم و علیؑ امیرکم۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا یا رسولؐ اللہ نبوت آپ کے لئے کب لازم کی گئی۔ فرمایا اس وقت سے پہلے جبکہ خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا اور روح ان کے جسم میں پھونکی۔ اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اے محمدؐ اس وقت کو یاد کر جبکہ تیرے پروردگار نے نبی آدمؑ سے ان کی اولاد کو ان کی پشتوں

سے نکال کر عہد لیا اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ کیا اور ان سے کہا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو رسولؐ نے عرض کی ہاں تو تمہارا پروردگار ہے تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ تمہارا پیغمبر ہے اور علیؑ تمہارا امیر اور حاکم ہے۔

(۸) وعن عتبہ بن عامر الجھنی قال بايعنا رسول الله على قول ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً نبيته وعلياً وصيته. فاتي من الثلاثة تركناه كفروا. وقال صلعم لنا اجتوا هذا يعني علياً فان الله يعجبه واستحبوا منه فان الله يستحي منه. اور عتبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ ہم نے اس قول پر رسولؐ خدا سے بیعت کی کہ اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور محمدؐ اس کا پیغمبر ہے اور علیؑ آنحضرتؐ کا وصی ہے پس ان تینوں (شرطوں) میں سے کسی ایک کو اگر ہم ترک کر دیں تو کافر ہو جائیں گے۔ اور آنحضرتؐ نے ہم سے فرمایا تم اس کو یعنی علیؑ ابن ابی طالب کو دوست رکھو کیونکہ خدا بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔ اور اس سے حیا کرو کیونکہ خدا بھی اس سے حیا کرتا ہے۔

(۹) وعن علي قال قال رسول الله ان الله جعل لكل نبي وصية جعل لآدم وصية ادم و يوشع وصية موسى و شمعون وصية عيسى و علياً وصية وصية خير الاوصياء في البداء وانا الداعي وهو المضي. اور علیؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کے لئے ایک وصی مقرر کیا ہے۔ ثبثؑ کو حضرت آدمؑ کا وصی بنایا ہے اور یوشعؑ کو حضرت موسیٰؑ کا وصی۔ اور شمعونؑ کو حضرت عیسیٰؑ کا وصی اور علیؑ کو میرا وصی مقرر کیا۔ اور میرا وصی روز ازل سے تمام وصیوں سے بہتر ہے۔ اور میں خلق خدا کو خدا کی طرف لانے والا ہوں اور وہ یعنی علیؑ روشنی دینے والا ہے۔ یعنی نور ہدایت پھیلانے والا ہے۔

(۱۰) وعنه عليه السلام قال قال لي رسول الله يا علي انت تبرز ذمتي وانت خليفتي على امتي. نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم مجھ کو میری الذمہ کرو گے اور تم میری امت پر میرے خلیفہ ہو۔

(۱۱) وعن انس قال قال رسول الله يا انس انطلق فادع لي سيد العرب يعني علياً. فقالت عاتكة بنت سید العرب فقال اناسيئد ولد ادم ولا فخر۔

وَعَلَى سَيِّدِ الْعَرَبِ فَلَمَّا جَاءَهُ امْرَأَتُهُ سَلَّمَ عَلَى سَيِّدِ اللَّهِ إِلَى انْصَارِهِ فَأَتَوْهُ فَقَالَ لَهُمْ  
يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِلَّا دَلَّكُمْ عَلَى مَا أَنْ تَمْسُكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا ابْعَدُوا قَالُوا بَلَى  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا عَلِيٌّ فَأَحْبِبُوهُ لِحَقِّي وَأَكْرَمُوهُ لِكْرَامَتِي فَإِنْ جَبَرْتُمْ  
أَمْرِي بِالَّذِي قُلْتُمْ لَكُمْ عَنْ اللَّهِ - اور انسؑ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے  
فرمایا اے اس جاؤ سردار عرب یعنی علیؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ آنحضرتؐ کا یہ ارشادؑ شکر عاشر  
نے عرض کی یا حضرتؐ آپ سردار عرب نہیں؟ فرمایا میں بنی آدمؑ کا سردار ہوں اور فخر نہیں کرتا  
اور علیؑ سردار عرب ہے۔ جب علیؑ حاضر خدمت ہوئے تو آنحضرتؐ نے مجھ کو انصار کے  
بلائے کو بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو ان سے مخاطب ہو کر فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تم کو  
اس چیز کی طرف ہدایت نہ کروں کہ اگر تم اس سے تمسک کرو گے (یعنی دل سے اس کی  
اطاعت کرو گے) تو میرے بعد ہر گز گمراہ نہ ہو گے۔ انصار نے عرض کی یا رسولؐ اللہ۔  
ہاں فرمائیے۔ فرمایا یہ علیؑ ہے۔ پس تم میری محبت کے لئے اس کو دوست رکھو اور  
میری تعظیم و تکریم کے لئے اس کی تعظیم و تکریم کرو۔ پس جبریلؑ میرے پاس آئے اور  
جو کچھ میں نے تم سے کہا خدا کی طرف سے مجھ کو اس پر مامور کیا (یعنی اس بات کے پہنچانے  
کا مجھ کو حکم دیا)۔

المودة الخامسة في ان عليًا كان مولى من كان رسول الله  
صلى الله عليه وآله وسلم مولا لا !

پانچویں مودت

پانچویں مودت اس امر کے بیان میں کہ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شخص کے مولیٰ  
ہیں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔

(۱) عن ابی الحمراء خادم رسول الله قال بعد کبر سنہم لواحد من رفقائه  
لا أحد شئک ما سمعت أذنای و ما أنت عینای اقبل رسول الله حتی دخل  
علی عائشة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء  
حتى کان کرای العین علم ان غیره دعی فخریم من عندها حتی دخل علی  
حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعته حتی  
اذا صار کرای العین علم ان غیره دعی فخریم من عندها حتی اذا دخل علی  
ام سلمة وکانت من خیرهن وقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی

علیؑ فدعتہ ثم قال لی یا ابا الحمراء ائیننی بمائتہ من قریش وثمانین  
 من العرب وستین من الموالی واربعمین من اولاد الحبشہ فلما اجتمع الناس  
 قال لی ائتنی بصحیفۃ من ادم فائتیتہ بها ثم اقامہم مثل صف الصلۃ  
 فقال معاشر الناس الیس اللہ اولیٰ بی من نفسی یا مرنی وینہانی مالی علیؑ  
 امرؤ لانی قالوا بلی یا رسول اللہ فقال الست اولیٰ بکم من انفسکم  
 امرؤکم وانہا کم مالکم علیؑ امرؤ لانی قالوا بلی یا رسول اللہ فقال من  
 کان اللہ مولاه وانا مولاه فهذا علیؑ مولاه یا مرنکم وینہاکم مالکم  
 علیہ امرؤ لانی اللہ مال من والہ واداء وعاذ من عاذاہ وانصر من نصرہ  
 واخذل من خذلہ اللهم انت شہیدی علیہم انی قد بلغت ونصحت  
 ثم امر فقرئت الصحیفۃ علینا ثلاثا ثم قال من شاء ان یقبلہ ثلاثا قلنا  
 نعوذ باللہ وبرسولہ ان نستقبلہ ثلاثا ثم ادرج الصحیفۃ وختمہا  
 بخواتیمہم ثم قال یا علیؑ خذ الصحیفۃ الیک فہن نکث لک قاتلہ  
 بالصحیفۃ فاکون انا خصیمہ ثم تلا هذه الایۃ ولا تنکثوا ایماکم  
 بعد توکیدہا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا فتکونوا کمنی اسرائیل  
 اذا شدوا علی انفسہم فشد اللہ علیہم ثم تلّی فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا  
 يَنُكْثُ عَلَى نَفْسِهِ۔ الایۃ۔ ابوالحمراء خادم رسول اللہ نے اپنے پورٹھا ہونے کے بعد اپنے  
 ایک رفیق سے کہا کہ میں تجھ سے وہ بات بیان کرتا ہوں جو میرے ان دونوں کانوں نے  
 سنی اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ خدا روانہ ہوئے  
 یہاں تک کہ عائشہ بی بی کے ہاں تشریف لائے اور اس سے فرمایا کہ سردار عرب کو  
 میرے پاس بلا دے۔ اس نے آدمی بھیج کر ابو بکر کو بلایا۔ جب وہ آئے اور حضرت کے  
 سامنے ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو کسی اور کو بلانا مقصود ہے۔ پھر آنحضرتؐ  
 وہاں سے باہر گئے اور چلتے چلتے حفصہ بی بی کے گھر آئے، اور فرمایا سردار عرب کو میرے  
 پاس بلا دے۔ اس نے عمرؓ کو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا  
 کہ حضرتؐ کو کسی اور ہی کا بلانا منظور ہے۔ پھر وہاں سے باہر تشریف لائے اور اُم سلمہؓ  
 کے گھر میں آئے۔ اور یہ بی بی آنحضرتؐ کی سب بیبیوں سے بہتر تھیں۔ اور ان سے



فرمایا اے ام سلمہؓ سرورِ عرب کو میرے پاس بلوادے۔ اس پاک دامن نے حضرت علیؓ کو بلوایا۔ جب وہ آئے تو حضرت نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابو الحراہ جاؤ اور تو اہل قریش اور اہل عرب اور ساتھ غلاموں اور چالیس اہل حبش کو بلا لاؤ۔ آخر کار جب سب لوگ جمع ہو گئے تو مجھ سے فرمایا چمڑے کا صحیفہ اٹھا لاؤ۔ میں نے صحیفہ لاکر حضرت کو دیا بعد ازاں حضرت نے ان سب آدمیوں کو نماز کی صف کی طرح کھڑا کیا اور فرمایا اے لوگو! آیا اللہ تعالیٰ میرے نفس کا مجھ سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہے۔ اور وہ مجھ کو امر و نہی فرماتا ہے اور مجھ کو خدا پر امر و نہی کرنے کا ذرا اختیار نہیں۔ حاضرین نے عرض کی یا رسول اللہؐ بے شک ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو! مجھ کو تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ تر اختیار حاصل نہیں ہے؛ اور میں تم پر امر و نہی کرتا ہوں اور تم کو مجھ پر امر و نہی کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہؐ ایسا ہی ہے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا جس کسی کا خدا حاکم و مختار ہے اور جس کسی کا میں حاکم و مختار ہوں یہ علیؓ بھی اس کا حاکم و مختار ہے اور یہ تم پر امر و نہی کر سکتا ہے اور تم کو اس کے اوپر امر و نہی کرنے کا اختیار نہیں ہے اے خدا جو کوئی اس کو (علیؓ کو) دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کرے تو بھی اس کی نصرت و یاری ترک کر۔ اے خدا تو ان کے اوپر میرا گواہ ہے کہ میں نے تیرا حکم ان کو پہنچا دیا۔ اور ان کو نصیحت کر دی۔ بعد ازاں حضرت نے حکم سے وہ صحیفہ تین بار پڑھ کر ہم کو سنایا گیا۔ پھر تین بار ارشاد فرمایا اس عہد کو کون توڑنا چاہتا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ہم اس عہد کو توڑنے اور فسخ کرنے میں خدا اور اس کے رسولؐ کی پناہ مانگتے ہیں اور تین بار یہی فقرہ دہرایا اس کے بعد آنحضرتؐ نے اس صحیفہ کو لپیٹا اور ان سب لوگوں کی مہر اس کے اوپر لگوائیں پھر فرمایا اے علیؓ اس صحیفہ کو اپنے پاس رکھو۔ پس جو کوئی تیرے اس عہد کو توڑ ڈالے اس سے اس صحیفہ کے مطابق جنگ کرنا۔ میں اس کا دشمن ہوں گا اور اس سے جنگ کروں گا پھر آیہ ولا تشکثوا ایمانکمہ الا تیر۔ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے لوگو! اپنی قسموں کو پختہ کر لینے بعد مت توڑو حالانکہ تم نے اللہ کو اپنا کفیل اور ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو تم بنی اسرائیل کی مانند ہو جاؤ گے کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی

ان پر سختی کی۔ پھر حضرتؑ نے آیہ فمن نکث اللہ پڑھی یعنی جو کوئی بیعت کو توڑتا ہے وہ اس بیعت شکنی سے اپنے ہی نفس ہی پر وبال ڈالتا ہے۔

(۲) وعن ابی عبد اللہ الشیبانی قال بینما انا جالس عند زید ابن ارقم فی مسجد ارقم اذ جاء رجل فقال ایکم زید بن ارقم فقال القوم هذا زید فقال أنشدک بالذی لا اله الا هو اسمعت رسول اللہ یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ قال نعم۔ اور ابو عبد اللہ شیبانی بیان کرتا ہے کہ میں مسجد ارقم میں زید بن ارقم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص وہاں آیا اور بولا تم میں سے زید بن ارقم کون سا ہے لوگوں نے کہا یہ ہے زید۔ تب اس شخص نے زید سے مخاطب ہو کر کہا اے زید میں تجھ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے کیا تو نے رسول خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کا میں مولا اور مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مولا اور مختار ہے۔ اے خدا تو اس شخص کو دوست رکھ جو علیؑ سے دوستی رکھے اور جو کوئی اس سے عداوت رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ زید بن ارقم نے کہا بے شک میں نے سنا ہے۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ قال من صام یوم الثامن عشر من ذی الحجۃ کان له کصیام ستین شهرا۔ وهو الیوم الذی اخذ فیہ رسول اللہ بید علیؑ فی غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاه و عاد من عاداه۔ وانصر من نصره واخذل من خذله۔ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جو کوئی ماہ ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو روزہ رکھے اس کو ساٹھ مہینے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا ”جس کسی کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو کوئی اس (علیؑ) کو دوست رکھے تو بھی اُس کو دوست رکھ اور جو کوئی اس سے دشمنی کرے تو بھی اُس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے، تو بھی اس کی نصرت نہ کر۔“

(۴) وعن الباقی عن ابانہ علیہم السلام مثل ذالک بل مروی کثیر من

الصحابۃ فی اماکن مختلفۃ ہذا الخیر۔ اور امام محمد باقر علیہ السلام سے اپنے آباء علیہم السلام کی زبانی یہ حدیث اس طرح پر منقول ہے بلکہ اکثر صحابہ نے مختلف مقاموں میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(۵) وعن عمر ابن الخطاب قال نصب رسول الله عليًا عليًا فقلت من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واخذل من خذله وانصر من نصره - اللهم انت شهيدى عليهم - ثم قال يعنى عمرو كان فى جنبى شاب حسن الوجه طيب الريح فقال لى يا عمر لقد عقد رسول الله لابن عمه عقداً لا يخله الا منافق فاحذر ان تحله قال عمر فقلت يا رسول الله انك حيث قلت فى على كان فى جنبى شاب حسن الوجه طيب الريح وقال كذا وكذا قال النبى نعم يا عمر انه ليس من ولد ادم لكنه جبرئيل اما اذن يؤكده عليكم ما قلته فى على اور عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول خدا نے علیؑ کو بطور نشان ہدایت کے نصب کیا اور ارشاد فرمایا کہ جس کسی کا میں مالک و مختار ہوں، علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اسے خدا جو کوئی اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھے اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھے۔ اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے تو بھی اس کی نصرت نہ کر اور جو کوئی اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر۔ اسے خدا تو ان پر میرا گواہ ہے۔ راوی حدیث عمر ابن خطاب بیان کرتے ہیں کہ اُس وقت میرے پہلو میں ایک جوان نہایت خوب رو اور پاکیزہ بو موجود تھا۔ اس نے مجھ سے کہا اے عمر البتہ رسول خدا نے اپنے چچا زاد بھائی کے لئے ایک گرہ باندھی ہے کہ منافق کے سوا اور کوئی اس گرہ کو نہ کھولے گا۔ اسے عمر خبردار کہیں تم اس گرہ کو نہ کھولنا۔ عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے عرض کی کہ جب آپ نے علیؑ کی بات بیان کیا تو میرے پہلو میں ایک جوان خوبصورت اور پاکیزہ بو تھا اور اس نے ایسا اور ایسا مجھ سے کہا۔ حضرت نے فرمایا اے عمر! اُسے اولادِ آدم سے نہیں بلکہ وہ جبرئیلؑ تھے۔ اُس ارادہ کیا کہ جو کچھ میں نے علیؑ کے باب میں کہا ہے اس کی بابت تم کو تاکید کر دے۔

(۶) وعن البراء ابن عازب قال اقبلت مع رسول الله فى حجة الوداع فلما كان بغدير خم ثوبى الصلوة جامعة فجلس رسول الله تحت شجرة

واخذ بيد علي وقال الست اولي بالمؤمنين من انفسهم قالوا بلى يا رسول الله فقال الامن انا مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فلقبه عمر فقال هنيئاً لك يا علي ابن ابى طالب اصبحت مولائى ومولى كل مؤمن ومومنة وفيه نزلت يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك الآية اور براہ بن عازب بیان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں رسول خدا کے ہمراہ گیا تھا جب حضرت غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منادی نے صلوٰۃ جامع کی آواز دی۔ آخر کار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے جلوہ فرما ہوئے۔ اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے حاضرین۔ کیا میں مومنوں پر ان کے نفسوں سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہوں سب نے عرض کی یا رسول اللہ بے شک آپ کو زیادہ اختیار ہے۔ تب حضرت نے فرمایا اے لوگو آگاہ ہو جس شخص کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ پھر عمر بن خطاب نے آکر اس علیؑ سے ملاقات کی اور کہا اے علیؑ ابن ابی طالب تم کو مبارک ہو کہ تم آج میرے اور ہر ایک مومن مرد و عورت کے مالک اور حاکم ہو گئے اور آئیہا الرسول بلغ ما انزل۔ الآية علیؑ کے باب میں نازل ہوئی ہے یعنی اے ہمارے رسول جو کچھ تیرے پر درکار کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دے۔

(۷) وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله لعلى لو كان البحر مداً والرياض اقلاماً والانس كتاباً والجن حساباً ما احصوا فضائلك يا ابا الحسن اور عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آنحضرت نے علیؑ سے فرمایا کہ اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام باغ قلم بن جائیں اور تمام انسان کاتب بن جائیں اور تمام جن حساب کریں تو بھی اے ابوالحسن تمہارے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

(۸) وعن سلمان الفارسي قال قال رسول الله اعلموا متقى من بعدى على ابن ابى طالب۔ اور سلمان فارسی سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ عالم علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

(۹) وعن جابر قال سمعت رسول الله يقول يوم الحديبية وهو اخذ

بید علیؑ ہذا امام البرصۃ وقاتل الکفرۃ منصوباً من نصرۃ مخذول من خذلہ یعدھا بصوتہ۔ اور جاہلہ انصاریؑ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ حدیبیہ کے دن علیؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے بہ آواز بلند فرماتے تھے کہ علیؑ نیکوں کا پیشوا ہے اور کافروں کا قاتل۔ جو کوئی اس کی نصرت کرے گا خدا بھی اس کی نصرت کرے گا۔ اور جو کوئی اس کی نصرت کو ترک کرے گا خدا بھی اس کی نصرت کو ترک کر دے گا۔

(۱۰) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہؐ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تُهْلِكُوا اَوْ اَنْتُمْ تَحْتَضِرُ عَلِيًّا وَاِذَا خَالَفْتُمُوهُ فَقَدْ ضَلَّتُمْ بِكُمْ الطَّرِيقُ وَالْاَهْوَاءُ فِي الْغَى فَاَتَقُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَاَنْ ذِمَّةُ اللّٰهِ عَلٰی ابْنِ ابی طالبؑ۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو جب تک کہ تم علیؑ کے زیر دست یعنی اس کے تابع فرمان رہو گے تب تک کبھی گمراہ نہ ہو گے اور ہرگز ہلاک نہ ہو گے۔ اور جب تم اس کی مخالفت کر دگے تو راہیں تم سے گم ہو جائیں گی یعنی گمراہ ہو جاؤ گے اور نفسانی خواہشیں تم کو سرکشی میں ڈال دیں گی۔ پس تم ذمۃ اللہ یعنی عہد خدا کے بارے میں خدا سے ڈرو اور ذمۃ اللہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔

(۱۱) وعن ابی امامۃ الیہا ہلی قال قال رسول اللہؐ یأتی الناس یوم القیامۃ بالاعمال ولا ینفعھما الا من قبلت انا وعلیؑ ابن ابی طالبؑ عملہ بعد قبول الامامۃ۔ اور ابو امامہ بابلیؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ اپنے اپنے اعمال لے کر آئیں گے مگر وہ اعمال ان کو کچھ نفع نہ دیں گے سوا اس شخص کے جس کے عمل کو قبول امامت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بعد میں اور علیؑ ابن ابی طالبؑ قبول کریں گے۔

(۱۲) وعن فاطمۃؑ قالت قال رسول اللہؐ من کنت ولیّہ فعلیؑ ولیّہ و من کنت امامۃ فعلیؑ امامۃ۔ اور حضرت فاطمہؑ سے مروی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا میں ولی اور حاکم ہوں علیؑ بھی اس کا ولی و حاکم ہے۔ اور جس کا میں امام اور پیشوا ہوں علیؑ بھی اس کا امام اور پیشوا ہے۔

(۱۳) وعن اُم سلمۃؑ قالت قال رسول اللہؐ لو لم یُخلَقْ عَلٰی مَا کَانَ لِفَاطِمَۃ کفو۔ اور ام سلمہؑ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر علیؑ پیدا نہ ہوئے

تو فاطمہؑ کے لئے کوئی کفور جوڑ نہ ہوتا۔

(۱۴) وعن علقمہ بن قیس والاسود بن یرید قال اتینا ابایوب الانصاری فقلنا یا ابایوب ان الله اکرماک بنیتک اذا وحی الی امر اجلتہ فبرکت الی بابک فکان رسول الله صَنَعَ لَکَ فُضیلَةً فَضَلَکَ بِهَا اخبرنا بامخرجک مع علیؑ تقاتل اهل لا اله الا الله فقال ابویوب فانی اقسم بکما یا الله ثم لعدت کان رسول الله معی فی هذا البیت الذی انتافیہ معی ما فی البیت غیر رسول الله و علیؑ جالس عن یمنہ وانا جالس عن یسارہ وانس قائم بین یدیه فاخترک الیاب فقال رسول الله انظر الی الیاب من بالیاب فخرج انس فقال یا رسول الله هذا عمارؓ فقال رسول الله افتتم لعمار الطیب المطیب ففتح انس الباب فدخل عمارؓ علی رسول الله قال یا عمارؓ ستکون فی امتی من هتأت حتی یختلف السیف فیما بینہم حتی یقتل بعضهم بعضا فاذا مرأت ذالک فعلیک بهذا الاصلع عن یمینی یعنی علیا ابن ابی طالب ان سَلَکَ الناسُ کُلُّهم وادیاً و سَلَکَ علی وادیاً فاسلُکَ وادی علیؑ و خَلَّ عن الناسِ یا عمارؓ علیؑ لا یُرَدُّکَ عن هدی ولا یدُلُّکَ علی ہر دئی یا عمارؓ طاعة علیؑ طاعتی و طاعتی طاعة الله۔

اور علقمہ بن قیس اور الاسود بن یرید بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں ابو ایوب انصاریؓ کے پاس گئے اور اس سے کہا اے ابو ایوبؓ اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے پیغمبر کے سبب عزت بخشی جبکہ اس جل جلالہ نے آنحضرتؐ کے نافع کو وحی کی اور وہ تیرے دروازے پر بیٹھ گیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو وہ فضیلت عطا کی جس سے تم ممتاز ہو گئے اب تم علیؑ کے ساتھ اپنے (جنگ صفین میں) جانے کا حال بیان کرو جبکہ تم کلمہ گویوں کے ساتھ جنگ کرتے تھے۔ ابو ایوبؓ نے جواب میں کہا کہ میں تم سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک روز رسول خدا میرے ساتھ اسی گھر میں جس میں اب تم میرے پاس موجود ہو، تشریف رکھتے تھے اور اس گھر میں آنحضرتؐ اور علیؑ اور میرے اور انسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ علیؑ حضرتؐ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور میں آپ کے بائیں تھا اور انسؓ حضرتؐ کے سامنے کھڑے تھے کہ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرتؐ نے انسؓ فرمایا جاؤ دیکھو۔ دروازے پر کون ہے۔ انسؓ گئے اور آکر عرض کی یا رسول اللہ عمارؓ یا سر ہیں حضرتؐ نے

فرمایا عمار پاک و پاکیزہ کے لئے دروازہ کھول دو۔ انس نے دروازہ کھول دیا اور عمارؓ اندر آکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضرتؐ نے فرمایا اے عمارؓ عنقریب میری امت میں بہت سخت ناکفہ بیباکیں وقوع میں آئیں گی یہاں تک کہ ان میں باہم تلوار چلے گی، اور بعضے بعضوں کو قتل کریں گے۔ جب تم ایسا حال مشاہدہ کرو تو تم کو اس صلح کی جو میرے وائیں طرف بیٹھا ہے یعنی علیؓ ابن ابی طالب کی پیروی لازم ہے۔ اگر تمام لوگ ایک وادی (میدان) میں چلیں، اور علیؓ ایک اور وادی میں تو تم بھی علیؓ والی وادی میں چلنا اور سب لوگوں کو چھوڑ دینا۔ اے علیؓ تم کو راہ ہدایت سے نہ پھیرے گا اور ہلاکت کی راہ کی طرف رہبری نہ کرے گا۔ اے عمارؓ علیؓ کی اطاعت عین میری اطاعت ہے اور میری اطاعت عین خدا کی اطاعت ہے۔

(۱۵) وعن ابی جعفر الباقر علیہ السلام فی قولہ: یا ایہا الذین آمنوا! دخلوا فی السِّلْمِ کَافَّةً الاِیۃ یعنی ولایت علیؑ والادویۃ من بعدہؑ۔ اور امام ابو جعفر محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ آیت یا ایہا الذین آمنوا! دخلوا فی السِّلْمِ کَافَّةً۔ اسے ایمان والوں کے سب سلم میں داخل ہو، میں سلم سے مراد علیؑ اور ان کے اوصیاء علیہم السلام کی ولایت ہے جو علیؑ کے بعد ہوئے۔

المودة السادسة في ان علياً اخو رسول الله و وزيره  
وطاعته طاعة الله

چھٹی مودت اس امر کے بیان میں کہ علیؑ رسول خدا کے بھائی اور اُن کے وزیر ہیں اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

(۱) وعن جابر قال قال رسول الله ما أتيت على باب الجنة مكتوباً لا اله الا الله محمد رسول الله وعلى ولي الله اخو رسول الله - اور جابر انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے لا اله الا الله محمد رسول الله وعلى ولي الله اخو رسول الله یعنی خدا کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور محمد خدا کے پیغمبر ہیں اور علی ولی خدا اور رسول خدا کے بھائی ہیں :-

(۲) وعن انس قال قال رسول الله ان افلّه اصطفاني على الانبياء فاختارني له اصابع دة شخص جس کے سر کے آگے کی طرف بال نہ ہوں۔ ۱۲۰

واختار لی وصیاً واخترت ابن عقی وصیی وشدیدہ عضدی کما شد عضد  
موسیٰ باخیدہ ہا مرون و هو خلیفتی و وزیر ی ولو کان بعدی نبیاً لکان  
علیٰ نبیاً۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام  
انبیاء میں سے چنا اور مجھ کو ترجیح دی۔ اور میرے واسطے ایک وصی منتخب کیا اور میں نے اپنے  
چچیرے بھائی کو اپنا وصی اختیار کیا اور خدا نے اس سے میرے بازو کو مضبوط کیا جیسے مونٹ  
کا بازو اس کے بھائی ہارونؑ سے مضبوط کیا تھا۔ اور وہ میرا خلیفہ اور میرا وزیر ہے۔ اور اگر  
میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو بیشک علیؑ ابن ابی طالب پیغمبر ہوتے۔

(۳) عن ابی موسیٰ الحمیدی قال کنت مع رسول اللہ فی نصف عرفۃ  
ومعہ ابوبکر وعمر وعثمان ونفر من اصحابہ وعلیؑ۔ فالتفت الی ابوبکر  
فقال یا ابابکر هذا الذی تراء وزیر فی السماء وزیر فی الارض یعنی  
علیؑ ابن ابی طالب فان احببت ابن تلقی اللہ تعالیٰ و هو عندک ماض فارض  
علیاً فان رضائہ رضا اللہ وغضبہ غضب اللہ۔ ابو موسیٰ حمیدی بیان کرتا ہے  
کہ میں نصف عرفہ میں رسول خدا کے ساتھ تھا اور ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور دیگر چند اصحاب اور  
علیؑ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت نے ابوبکرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوبکرؓ یہ شخص جس کو تو  
دیکھتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب آسمان میں میرا وزیر ہے اور زمین میں میرا وزیر ہے۔ اگر تو  
چاہے کہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ تجھ سے رضامند ہو تو علیؑ کو رضامند  
کر۔ کیونکہ اس کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے اور اس کا غضب عین غضب خداوندی ہے

(۴) وعن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ لما عقد المواخاتہ بین  
اصحابہ قال ہذا علیؑ اخ فی الدنیا والاخرۃ و خلیفتی فی اہلی و وصیتی  
فی امتی و وارث علیؑ وقاضی دینی مالک منی مالی منہ نفعہ نفعی وضروہ ضروی  
من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی۔ اور عمرؓ بن خطاب سے مروی  
ہے کہ جب آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب میں مواخات (یعنی دو دو میں بھائی چارا) کرائی تو  
فرمایا یہ علیؑ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور میری اہلیت میں میرا جانشین ہے اور  
میری امت میں میرا وصی ہے اور میرے علم کا وارث اور میرے دین کا داکر ہے۔ اس کا نفع میرا نفع  
میرے دین کا حاکم، اس کا مال میرا مال ہے اور میرا مال اس کا مال ہے۔ اس کا نفع میرا نفع



ہے اور اس کا نقصان میرا نقصان۔ جس نے اس کو دوست رکھا اُس نے مجھ کو دوست رکھا؛ جس نے اس سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

(۵)، وعن ابی لیلی الغفاری قال قال رسول اللہ ستکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذالک قالوا علیا فانہ الفامدوق بین الحق والباطل کذا فی الفردوس اور ابولیلے غفاری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ غنقریب میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا۔ جب وہ فتنہ وقوع میں آئے تو تم علیؑ کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرنا کیونکہ وہ حق اور باطل کے درمیان خوب فرق کرنے والا ہے۔ کتاب فردوس الاخبار وعلیؑ میں اس طرح مروی ہے۔

(۶)، وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ان اللہ افترض طاعتی وطاعة اہلبیتہ علی الناس خاصۃ وعلی الخلق کافۃ قیل یا رسول اللہ فما لنا وما الخلق قال الناس اہل مکۃ والخلق خلق اللہ من ذی مروج۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت اور میری اہلبیتؑ کی اطاعت لوگوں پر خاص کر اور تمام مخلوقات پر کلاً فرض کی ہے۔ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ تاس اور خلق سے یہاں کیا مراد ہے؟ فرمایا تاس سے اہل مکہ مراد ہیں اور خلق سے خدا کی تمام جاندار مخلوق مراد ہے۔

(۷)، وعن علیؑ المرتضیٰ قال قال لی رسول اللہ یا علیؑ انی اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِی وَاکْرَهُ لَکَ مَا اُکْرَهُ لِنَفْسِی۔ اور علی مرتضیٰؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ میں تمہارے واسطے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جس کو اپنے واسطے پسند کرتا ہوں۔ اور تمہارے لئے اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہوں۔

(۸)، وعنه علیہ السلام قال قال رسول اللہ لما اسری بی الی السماء تلتقن الملائکۃ بالبشائرۃ فی کل سماء حتی لقینی جبرئیل فی محفلۃ من الملائکۃ فقال یا محمدؐ لو اجتمع امتک علی حب علیؑ ابن ابی طالب ما خلق اللہ النام۔ نیز انہی حضرت سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے بیان فرمایا ہے کہ جب شب معراج مجھ کو آسمان کی سیڑھی پر لائی گئی تو ہر ایک آسمان میں فرشتے آکر مجھ کو خوشخبری دیتے تھے

یہاں تک کہ جبریلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ مجھ سے ملے اور کہا اے محمدؐ اگر تمہاری امت علیؑ ابن ابی طالب کی محبت پر مجتمع ہوتی یعنی اگر ساری امت علیؑ کو دوست رکھتی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

(۹) وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ لو اجتمع الناس على حب علي بن ابي طالب لما خلق الله الناس۔ اور عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علیؑ ابن ابی طالب کی محبت پر جمع ہوتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

(۱۰) وعن الزهري قال سمعت انس بن مالك يقول والله الذي لا اله الا هو لسمعت رسول الله ﷺ يقول عنوان صحيفة المومن حب علي بن ابي طالب عليه السلام۔ اور زہری کہتا ہے کہ انس بن مالک کہتا تھا کہ میں قسم کھاتا ہوں اس خدا کی جس کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے البتہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مومن کے نامہ اعمال کا سرنامہ (شروع) علیؑ ابن ابی طالب کی محبت ہے۔

(۱۱) وعن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله ﷺ ان الله امرني بحب اربعة واخبرني انه يحبهم قيل ستمهم لنا قال عليؑ منهم ثلاثا وسلمانؓ وابو ذرؓ والمقدادؓ۔ اور علیؑ ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں کی محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور مجھ کو خنویسؓ ہے کہ وہ (خدا) ان کو دوست رکھتا ہے۔ اصحاب میں سے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے۔ فرمایا علیؑ ان میں سے ہے، علیؑ ان میں سے ہے، علیؑ ان میں سے ہے۔ اور سلمانؓ اور ابو ذرؓ اور مقدادؓ۔

(۱۲) وعن جابر قال قال رسول الله ﷺ مكتوب على باب الجنة لا اله الا الله مُحْتَدًا من سؤل الله عليؑ اخو رسول الله قبل ان يخلق السموات والارض بالفي عايم۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جنت کے دروازے پر لا اله الا الله مُحْتَدًا من سؤل الله عليؑ اخو رسول الله "اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ علیؑ رسول خدا کا بھائی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے لکھا گیا۔

(۱۳) وعن ابی ہر افع عن ابیہ لما کان یوم احد نادى مناد لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علیؑ۔ اور ابو رافع نے اپنے باپ کی زبانی روایت کی ہے کہ جنگ احد کے دن ایک منادی نے یہ آواز دی لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علیؑ یعنی ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں ہے اور علیؑ کے سوا اور کوئی جو انحر و نہیں ہے۔ یعنی ذوالفقار ہی کوئی تلوار نہیں ہے اور علیؑ سا کوئی جو انحر و نہیں ہے۔

(۱۴) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کل الذنوب کما تاكل النار حطب۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی دوستی گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

(۱۵) وعن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علیؑ براءة من النار۔ عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی محبت دوزخ سے نجات پانے کا پروانہ ہے۔

(۱۶) وعن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؑ کان مع النبیین فی رحمتہم یوم القیامة ومن مات ویبغضک فلا یمالی مات یمودیاً او نصیباً۔ اور علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ جو کوئی تم کو دوست رکھے، وہ قیامت کے دن پیغمبروں کے ہمراہ ان کے درجہ میں ہوگا۔ اور جو کوئی مر جائے ورنہ خالی تم سے بغض رکھتا ہو پس وہ اس امر کی کچھ پرواہ نہ کرے کہ وہ یہودی کی موت فرمایا نصرائی کی۔

(۱۷) وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل ذریۃ کل نبی فی صلیہ وجعل ذریۃ نبی فی صلی علیؑ ابن ابی طالب۔ اور جابرؓ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کی اولاد اسی پیغمبر کی پشت میں مقرر کی ہے اور میری اولاد کو علیؑ ابن ابی طالب کی پشت میں رکھا ہے۔

(۱۸) وعن علیؑ بن المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی علیؑ کفی۔ اور علیؑ بن المرتضیٰ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی تمہیلی میری تمہیلی ہے۔

(۱۹) وعن ابی بکرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکرؓ کفی وکفی علیؑ فی العدل سواء۔ اور ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو بکرؓ میری تمہیلی اور علیؑ کی تمہیلی دونوں میں سادی ہیں۔ یعنی دونوں کا ایک درجہ ہے۔

(۲۰) وعن معاذ قال قال رسول الله حُبُّ عليٍّ حسنة لا يضر معها سيئة وبغضة سيئة لا ينفع معها حسنة۔ اور معاذ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی دوستی ایسی نیکی ہے کہ اس کے ہوتے کوئی بدی ضرر نہیں پہنچاتی اور اس کی دشمنی ایسی بدی ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی نیکی نفع نہیں دیتی۔

(۲۱) وعن محمد بن الحنفیہ قال قال رسول الله ان الله جعل علياً قائد المسلمين الى الجنة به يدخلون الجنة وبه يدخلون النار وبه يعتدون يوم القيامة قلنا كيف ذالك قال عليه السلام بمحبته يدخلون الجنة و ببغضه يدخلون النار و يعتدون۔ اور محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو جنت کی طرف مسلمانوں کا پیش رو کیا ہے۔ اسی کے سبب سے محب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور اسی کے سبب سے دشمن داخل دوزخ ہوں گے اور اسی کے سبب ہر روز قیامت دشمنان دین کو عذاب دیا جاوے گا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی کیفیت ارشاد فرمائیے۔ فرمایا اس کی محبت کے سبب اس کے محب جنت میں داخل ہوں گے، اور اس کی دشمنی کے سبب اس کے دشمن دوزخ میں جائیں گے اور عذاب پائیں گے۔

(۲۲) وعن علي بن المرتضى قال قال رسول الله لو ان عبداً عبد الله تعالى مثل ما قام نوح في قومه وكان له مثل احد ذهباً فأنفق في سبيل الله ومدة في عمره حتى يحيج الف عام على قدميه ثم بين الصفا والمروة قتل مظلوماً ثم لم يوالك يا علي لم يشتر من الجنة الجنة ولم يبد خلاها۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اتنی مدت خدا کی عبادت کرے جتنی مدت کہ نوحؑ اپنی قوم میں رہے، اور کوہ احد کے برابر سونا اس کے پاس موجود ہو اور وہ اس کو راہ خدا میں صرف کرے اور خدا اس کی عمر کو اتنی زیادہ کرے کہ پیدل چل کر ہزار برس حج کرے بعد ازاں صفا اور مروه کے درمیان حالت مظلومی میں قتل کیا جائے۔ اور اسے علیؑ وہ تم کو دوست نہ رکھتا ہو، وہ کبھی جنت کی بود تک بھی نہ سونگھے گا اور اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

(۲۳) وعن عبد الله ابن سلام قال قلت يا رسول الله اخبرني عن لواء الحمد

ماصفته قال عليه السلام طوله الف عام عموده يا قوته حمراء قبضته من  
لولؤ ونشرة نمرود خضراء له ثلث ذوائب ذائبه بالمشرق وذائبه بالغرب  
وثالثه في وسط الدنيا مكتوب عليها ثلاثة اسطر السطر الاول بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ والسطر الثاني الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ والسطر الثالث  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَىٰ وَلِيِّ اللَّهِ طوله كل سطر الف يوم قال  
صدقته يا مرسوْلُ اللَّهِ فمن يحمل ذلك قال يحملها الذي يحمل لوائى  
في الدنيا علىٰ ابنِ ابْنِ طالب كتب الله اسمه قبل ان يخلق السموات والارض  
قال صدقت يا مرسوْلُ اللَّهِ فمن يستظل تحت لوائك قال المؤمنون  
اولياء الله وشيعته الحق وشيعتى ومحبى وشيعه علىٰ ومحبتوه وانصاره  
فطوبى لهم وحسن مآب والويل لمن كذبنى فى علىٰ او كذب علىٰ فى اونا زعه  
فى مقامه الذى اقامه الله فيه - اور عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے  
آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہؐ مجھ کو علمِ محمدؐ کی تعریف اور اس کی کیفیت  
سے آگاہ فرمائیے۔ فرمایا اس کا طول ہزار برس کی راہ کے برابر ہوگا اور اس کا ستون سرخ  
یا قوت کا اور اس کا قبضہ سفید موتی کا اور اس کا پھر یہاں ہزار مرد کا ہوگا۔ اور اس کے تین  
گیسو ہوں گے۔ ایک گیسو مشرق میں ہوگا اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا وسط دنیا میں۔  
ان کے اوپر تین سطریں لکھی ہوں گی۔ پہلی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور دوسری  
سطر الحمد للہ رب العالمین اور تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمدؐ مرسوْل اللہ  
علیٰ ولی اللہ ہوگی۔ ہر سطر کا طول ہزار دن کی راہ کے برابر ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ  
آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمائیے اس علم کو کون اٹھائے گا۔ فرمایا اس کو وہ شخص اٹھائے گا جو  
دنیا میں میرا علم اٹھاتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب کہ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں  
کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمائیے  
آپ کے اس علم کے سایہ میں کون لوگ ہوں گے۔ فرمایا مومنین، دوستانِ خدا۔ اور خدا  
کے شیعہ، اور میرے شیعہ اور میرے محب۔ اور علیؑ کے شیعہ اور اس کے محب اور انصاء  
یعنی یار و یاور اس علم کے سایہ میں ہوں گے۔ پس ان کا حال بہت اچھا ہے اور ان کی بازگشت  
یعنی ان کا انجام بہت نیک ہے۔ اور عذاب ہے اس شخص کے لئے جو علیؑ کے باب میں مجھ کو

جھٹلائے یا علیؑ کو میرے باب میں ٹھٹھلائے۔ یا اس مرتبہ میں اس سے جھگڑا کرے جس میں خداوند متعال نے اس کو قائم کیا ہے۔

(۲۴) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ اذا فرغ اللہ عن الحساب للعباد یا امر الملکین فیقفان علی الصراط فلا یجوزا الصراط احد الا بمرآة بولایة من علیؑ فمن لم یرکن معہ اکتبہ اللہ علی وجه فی الناس۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خداؐ فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جب خدا بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو فرشتوں کو حکم فرمائے گا اور وہ دونوں اگر صراط پر کھڑے ہو جائیں گے۔ پس کوئی شخص ولایت علی ابن ابی طالب کا پروانہ پاس ہوئے بغیر صراط پر نہ گزرے گا۔ اور جس کے پاس وہ پروانہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں اس کو ڈالے گا۔

(۲۵) وعن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ ان رسول اللہ قال من لم یعرف حق علیؑ فهو احد من الثلثة اما الزانیة او حملت امه من غیر طهر او منافق۔ اور ابو رافع غلام رسول خداؐ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی علیؑ کے حق کو نہ پہچانے وہ تین شخصوں میں سے کوئی سا ایک ہے۔ یا تو اس کی ماں زانیہ ہے یعنی وہ حرامزادہ ہے، یا اس کی ماں حیض و نفاس کے ایام میں حاملہ ہوئی ہے یا وہ منافق ہے المودة السابعة فی فضل علیؑ وفی ان علیاً یقضیٰ بین رسول اللہ وان ایمانہ یرجع علی ایمان الخلائق وانہ اعظم الناس بعد الرسولؐ

ساتویں مودت فضائل علیؑ میں۔ اور اس بیان میں کہ علیؑ رسول خدا کا قرض ادا کرنے والا ہے اور اس کا ایمان جملہ مخلوق کے ایمان پر فوقیت رکھتا ہے اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بزرگتر اور افضل ہے۔

(۱) عن علی بن حسین علیہما السلام عن ابن عمر قال مر سلمان الفارسی وهو یرید ان یعودہ رجلاً ونحن جلوس فی حلقة فینا رجل یقول لوشئت لانباء تکو بافضل هذه الامة بعد نبینا و افضل من هذین الرجلین ابی عمر فقام سلمان فقال اما والله لوشئت لابناء تکو بافضل هذه الامة

بعد نبینا و افضل من ہدین الرجلین ابی بکر و عمر ثم مضی سلمان فقیل  
لہ یا ابا عبد اللہ ما قلت لہ قال سلمان دخلت علی رسول اللہ و هو فی  
عمرات الموت۔ فقلت یا رسول اللہ هل اوصیت قال یا سلمان اتدہی  
من الاوصیاء قلت اللہ و ما سؤگہ اعلم قال آدم و کان وصیہ شیث و کان  
افضل من ترک بعدہ من ولدہ و کان وصی نوح سام و کان افضل من ترکہ  
بعدہ و کان وصی موسیٰ یوشع و کان افضل من ترکہ و کان وصی سلیمان  
اصف بن برخیا و کان افضل من ترکہ و کان وصی عیسیٰ شمعون بن فوخیّا  
و کان افضل من ترک بعدہ و اتی اوصیت الی علی و هو افضل من اترکہ  
بعدی۔ امام علی بن حسین علیہما السلام نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسی کسی  
شخص کی عبادت کے ارادے سے جا رہے تھے کہ ان کا گذر ہم پر سے ہوا اور ہم  
آدمیوں کے حلقے میں بیٹھے تھے۔ اور ہم میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اگر میں جاہلوں  
تو تم کو ایسے شخص کے حال سے خبر دوں جو ہمارے پیغمبر کے بعد اس ساری امت سے  
افضل ہے اور ان دونوں شخصوں ابو بکرؓ و عمرؓ سے برتر اور بہتر ہے۔ پھر اس نے سلمانؓ سے  
درخواست کی تب سلمانؓ نے کہا آگاہ ہو خدا کی قسم اگر میں چاہوں تو بے شک میں تم کو  
ایسے شخص کے حال سے آگاہ کر دوں جو رسول خدا کے بعد اس تمام امت سے افضل ہے اور  
ان دونوں شخصوں ابو بکرؓ اور عمرؓ سے بہتر ہے۔ یہ کہہ کر سلمانؓ روانہ ہوئے تب لوگوں نے  
ان سے کہا اے ابو عبد اللہ تم نے بیان نہ کیا۔ سلمانؓ بولے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں  
حاضر ہوا جبکہ آپ تزع کی حالت میں تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ آیا آپ نے کسی  
شخص کو اپنا وصی مقرر کر دیا ہے؟ فرمایا اے سلمانؓ آیاتم اوصیا کو جانتے ہو؟ میں نے عرض  
کی کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا آدمؑ کے وصی شیثؑ تھے اور وہ تمام اولاد  
آدمؑ سے جو ان کے بعد باقی رہی، بہتر تھے۔ اور نوحؑ کے وصی سامؑ تھے جو ان سب سے  
افضل تھے جن کو حضرت نوحؑ نے اپنے بعد چھوڑا۔ اور حضرت موسیٰؑ کے وصی یوشعؑ تھے، اور  
وہ ان سب سے افضل تھے جو حضرت موسیٰؑ کے بعد باقی رہے۔ اور سلیمانؑ کے وصی اصف  
بن برخیا تھے اور وہ ان تمام لوگوں سے جن کو حضرت سلیمانؑ نے اپنے بعد چھوڑا، بہتر تھے  
اور حضرت عیسیٰؑ کے وصی شمعون بن فوخیّا تھے جو ان تمام لوگوں سے بہتر تھے جو حضرت عیسیٰؑ

کے بعد باقی رہے۔ اور میں نے علی ابن ابی طالب کو اپنا وصی کیا ہے اور وہ سب لوگوں سے جن کو میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں بہتر اور افضل ہیں۔

(۲) وعن ابی ذائل عن عبد اللہ بن عمر قال اذا اعدنا اصحاب النبی قلنا ابو بکر وعمر وعثمان فقال ہر جل یا ابا عبد الرحمن فلی ما ہو قال علی من اهل البیت لا یقاس بہ احد ہو معہ رسول اللہ فی دہر جتہ ان اللہ یقول الذین آمنوا واتبعوہم ذریۃ ہم بایمان الحقنا بہم ذریۃ اتہم فطامۃ مع رسول اللہ فی دہر جتہ وعلی معہما۔ ابو ذائل کہتا ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرتؐ کے اصحاب کو شمار کرتے تھے تو کہتے تھے ابو بکر، عمر، عثمان، تب ایک شخص نے پوچھا کہ اے ابو عبد الرحمنؓ علیؓ کس طرف ہیں۔ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ علیؓ البیت اطہار میں سے ہیں اور آنحضرتؐ کے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں۔ ان کے ساتھ کسی اور شخص کو قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے الذین آمنوا واتبعوہم ذریۃ یتہم بایمان الحقنا بہم ذریۃ اتہم یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو ان سے ملحق کریں گے۔ پس فاطمہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں اور علیؓ ان دونوں کے ساتھ ہیں۔

(۳) وعن احمد ابن محمد الکروہی البغدادی قال سمعت عبد اللہ ابن احمد بن حنبل قال سئل ابی عن التفصیل فقال ابو بکر وعمر وعثمان ثم سکت فقال یا ابت ابن علی ابن ابی طالب قال ہو من اهل البیت لا یقاس بہ ہو لا۔ اور احمد بن محمدؓ کروری بغدادی بیان کرتا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبلؓ سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے باپ احمد بن حنبلؓ سے صحابہ کی تفصیل پوچھی اس نے جواب دیا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ۔ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔ عبد اللہ نے کہا اے پیر علیؓ ابن ابی طالب کدھر ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ علیؓ اہل بیت میں سے ہیں۔ یہ لوگ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ان کے ساتھ قیاس نہیں کئے جاسکتے یعنی اصحاب ثلاثہ مرتبے میں علیؓ علیہ السلام کے برابر نہیں ہو سکتے،

(۴) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ افضل ہر جال العالمین فی زمانہ ہذا علیؓ وافضل نساء العالمین الاولین والآخرین فاطمہ علیہا السلام۔



اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ تمام عالم کے مردوں سے افضل میرے  
عہد میں علیؓ ہیں۔ اور تمام عالم کی زنانی اولین و آخرین سے بہتر فاطمہ علیہا السلام ہیں۔

(۵) وعن جابر قال قال رسول الله يوم ما به حضر المهاجرين والانصار  
يا علي لو ان احدا عبد الله حق عبادته ثم شك فيك واهلبيتك انك  
افضل الناس كان في الناس۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہؐ  
نے مہاجرین و انصار کے رو برو علیؓ سے متوجہ ہو کر فرمایا اے علیؓ اگر ایک شخص خدا کی ایسی عبادت  
کرے کہ جو حق عبادت ہے پھر تمہارے اور تمہارے اہلبیت اطہار کے تمام لوگوں سے افضل  
ہونے میں شک کرے، وہ جہنم میں جائے گا۔

(۶) وعن سلمان قال قال رسول الله اولكم وما ودا على الحوض واولكم  
اسلاما علي ابن ابی طالب۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے صحابہ  
سے فرمایا اے صحابہ تم میں سب سے پہلے قیامت کے دن جو شخص حوض کوثر پر وارد ہوگا،  
اور جو تم سب سے پہلے ایمان لایا ہے وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(۷) وعن انس قال قال رسول الله ان اخي ووزيري وخليفتي في اهلي و  
خير من اتوك بعدى يقضي ديني وينجز موعدي علي ابن ابی طالب۔ اور  
انسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرے  
اہلبیت میں میرا خلیفہ اور ان سب لوگوں سے جس کو میں اپنے بعد چھوڑوں گا بہتر اور برتر  
اور میرے قرضوں کا ادا کرنے والا ہے، اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی ابن ابی طالب  
علیہ السلام ہے۔

(۸) وعن ابن حمزة الشامي عن ابی جعفر الباقر عن ابيه عليه السلام قال  
لما مرض رسول الله في مرضه الذي قبض فيه كان امراسه في حجر علي و  
العباس يذنب عنه والبنت غاص بالمهاجرين والانصار فقال يا عم اتقبل  
وصيتي وتنجز عدااتي فقال العباس انما جل كبير السن وكثير العيال بيثما شاء  
عليه السلام يا علي اتقبل وصيتي وتنجز عدااتي فحنق على العيرة وما استطاع  
ان يحببه فاعادها عليه فقال علي بالي انت وامی نعم فقال رسول الله انت  
اخي وصيتي ووزيري وخليفتي ثم قال يا بلال هلم سيف رسول الله

ذا الفقار فجاء به بلال فوضع بين يدي رسول الله ثم قال يا بلال هلم  
مغفر رسول الله ذا النجدين فجاء به فوضعه ثم قال يا بلال هلم دمع  
رسول الله ذات الفصول فجاء بها ثم قال يا بلال هلم فرس رسول الله  
المرتجز فاتي به فاوثقه ثم قال هلم ناقة رسول الله العصب فجاء بها  
فعلقها ثم قال يا بلال هلم بودة رسول الله الشهاب فجاء بها فوضعها  
ثم قال يا بلال هلم قضيب رسول الله المشوق فجاء به فوضعه فلم يزل  
يدعو بشيء بعد شيء حتى بالعصاية التي كان يعصب بها بطنه في الحرب  
ثم نزع الخاتم فدفعه الى علي ثم قال يا علي اذهب بها اجتمع فاستودعها  
بيتك بشهادة المهاجرين والانصار ليس لاحد ان ينأى عنك فيها بعد  
فانطلق امير المؤمنين حتى وضعها في منزلة ثم رجع - اور ابو حمزہ ثمالی سے مروی  
ہے کہ امام ابو جعفر محمد باقر نے اپنے آباؤں کے کرام علیہم السلام کی زبانی مجھ سے روایت کی ہے  
کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہوئے تو حضرت کا سر مبارک علی کی گود میں تھا  
اور عباسؓ آپ کے جسم اطہر پر سے میٹھاں ہلا رہے تھے اور تمام گھر مہاجرین اور انصار سے  
پُر تھا اُس وقت آنحضرتؐ نے عباسؓ سے فرمایا اے چچا آیاتم میری وصیت کو قبول کر دو گے اور  
میرے وعدوں کو پورا کر دو گے؟ عباسؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ میں ایک بوڑھا آدمی ہوں  
اور میرا خیال بہت ہے - حضرت نے تین بار اپنا کلام دُہرایا اور حضرت عباسؓ ہر دفعہ یہی جواب  
دیتے تھے کہ میں بوڑھا ہوں اور میرا کنبہ بہت سہجے بعد ازاں حضرتؐ نے جناب امیرؓ سے فرمایا  
اے علیؓ تم میری وصیت کو قبول کر دو گے اور میرے وعدوں کو پورا کر دو گے؟ حضرتؐ کا یہ کلام سن  
کر جناب امیرؓ کو ایسی رقت لگو گیر ہوئی کہ جواب نہ دے سکے - حضرتؐ نے پھر اسی کلام کو دُہرایا -  
جناب امیرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں ہاں مجھ کو قبول ہے -  
تب حضرتؐ نے فرمایا اے علیؓ تم میرے بھائی اور وصی اور وزیر اور جانشین ہو - پھر بلال سے  
فرمایا اے بلال میری تلوار ذوالفقار لاؤ - بلالؓ نے تلوار لاکر حضرتؐ کے سامنے رکھ دی - پھر فرمایا  
اے بلال میری خود ذوالنجین لاؤ - اس نے خود لاکر حاضر کی - پھر فرمایا اے بلال میری زرہ ذات الفصول لاؤ  
اس نے زرہ حاضر کی - پھر فرمایا اے بلال میرا گھوڑا امیر تجر لاؤ اس نے گھوڑا وہاں لاکر باندھ دیا - پھر  
فرمایا اے بلال میرا ناقہ عصب لاؤ - اس نے ناقہ لاکر اس کا گھٹنا باندھ دیا - پھر فرمایا اے بلال میری

برویمانی صحاب نام لاؤ۔ اس نے لاکہ حاضری۔ پھر فرمایا اے بلال میرا تازیانہ ممشوق لاؤ۔ اس نے تازیانہ حاضر کیا اور وہاں رکھ دیا۔ الغرض حضرت باری باری ایک ایک چیز کا نام لیتے تھے یہاں تک کہ وہ پٹکا طلب فرمایا جس سے آپ لڑائی کے وقت شکم مبارک کو باندھا کرتے تھے۔ بعد ازاں اپنی انگوٹھی انگشت مبارک سے اتار کر علیؑ کو عطا فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا اے علیؑ یہ تمام چیزیں لے جاؤ اور ہاجرین و انصار کے درود اپنے گھر رکھ آؤ۔ کسی شخص کو اختیار نہیں ہے کہ ان چیزوں میں میرے بعد تم سے جھگڑا کرے۔ پس امیر المومنین گئے اور وہ تمام چیزیں اپنے گھر رکھ کر وہیں واپس آ گئے۔

(۹) وعن ابی صالح عن ابی سعید الخدری وعن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ ﷺ بعث ابابکر بسورۃ براءۃ فلما بلغ ضجنان سمع بغام نافۃ علیؑ فعرۃ قال یا شانی قال خیر ان النبی قد بعثنی ببراءۃ فلما رجعنا انطلق ابوبکر الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ مالی قال خیر وانت صاحبی فی الغار غیر انہ لا یبلغ عنی الا انا ورجل منی یعنی علیتا علیہ السلام۔ اور ابوصالح نے ابوسعید خدریؓ اور ابوسہرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے ابوبکر کو سورہ براءت دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ جب وہ مقام ضجنان میں پہنچے تو علیؑ کے ناقد کی آواز سنی اور ان کو پہچانا۔ اور پہچانے کے بعد یہ کہتا ہے۔ خیر ابوبکر نے جواب دیا بہتر! حضرت نے مجھ کو سورہ براءت دے کر روانہ فرمایا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم مدینہ واپس آئے تو ابوبکر خدمت رسول خدا میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا خیر۔ اور تم غار میں میرے رفیق رہے ہو۔ صرف یہ بات ہے کہ میری رسالت کو یا تو میں خود پہنچا سکتا ہوں یا وہ شخص جو مجھ سے ہو یعنی بمنزلہ میرے ہو پہنچا سکتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب۔

(۱۰) وعن عبد اللہ جویشقہ ابن مرة العیری عن جدۃ قال اتی عمر ابن الخطابؓ رجلان فمسلاۃ عن طلاق الامۃ فانتہی الی حلقة فیہما رجل اصلم فقال یا اصلم ما تری فی طلاق الامۃ فقال باصابعہ و اشار بالسیابۃ والقیلیہما فالتفت ابن الخطاب الیہما فقال احدهما سبحان اللہ جئناک وانت لیلوین وسئلناک عن مسئلۃ فجئت الی رجل و اللہ ما کلمک فقال اتدہری من ہذا قال لا قال عمر ہذا علیؑ ابن ابی طالب اشہد انی سمعت رسول اللہ ﷺ

یَقُولُ لَوَ انْ اِيْمَانِ اَهْلُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَضَعُوا فِي كِفَّةٍ وَوَضَعَ اِيْمَانُ عَلِيٍّ فِي كِفَّةٍ فَرَجَمَ اِيْمَانُ عَلِيٍّ ابْنَ ابِي طَالِبٍ - اور عہد اللہ بولیشقہ بن مروی بن علی نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ عمر ابن خطاب کے پاس دو شخص طلاق کنیز کا مسئلہ پوچھنے آئے تب عمر آدمیوں کے ایک حلقہ کے پاس گئے جس میں ایک اصلح شخص موجود تھا اس سے کہا کہ اصلح طلاق کنیز کی بابت تیری کیا رائے ہے۔ اس نے انگلیوں سے جواب دیا اور گلے کی انگلی اور منجلی انگلی سے اشارہ کیا۔ اس وقت عمر ابن خطاب ان دونوں شخصوں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں سے ایک بولا سبحان اللہ۔ ہم تیرے پاس آئے تھے کہ تو امیر المومنین ہے اور تجھ سے ایک مسئلہ پوچھا تھا اور تو ایک ایسے شخص کے پاس آیا جس نے خدا کی قسم تجھ سے بات تک بھی نہ کی۔ یہ سُن کر عمر نے اس سے کہا تو جانتا ہے کہ یہ کون شخص ہے؟ وہ دونوں بولے کہ نہیں۔ عمر نے کہا کہ یہ علی ابن ابی طالب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ وہ حضرت فرماتے تھے کہ اگر آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کے ایمان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھ کر دونوں کو تولاجائے تو علی ابن ابی طالب کا ایمان ہی سب سے بھاری ہوگا۔

(۱۱) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَعْلَمُ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيٌّ ابْنُ ابِي طَالِبٍ - اور سلمان فارسی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ تر صاحب علم علی ابن ابی طالب ہے۔

(۱۲) وَعَنْ ابْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفَاقٌ وَالنُّظْرُ اِلَيْهِ مَرَاةٌ وَمَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ مَرَاةٌ ابُو نَعِيْمٍ بِاسْنَادٍ - اور ابو ذر غفاری سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کے لئے اس شریعت کا بیان کرنے والا ہے جس کے ساتھ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے۔ اس کی محبت ایمان ہے اور اس کی دشمنی نفاق ہے۔ اور اس کی طرف نظر کرنا رافضی دھربانی ہے اور اس کی دوستی عبادت ہے۔ حافظ ابو نعیم نے اپنے اسناد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(۱۳) وَعَنْ سَفِيَّانَ الثَّوْمَرِيِّ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَسُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

قَسَمَتِ الْحِكْمَةَ عَشْرَةَ اجْزَاءً فَأَعْطَىٰ عَلَىٰ تِسْعَةِ اجْزَاءٍ وَالنَّاسَ جِزَاءً وَاحِدًا۔ اور ابو سفیان ثوری نے منصور سے اور اس نے ابراہیم خنی سے اور اس نے علقمہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں عبد اللہ ابن مسعود کے پاس موجود تھا۔ کسی نے اس سے علیؑ کی بابت دریافت کیا۔ عبد اللہ نے جواب دیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے نو حصے علیؑ کو عطا کئے گئے اور ایک باقی آدمیوں کو۔ (۱۴) وعن ابن عمر قال قال رسول الله ان الله جمعه في وفي اهل بيته الفضل والشرف والسخاء والشجاعة والعلم والحلم وان لنا الاخرة ولكم الدنيا۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ میں اور میرے اہلبیتؑ میں فضل اور شرف اور سخاوت اور شجاعت اور حلم اور علم کو جمع فرمایا ہے۔ اور آخرت خاص ہمارے واسطے ہے اور دنیا تمہارے واسطے۔

(۱۵) وعن جابر قال قال رسول الله ان امدينة العلم وعلي بابها۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

(۱۶) وعنه قال قال رسول الله لعلي يا علي انت متي بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي۔ نیز جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے موسیٰؑ کے نزدیک ہارونؑ کا مرتبہ تھا مگر یہ فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا (ورنہ تم بھی پیغمبر ہوتے)۔

(۱۷) وعن ابن عباس قال قال رسول الله قسم العلم عشرة اجزاء فاعطى علي منها تسعة وهو بالجزء العاشر اعلم من الناس۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے دس حصے کئے ان میں سے نو حصے خاص علیؑ کو عطا فرمائے اور دسواں حصہ سب پر تقسیم کیا، اور وہ یعنی علیؑ دسویں حصے میں بھی سب آدمیوں سے زیادہ عالم ہیں (یعنی دسویں حصے میں سب کے ساتھ شامل ہے اور اس میں سب سے زیادہ حصہ پایا ہے)۔

(۱۸) وعن ابن عمر قال قال رسول الله علي مني بمنزلة من اسي من بدني۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ مجھ میں سے ایسا ہے جیسے

میرے بدن کے واسطے میرا سر ہے۔

(۱۹) وعن جابر قال قال رسول الله لا خير في أمة ليس فيها أحد من ولد عليٍّ يا مبرأ بالمعروف وينبغي عن المنكر۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اُس گروہ میں کسی طرح کی بہتری اور نیکی نہیں ہے جن کے درمیان اولادِ علیؑ ہیں کوئی شخص امر معروف اور نہی منکر کرنے والا موجود نہ ہو۔

(۲۰) وعنه قال صلى الله عليه وآله وسلم انا نذير هذه الأمة وعليٌّ هاديها۔ نیز جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس اُمت کا نذیر یعنی عذابِ خدا سے ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس اُمت کا ہادی یعنی خدا کی راہ دکھانے والا ہے۔

المودة الثامنة في ان رسول الله وعلياً من نور واحد وفي ما أعطى علي من الخصائل ما لم يعط أحد من العالمين۔  
 آٹھویں مودت اس بیان میں کہ رسولؐ خدا اور علیؑ دونوں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں اور علیؑ کو خدا نے وہ خصلتیں عطا فرمائی ہیں جو تمام عالم میں کسی کو نصیب نہیں ہوئیں۔

(۱) وعن علي قال انطلق بي رسول الله الى كسرا الاصنام فقال لي اجلس فجلست الى الجنب الكعبة ثم صعد رسول الله علي منكبى وقال لي انهض بي الى الصنم فنهضت به فلما مر أي ضعفي تحتة قال اجلس فجلست ونزل عني وجلس عليه السلام فقال يا علي اصعد علي منكبى فصعدت علي منكبى ثم نهض بي رسول الله حتى خيل لي ان لو شئت نلت السماء و صعدت على الكعبة وتنحى رسول الله فالقيت الصنم الاكبر صم قرينش وكان من نحائين موقداً باوتاد من حديد الى الارض فقال رسول الله عجله فلم ازل اعالججه ورسول الله يقول ايه ايه فلم ازل حتى قلعته فقال دقه فدققتہ وکسرتہ ونزلت۔ اور علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ مجھ کو اپنے ہمراہ لے کر بت توڑنے کے لئے تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا بیٹھو میں تجھ کے پہلو میں بیٹھ گیا اور رسولؐ خدا میرے کندھے پر چڑھے اور مجھ سے فرمایا مجھ کو بت کی طرف اٹھا تب میں نے حضرت کو اوپر اٹھایا۔ جب آنحضرتؐ نے اپنے نیچے میری کمزوری

معلوم کی تو فرمایا اے علی بیٹھو۔ میں بیٹھ گیا۔ اور حضرت میرے کندھے پر سے اترے اور خود بیٹھ گئے۔ اور مجھ سے ارشاد فرمایا اے علی میرے کندھے پر چڑھو۔ تب میں حضرت کے کندھے پر چڑھا۔ پھر رسول خدا نے مجھ کو اوپر اٹھایا اور اتنا بلند کیا کہ مجھ کو خیال ہوا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان پر جا بیٹھوں۔ اور میں کعبہ پر چڑھ گیا، اور آنحضرت ایک طرف ہو گئے پس میں نے سب سے بڑے بُت کو جو قریش کا بُت تھا اور تانبے کا بنا ہوا تھا اور لٹھے کی میخوں سے جڑا ہوا تھا، زمین کی طرف پھینکا۔ اور رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اس کو اکھڑو تب میں لگتا رہا اس پر زور لگاتا رہا۔ اور رسول خدا فرماتے تھے ہاں ہاں۔ پس میں برابر زور لگائے رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو اکھڑ دیا۔ پھر فرمایا اس کو ریزہ ریزہ کر ڈالو۔ میں نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور توڑ پھوڑ کر پھینک دیا اور اُتر آیا۔

(۲) وعن ابی ذر الغفاریؓ قال سمعتُ رسولَ اللہ یقولُ انَّ اللہَ اَظْلَمُ  
إِلَى الْأَمْثَلِ اِطْلَاعَةً مِنْ عَرْشِهِ بِلَا کَیْفَ وَلَا نَمَوْا لَ فَاخْتَارَنِي وَاخْتَارَ عَلِيًّا  
لِي صَهْرًا أَجْعَلُهُ سَيِّدَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَهُوَ الرُّكْنُ  
وَالْمَقَامُ وَالْحَوْضُ وَالزَّمْزَمُ وَالْمَشْعَرُ الْأَعْلَى وَالْجُمَرَاتُ الْعِظَامُ يَمِينُهُ الصَّفَا  
وَيَسَارُهُ الْمَرْوَةُ اعْطَاكَ اللَّهُ مَا لَمْ يَعْطِ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ  
قُلْنَا وَمَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اعْطَاكَ فَاطِمَةُ الْعَذْرَاءُ الْبَتُولُ تَرْجِعُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ  
بِكُرٍّ وَلَمْ يَعْطِ ذَٰلِكَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ وَاعْطَاكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
وَلَمْ يَعْطِ أَحَدًا مِثْلَهَا وَاعْطَاكَ صَهْرًا مِثْلِي وَلَيْسَ لِأَحَدٍ صَهْرٌ مِثْلِي وَجَعَلَهُ اللَّهُ  
قَسِيمَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَلَمْ يَعْطِ ذَٰلِكَ الْمَلَائِكَةَ وَجَعَلَ شَيْعَتَهُ فِي الْجَنَّةِ  
وَاعْطَاكَ أَخًا مِثْلِي وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَخٌ مِثْلِي أَيُّهَا النَّاسُ مِنْ شَاءَ أَنْ يَطْفِئَ غَضَبَ  
اللَّهِ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَقْبَلَ اللَّهُ عَمَلَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ  
النَّظَرَ إِلَيْهِ فِي الْإِيمَانِ وَإِنْ حُبَّهُ يَذِيبُ الشَّيْثَانَ كَمَا تَذِيبُ النَّارُ  
الرِّصَاصُ أَوْ أَبُو ذَرٍّ غِفَارِيُّ سَمِعَ رَوَايَتَ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَوْنَهُ خَصْرَتُ  
فَرَمَاتِنِ تَحْتَهُ كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَزَلَ مِنْ عَرْشِهِ فِي زَمَانِ الْأَوَّلِينَ وَكَانَ الْأَوَّلُ  
بَيْنَ رِجَالِهَا سِتْرٌ مِثْلُ سِتْرِ الْمَلَكِ الْمَلَكُوتِيِّ وَكَانَ الْأَوَّلُ بَيْنَ رِجَالِهَا  
كَيْفَ كَانَ الْأَوَّلُ بَيْنَ رِجَالِهَا كَيْفَ كَانَ الْأَوَّلُ بَيْنَ رِجَالِهَا كَيْفَ كَانَ الْأَوَّلُ  
بَيْنَ رِجَالِهَا كَيْفَ كَانَ الْأَوَّلُ بَيْنَ رِجَالِهَا كَيْفَ كَانَ الْأَوَّلُ بَيْنَ رِجَالِهَا

اور خوض کوثر اور زمزم اور مشعر اعلیٰ اور حجرات عظام ہے۔ اس کا دایاں صفا ہے اور اس کا بایاں مروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو وہ نعمت عطا کی ہے جو کسی پیغمبر اور فرشتہ مقرب کو نہیں دی ہو ذکر کرتے ہیں کہ ہم صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے فرمایا وہ فاطمہؓ عذرا بتول ہے جو ہر شب کو مثل باکرہ کے ہو جاتی ہے۔ اور ایسی زوجہ کسی پیغمبر کو نہیں دی اور اس کو حسن ابو حسین علیہم السلام عطا فرمائے ہیں، اور ایسے فرزند کسی کو مرحمت نہیں فرمائے۔ اور اس کو مجھ سا خسر عطا کیا اور کسی کا خسر مجھ سا نہیں ہے۔ اور اس کو بہشت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا مقرر کیا ہے اور یہ بات فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ اور اس کے شیعوں کے لئے بہشت مقرر کیا ہے۔ اور اس کو مجھ سا بھائی عطا فرمایا ہے اور کسی کا بھائی مجھ سا نہیں ہے۔ اسے لوگو جو کوئی خدا کے غضب کو رنج کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو قبول کرے اس کو چاہئے کہ علیؓ ابن ابی طالب کی طرف نظر کرے کیونکہ اس کی طرف نظر کرنا ایمان کو زیادہ کرتا ہے اور اس کی دوستی گناہوں کو اس طرح گھلا دیتی ہے جیسے آگ قلعی کو گلا دیتی ہے

(۳) وعن ام سلمة قالت سمعت رسول الله يقول سمعي الناس المؤمنين من اجل علي ولو لم يومن علي لم يكن مومن في امتي وسمي مختاراً لان الله اختاراه وسمي المرتضى لان الله امر تضاة وسمي علياً لانه لم يسم احد اقبله باسمه وسميت فاطمة بتولاً لانها تبنت كل ليلة معناه ترجع كل ليلة بكراً وسميت مريم بتولاً لانها ولدت عيسى بكراً۔ اور ام سلمہ زوجہ رسول خدا سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگ علیؓ کے باعث سے مومنین کے نام سے نامزد ہوئے ہیں۔ اگر علیؓ ایمان نہ لاتے تو میری امت میں کوئی شخص بھی مومن نہ ہوتا۔ اور علیؓ مختار کے نام سے نامزد ہوئے اس لئے کہ اللہ نے ان کو پسند کیا۔ اور مرتضیٰ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو برگزیدہ کیا۔ اور علیؓ کے نام سے اس لئے نامزد ہوئے کہ ان سے پہلے خدا کے اس نام سے کوئی شخص موسوم نہیں کیا گیا۔ اور فاطمہؓ کا نام بتول اس لئے ہوا کہ وہ ہر شب بتول یعنی مثل باکرہ ہو جاتی ہیں اور مریمؓ کا نام بتول اس لئے ہوا کہ حالت بکر میں عیسےؑ کو جنا۔

(۴) وعن عباس بن عبد المطلب في تسمية امير المؤمنين علياً قال لما حملت فاطمة بنت اسد بعلي وجاءت به فقالت التسمية لي وقال ابو طالب



التسمية لي واحتكما الي وريقة ابن نوفل فقال ان كان ذكرا فالتسمية للاب و  
ان كانت انثى فالتسمية للام فلما ولدت ذكرا قالت يا اباطالب سم ابنك  
قال سميت الحارث قالت ما اسمي ابني الحارث قال لم قالت لانه اسم من  
اسماء ابليس فقال هلمى نعلوا يا قبيس ليلا وندعوا صاحب الخضراء فلعله  
ينبتنا في ذلك بشي فلما امسيا وجئها الليل خرجا فعملوا يا قبيس فلما  
حصل عليه انشاء ابوطالب يقول شعر:-

يا رب انعسق الدجى والغلق المبتلي المضي  
بين لنا عن امرك المقضى بما نستهيه لذلک الصبي

فاذا اخشخشة وجليه من السماء فرغم ابوطالب طريقه فاذا الوهم من زبرجد  
خضر فيه اربعة اسطر فاخذاه ابوطالب بكلتي يديه وضمه الي صدره  
ضما شديدا فاذا مكتوب فيه شعر:-

خصصت ما بالولد الزكى والطاهر المنتجب الرضى  
واسمه من قاهر السقى على اشتق من العلى!

فسر ابوطالب بذلك سرورا عظيما وخر ساجدا لله تبارك وتعالى و  
عق عنه بعشرة من الابل واولم عليه وليمة وكان ذلك اللوم معلقا في  
بيت الحرام يفتخريه بنوها ثم على قريش حتى اقتلعه عبد الملك بن مروان  
نرمان قتال عبد الله بن نربير۔ اور عباس بن عبد المطلب عم رسول خدا سے جناب  
امير المؤمنين عليه السلام کو علی کے نام سے نامزد کرنے کی حکایت اس طرح مروی ہے کہ جب  
فاطمہ بنت اسد کو علی کا حمل رہا اور وہ پیدا ہوئے تو کہنے لگیں کہ نام میں رکھوں گی۔ اور ابوطالب  
بوسے کہ نام رکھنا میرا حق ہے۔ اور یہ مقدمہ وريقة بن نوفل کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے یہ فیصلہ  
کیا کہ اگر بیٹا ہو تو نام رکھنا باپ کا حق ہے اور اگر لڑکی ہو تو نام رکھنا ماں کا حق ہے۔ چونکہ  
فاطمہ بنت اسد کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اس لئے اس نے ابوطالب سے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام  
رکھئے۔ ابوطالب بوسے میں نے اس کا نام "حارث" رکھا۔ فاطمہ نے کہا میں اپنے بیٹے کو  
حارث کے نام سے نامزد نہ کروں گی۔ وہ بوسے کیوں۔ فاطمہ نے جواب دیا اس لئے کہ حارث  
ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے تب ابوطالب نے کہا کہ اؤ رات کو کوہ ابوقبیس پر

چڑھیں اور آسمان کے مالک خداوند متعال سے دعا کریں شاید کہ وہ اس باب میں ہم کو کچھ آگاہ فرمائے۔ جب شام ہوئی اور رات اندھیری ہو گئی تو دونوں میاں بیوی گھر سے نکلے۔ اور کوہ ابوقیس پر چڑھنے لگے۔ جب اوپر جا پہنچے تو حضرت ابوطالبؑ نے یہ شعر بڑے جن کا ترجمہ یہ ہے "اے اندھیری اور تاریک رات اور روشن ہونے والی اور روشنی پھیلانے والی صبح کے پروردگار! اپنے حکم مقرر شدہ سے ہم پر ظاہر کر کہ ہم اس لڑکے کا کیا نام رکھیں۔" یکایک آسمان سے ایک پُر خوف اور دہشتناک آواز آئی۔ ابوطالبؑ نے آنکھ اٹھا کر جو اس طرف دیکھا تو ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ ہنزبرجد کی ایک تختی ہے اور اس میں چار سطریں لکھی ہیں۔ حضرت ابوطالبؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کو پکڑا اور خوب زور سے اس کو اپنے سینہ سے لگایا۔ اس میں یہ دو شعر درج تھے جن کا ترجمہ یہ ہے: "تم دونو فرزند پاکیزہ ظاہر و برگزیدہ و پسندیدہ سے مخصوص کئے گئے ہو۔ اور اس کا نام خدا نے قاہر و بزرگ کی طرف سے علیؑ ہے جو کہ علیؑ دنام خدا سے مشتق کیا گیا ہے ان شعروں کو پڑھ کر حضرت ابوطالبؑ نہایت مسرور اور فرحناک ہوئے اور دس اونٹوں سے اُن کا عقیقہ کیا اور بہت اچھی طرح سے سب کو دعوت و ایملہ کلائی۔ اور یہ تختی کعبہ میں لٹکتی تھی۔ اور بنی ہاشم اس کے سبب قریش پر غر و مباہات کرتے تھے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان نے اس کو اُکھاڑ ڈالا جبکہ عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔ اور دوسری روایت میں یہ فقرہ "وَلَوْ" آیا ہے حتیٰ غاب نہ مان قتال الحجاج ابن مرہیر یہاں تک کہ جب حجاج ملعون نے ابن زبیر پر چڑھائی کی اس وقت وہ تختی غائب ہو گئی۔

(۵) وعن جابر قال قال رسول الله من اراد ان ينظر الى اسرافيل في هيئته والى ميكائيل في مرتبته والى جبرئيل في جلالته والى ادم في علمه والى نوح في خشيته والى ابراهيم في خلته والى يعقوب في محزنته والى يوسف في جماله والى موسى في مناجاته والى ايوب في صبره والى يحيى في ترهده والى عيسى في عبادته والى يونس في ورعه والى محمدؐ في كمال حسيه وخلقہ فليتنظر الى عليؑ فان فيه تسعين خصله من خصال الانبياء جمعها الله فيه ولم يجمع في احد غيره وعد جمع ذالك في كتاب جواهر الاخبار۔ اور جابر انصاریؒ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اسرائیلؑ کو اس کی ہدایت میں اور میکائیلؑ کو اس کے رُستے میں اور جبرئیلؑ کو اس کی جلالت میں اور آدمؑ کو اس کے علم میں اور نوحؑ کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں۔ اور ابراہیمؑ کو اس کے خلیل خدا ہونے میں۔ اور یعقوبؑ کو اس کے حزن و ملال میں۔ اور موسیٰؑ کو اس کی مناجات پروردگار میں۔ اور ایوبؑ کو اس کے صبر میں اور یحییٰؑ کو اس کے زہد میں۔ اور عیسیٰؑ کو اس کی عبادت میں۔ اور یونسؑ کو اس کی برہیزگاری میں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے کمال حسب و خلق میں دیکھنا چاہئے اس کو چاہئے کہ وہ علیؑ ابن ابی طالب کی طرف نظر کرے۔ کیونکہ اس میں نوٹے خصلتیں پیغمبروں کی پائی جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس میں جمع کیا ہے اور اس کے سوا اور کسی میں ان تمام خصلتوں کو جمع نہیں فرمایا۔ اور یہ تمام فضائل کتاب جو اہل الاخبار میں مرقوم ہیں۔

(۶) وعن سلمان قال قال رسول الله خلقنا انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق الله آدم باریعة الاف عام فلما خلق الله آدم مرکب النور فی صلبه فلم یزل فی شیء واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوة وفی علی الوصفیة۔ اور سلمان فارسیؑ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ اللہ تعالیٰ کے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے سے چار ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو یہ نور ان کی پشت میں رکھا گیا۔ پھر لگاتار یہ نور ایک ہی چیز رہا۔ یہاں تک کہ عبد المطلب کی پشت میں آکر ہم جدا جدا ہو گئے۔ پس مجھ میں نبوت ہے اور علیؑ میں خلافت اور وقت۔

(۷) وعنه ما ضی الله عنه قال قال رسول الله کنت انا وعلی نوراً بین یدی الله تعالی معلقاً وکان ذالک النور قبل ان یخلق الله آدم باریعة عشر الف عام فلما خلق الله آدم مرکب ذالک النور فی صلبه فلم یزل فی شیء واحد حتی افترق فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی۔ نیز سلمانؑ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے اور وہ نور بارگاہ ایزدی کے سامنے معلق تھا۔ اور یہ نور حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پیشتر موجود تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کو ان کی پشت میں

رکھا گیا اور وہ برابر ایک ہی رہا یہاں تک کہ عبدالمطلب کی پشت میں آکر اس کے دو حصے ہو گئے۔ ایک حصہ تو میں ہوں اور ایک حصہ علیؑ۔

(۸) وعن ابن عباس قال قال رسول الله خلقنا وعلی من شجرة واحدة والناس من اشجار شتى۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک ہی درخت سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور باقی آدمی مختلف درختوں سے ہیں۔

(۹) وعنه قال قال رسول الله خلق الانبياء من اشجار شتى وخلقني وعلی من شجرة واحدة فانما اصلها وعلی فرعها والحسن والحسين اثنا عشرها واشیاعنا او اقصا فمن تعلق بها نجی ومن مزغ عنها هوی۔ نیز ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علیؑ کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ہے۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور علیؑ اس کی فرع (پھیلاؤ) اور حسنؑ اور حسینؑ اس درخت کے پھل ہیں۔ اور ہمارے شیعمہ اس کے پتے ہیں۔ جو کوئی اس درخت میں چمٹے گا وہ نجات پائے گا اور جو اس سے منحرف اور روگردان ہوگا وہ ہلاک ہوگا اور جہنم میں جلے گا۔

(۱۰) وعن ابی ذر قال انی سمعت رسول الله يقول ان الله تبارک وتعالی اید هذا الدين بعليؑ وانه مني وانا منه وفيه انزل اقمم كان علی یتیم من شریبه ویتلوه شاهد ائمته۔ اور ابو ذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ سے اس دین کی امداد کی ہے اور وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور آیہ ذیل اسی باب میں نازل ہوئی ہے اقمم کان۔ الیٰ یعنی آیا جو کوئی کہ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل و حجت پر ہو اور اس کی طرف سے گواہ اس کے بعد آئے۔ (اس آیت میں صاحب بینہ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور شاہد علیؑ ابن ابی طالب)۔

(۱۱) وعن علی قال قال رسول الله خلقنا وعلی من نور واحد۔ اور علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ میں اور علیؑ ایک ہی نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

(۱۲) وعنه قال قال رسول الله لي يا علي اني رايت اسمك مقرونا باسمي في اربعة مواطن فالتفت بالنظر اليه لما بلغت في بيت المقدس في معراجي الى السماء وجدت علي صخرة منها لا اله الا الله محمد رسول الله ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه فقلت لجبرئيل ومن ونييري قال علي ابن ابني طالب فلما انتهيت الى سدره المنتهى وجدت عليهما في انا الله لا اله الا انا وحدي محمد صغوتي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه فلما جاؤنا من سدره المنتهى وانتهيت الى عرش رب العالمين فوجدت مكتوبا علي قوائمه اني انا الله لا اله الا انا محمد حبيبي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه فلما هبطت الى الجنة وجدت مكتوبا علي باب الجنة لا اله الا انا محمد حبيبي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه

نیز جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علیؑ میں نے تمہارے نام کو اپنے نام سے ملا ہوا چار جگہ دیکھا اور میں اس کے دیکھنے کی طرف متوجہ ہوا۔ جب میں آسمان کی طرف معراج کو جاتے وقت بیت المقدس میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک پتھر پر لکھا دیکھا لا اله الا الله محمد رسول الله ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه۔ یعنی اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور محمدؐ خدا کا رسول ہے میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد دی ہے اور اس کے وزیر سے اس کی نصرت کی ہے تب میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب (۱۲) جب میں سدرۃ المنتہی کے پاس پہنچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا :- اني انا الله لا اله الا انا وحدي محمد صغوتي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه۔ یعنی میں اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ میں واحد ہوں۔ محمدؐ میری مخلوق میں سے میرا برگزیدہ ہے۔ میں نے اس کے وزیر سے اس کی امداد کی اور اس سے اس کو نصرت دی ہے۔ (۱۲) پھر جب میں سدرۃ المنتہی سے گزر کر عرش پروردگار عالمین کے پاس پہنچا تو میں نے اس کے ستونوں پر لکھا دیکھا :- اني انا الله لا اله الا انا محمد حبيبي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه۔ یعنی میں ہی اللہ ہوں میرے

سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ میری تمام مخلوقات میں سے میرا حبیب ہے۔ میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد و نصرت دی ہے۔ (۴) پھر جب میں جنت میں پہنچا تو اس کے دروازے پر لکھا دیکھا: لا الہ الا انا محمدؐ حبیبی من خلقتی ایدانہ بوزیرہ و نصیرتہ بوزیرہ۔ یعنی میرے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ میری تمام مخلوق میں سے میرا حبیب ہے۔ اس کے وزیر سے میں نے اس کو مدد و نصرت دی ہے۔

(۱۳) وعن انس قال قال رسول الله حدثنی جبرئیل عن الله عز وجل ان الله يحب علیاً ما لا یحب الملائکة ولا النبیین ولا المرسلین وما من تسبیحه الا ویخلق الله ملکاً یتغفر لہ حبیبہ وشیعته الی یوم القیامۃ۔ اور انس روایت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جبرئیلؑ اس نے خدا نے بزرگ و بزرگی طرف سے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ علیؑ کو اس قدر دوست رکھتا ہے کہ اتنا نہ تو فرشتوں کو دوست رکھتا ہے اور نہ نبیوں کو اور نہ رسولوں کو۔ اور اس کی ہر ایک شے کے عوض میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے محبوبوں اور شیعوں کے لئے روز قیامت تک طلب بخشش کرتا ہے۔

(۱۴) وعن جابر قال قال رسول الله والذی بعثنی بالحق نبیاً ان الملائکة تستغفر لعلی و تشفق علیہ و علی شیعته اشفق من الوالد علی ولدک۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھ کو پیغمبر برحق کر کے بھیجا ہے کہ فرشتے علیؑ کے لئے طلب بخشش کرتے ہیں، اور ان پر اور ان کے شیعوں پر باپ کے اپنی اولاد پر مہربان اور شفیق ہونے کی نسبت زیادہ تر مہربان اور شفیق ہیں۔

(۱۵) وعن جابر قال دعی رسول الله علیاً یوم الطائف فانجاء فقال الناس فقد ظال بحواہ مع ابن عمہ فقال رسول الله ما انجیتہ و لکن الله تعالیٰ انجاء۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ جنگ طائف کے روز رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو بلا لیا۔ اور خلوت میں راز کی باتیں کیں۔ لوگوں نے کہا کہ رسولؐ خدا کی خلوت اپنے ابن عم کے ساتھ بہت لمبی ہو گئی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اس سے خلوت نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے خلوت کی ہے۔

(۱۶) وعن عامر بن سعد بن ابی وقاص من ایہ سمعت النبی یقول یوم خیر لا عظیم الزایة من جلائحی اللہ ورسولہ وحبہ اللہ ورسولہ فخطأولنا لها فقال ادعوا الی علیا فاتاه وبه مرمد فیصق فی عینہ فبرء دفع الراية الیه ففتح اللہ علیہ۔ عامر بن سعد بن ابوقاص نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے جنگ خیبر کے دن آنحضرتؐ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ میں اپنا علم جنگ ایسے شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس شخص کو دوست رکھے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم سب نے علم لینے کی تمنا میں اپنی گردنیں دراز کیں۔ غرض آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ کو میرے پاس بلاؤ پس وہ آئے اور اُس وقت اُن کو آشوب چشم عارض ہو رہا تھا۔ تب آنحضرتؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھ میں لگا دیا۔ نے انہیں آنکھ اچھی ہو گئی اور حضرتؐ نے اپنا علم اُن کو عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر قلعة خیبر کو فتح کیا۔

(۱۷) وعن انس ابن مالک قال کان عند النبی طیر مشوی فقال اللهم انتنی باحب الخلق الیک یا کل هذا الطیر معی ثلثا فجا علی ثلثا فا کلا معا۔ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھٹا ہوا پرندہ موجود تھا۔ آنحضرتؐ نے اُس وقت اس طرح دعا کی: ”اے خدا میرے پاس ایسے شخص کو لاوے جو تجھ کو اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا ہو تاکہ وہ اس پرندہ کو میرے ساتھ شامل ہو کر کھائے۔ اور تین بار اس طرح فرمایا۔ پس علیؑ تین حصہ آئے۔ حضرتؐ کے اول بار دعا کرنے پر تشریف لائے تو انس نے واپس کر دیا پھر حضرتؐ نے دوبارہ دعا کی اور جناب امیرؓ دروازے پر حاضر ہوئے، اور انس نے واپس کر دیا جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار دعا کی تو جناب امیر المومنینؓ حاضر ہوئے اور بے اختیار اندر چلے آئے، اور دونوں حضرات علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بل کر اس پرندے کو تناول فرمایا۔

المودة التاسعة فی ات مفاتیح الجنة والنار بید علیؑ نویں مودت اس بیان میں کہ بہشت اور دوزخ کی گنجیاں علیؑ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہیں (۱) عن ابوسعید الخدری قال قال رسول اللہ ان اللہ اعطانی مفاتیح

الحجۃ والناہر فقال یا سلیمان قل لعلی قولاً تخرج من تشاء وتدخل من تشاء  
 ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت  
 اور دوزخ کی کینچیاں مجھ کو مرحمت فرمائی ہیں۔ پھر فرمایا اے سلیمانؑ! علیؑ سے کہہ دو کہ جس کو  
 تم چاہو گے ان میں سے نکالو گے اور جس کو چاہو گے ان میں داخل کرو گے۔

۲) وعن نريد ان اسلم قال قال رسول الله لعلي يا علي بن جعفر من مثلك  
والملككة تشتاق اليك والجنة لك الله اذا كان يوم القليمة ينصب لي  
منبر من نور ولا يراهيد منبر من نور ولك منبر من نور فتجلس عليه  
واذا مناد ينادي بن جعفر من وصي بين جدي و خليل ثم اوتى بمغاتي الجنة  
والناس فادفعها اليك - اور زيد بن اسلم سے مروی ہے کہ آنحضرت نے علیؑ سے فرمایا  
اے علیؑ واہ واہ - تمہاری مانند کون شخص ہو سکتا ہے کہ ملائکہ تمہارے مشتاق ہیں اور جنت  
تمہارے واسطے ہے۔ کیونکہ جب روز قیامت ہوگا تو میرے لئے نور کا ایک منبر نصب  
کیا جائے گا اور ایک منبر نور کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اور ایک منبر نور کا تمہارے  
لئے رکھا جائے گا اور تم اس منبر پر بیٹھو گے۔ اس وقت یکایک ایک منادی ندا کرے گا۔  
واہ واہ کیا خوب ہے وہ وصی جو حبیب خدا اور خلیل خدا کے بیچ میں ہے۔ پھر مجد کو بہشت  
اور دوزخ کی کنجیاں دی جائیں گی اور میں ان کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔

(۴) وعن ابن عباس قال قال رسول الله يا ابن عباس عليك بعلي فان الحق على لسانه وجنانه وان التفاف بجانبه ان هذا قفل الجنة ومفتاحها وقفل النار ومفتاحها به يدخلون الجنة ويدخلون النار۔ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے ابن عباسؓ علیؑ کی متابعت اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ حق علیؑ کی زبان اور دل پر ہے۔ اور نفاق اس سے برطرف ہے۔ اور یہی علیؑ بہشت کا قفل (دشمنوں کے لئے)، اور اس کی کنجی (دوستوں کے لئے)، اور دوزخ کا قفل (دوستوں کے لئے)، اور اس کی کنجی (دشمنوں کے لئے) ہے۔ اس کی دوستی کے سبب سے اس کے دوست بہشت میں داخل ہوں گے اور اس کی دشمنی کے سبب سے اس کے دشمن جہنم میں داخل ہوں گے۔

(م) وعن جابر قال قال رسول الله اذا كان يوم القيمة ياتيني جبريل



ومیکائیل بحزمتین من المفاتیح حُزْمَةٌ من مفاتیح الجنة وحزْمَةٌ من مفاتیح النار وعلیٰ مفاتیح الجنة اسماء المومنین من شیعة محمدؐ وعلیٰ وعلیٰ مفاتیح النار اسماء المبغضین من اعدائہ فیقولان لی یا احمدؑ هذا مبغضک وهذا محبتک فادفعها الی علیٰ ابن ابی طالب فیحکم فیهم بما یرید فوالذی قسم الامرا زاق لا یدخل مبغضه الجنة ولا محبته النار ابداً۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو جبرائیلؑ و میکائیلؑ کنبیوں کے دو کچھ میرے پاس لائیں گے ایک گچھا بہشت کی کنبیوں کا ہوگا اور ایک دوزخ کی کنبیوں کا۔ بہشت کی کنبیوں کے کوئی محمدؐ و علیؑ کے شیعہ مومنوں کے نام لکھے ہوں گے۔ اور دوزخ کی کنبیوں پر اس سے یعنی علیؑ سے بغض رکھنے والے دشمنوں کے نام لکھے ہوں گے۔ اور وہ دونوں فرشتے مجھ سے کہیں گے اے احمدؑ یہ تیرا محب ہے اور یہ تیرا دشمن ہے ان دونوں کو علیؑ ابن ابی طالب کے حوالے کیجئے کہ وہ ان کے باب میں جو چاہیں حکم کریں اور یہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جو رزقوں کا بانی ہے والا ہے کہ علیؑ اپنے دشمنوں کو بھی جنت میں داخل نہ کریں گے، اور اپنے محب کو ہرگز جہنم میں نہ بھیجیں گے۔

(۵) وعن مسروق عن عائشة قالت سمعت رسول الله يقول لعليؑ ان ليس لعلیؑ حسرة عند موته ولا وحشة في قبره ولا فزع يوم القيامة مسروق نے عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ وہ علیؑ سے فرماتے تھے اے علیؑ تم کو یہی کافی ہے کہ تمہارے محب کو نہ تو اپنی موت کے وقت کچھ حسرت ہوگی اور نہ قبر میں اس کو کسی قسم کی وحشت ہوگی اور نہ قیامت کے دن کسی قسم کا خوف اس کو لاحق ہوگا۔

(۶) وعن عليؑ قال قال رسول الله لا تستخفوا بشیعة علیؑ فان من اجل من هو ليشفع فی مثل ما بیعه ومضی۔ اور جناب امیرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اے لوگو علیؑ کے شیعوں کو خفیف و حقیر نہ سمجھو کیونکہ ان میں سے ایک شخص بنی ربیعہ دینی مضر کے قبیلوں کے آدمیوں کی تعداد کے برابر گنہگاروں کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔

(۷) وعن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ عليٌّ وشيعتُهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - اور ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن علیؑ اور اس کے شیعہ ہی نجات و رستگاری پائیں گے۔

(۸) وعن علي المرتضى قال قال رسول الله ﷺ انا الشفيع لهم يوم القيامة وقتاً لا ينفع مال ولا بنون الا شفاعتي - اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ اپنے شیعوں کو خوشخبری دو کہ قیامت کے دن جبکہ سوا میری شفاعت کے نہ مال کچھ نفع دے گا نہ اولاد میں ان کی شفاعت کروں گا۔

(۹) وعنه قال قال رسول الله ﷺ لي يا علي انك تفرغ باب الجنة فتدخلها بلا حساب - نیز اسی جناب سے مروی ہے کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم بہشت کا دروازہ کھٹکھاؤ گے اور بے حساب اس میں داخل کرو گے۔

(۱۰) وعن النبي من كان اخرا الكلام الصلوة علي وعلى علي يدخله ذاك الجنة - اور روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا آخری کلام مجھ پر اور علیؑ پر درود و سلام بھیجنا ہوگا وہ درود و سلام اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۱۱) وعن ابن عمر قال كنا نضلي مع النبي ﷺ فالتفت اليه فقال ايها الناس هذا اولكم بعدى في الدنيا والاخرة فاحفظوه يعني علياً - اور ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ بعد فراغت نماز آنحضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو یہ یعنی علیؑ ابن ابی طالب میرے بعد دنیا اور آخرت میں تمہارا مالک و مختار ہے پس تم اس کے حقوق کی رعایت اور حفاظت کرنا۔

(۱۲) وعن جابر قال قال رسول الله ﷺ اول ثلثة في الاسلام مخالفة عليؑ - اور جابر انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اسلام میں پہلا رخنہ حضرت علیؑ علیہ السلام کی مخالفت ہے۔

(۱۳) وعن علي قال قال رسول الله ﷺ لي يا علي لا يبغضك من الانصار الا من كان اصله يهودياً - اور جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ انصار میں سے وہی شخص تم سے دشمنی رکھے گا جس کی

اصل یہودی ہوگی۔

(۱۴) وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ سابقا سابقا ومقتصدنا نأجهم وظالمنا مغفوراً۔ اور عمر ابن خطاب سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت میں سے (اسلام کی طرف) سبقت کرنے والا سب پر سبقت کرنے والا ہے (مدارج و مراتب میں) اور ہمارا میانہ رو نجات پانے والا ہے۔ اور ہم میں سے جو کوئی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے وہ بخشا جائے گا۔

(۱۵) وعن علي المرتضى عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ يا علي انت اخي و انت رفيقي في الجنة۔ اور علی المرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے علی تم میرے بھائی ہو اور جنت میں میرے رفیق ہو گے۔

(۱۶) وعن ابن ذر قال قال رسول الله ﷺ يا علي من اطاعني فقد اطاع الله ومن اطاعك فقد اطاعني ومن عصاني فقد عصى الله ومن عصاك فقد عصاني۔ اور ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا اے علی جس نے میری اطاعت کی اس نے البتہ اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے البتہ میری اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے البتہ اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے البتہ میری نافرمانی کی۔

(۱۷) وعن عمران بن الحصين قال قال رسول الله ﷺ سئلت ربي ان لا يدخل احدا من اهل بيتي في النار فاعطانيها۔ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت میں سے کسی کو جہنم میں نہ ڈالنا۔ پس خدا نے میری درخواست کو قبول فرمایا۔

(۱۸) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ عن ولاية علي كذا في جواهر الاخبار۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے آیت و يَقُولُ هُمْ اَنْهُمْ مَسْئُولُونَ ہر اور ٹھہراؤ ان کو کہ ان سے سوال کیا جائے گا، کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اُن سے ولایت علیؓ ابن ابی طالب کی بابت سوال کیا جائے گا۔ کتاب جواہر الاخبار میں اسی طرح مرقوم ہے۔

(۱۹) عن فاطمة قالت ان ابی نظر الی علی وقال هذا اوشیعتہ فی الجنة۔

جناب فاطمہ زہراؑ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ اور اس کے شیعہ جنت میں جائیں گے۔

(۲۰) وعن عتبہ بن الانثرہری عن یحییٰ بن عقیل قال سمعت علیاً یقول قال رسول اللہ ان اللہ امرنی ان امر و جک فاطمۃ علی خمس الدنیا او علی ما بعھا شک فینہ عتبہ فمن مشی علی الارض وهو ینقض فی الدنیا فالدنیا علیہ حرام ومشیہ فیہا حرام۔ اور عتبہ بن الزہری نے یحییٰ بن عقیل سے روایت کی ہے تیجی کہتا ہے کہ میں نے علیؑ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہؑ زہراؑ کو دنیا کے پانچویں حصے یا اس کے چوتھے حصے کے برابر تمہارے ساتھ بیاہ دوں یا پانچویں یا چوتھے حصے میں عتبہؓ (راوی) کو شک ہو گیا ہے کہ حضرتؑ نے پانچواں حصہ کیا یا چوتھا پس جو کوئی کہ زمین پر چلے اور وہ دنیا میں تم سے دشمنی رکھتا ہو، دنیا اس پر حرام ہے اور زمین پر چلنا بھی اس (بغض علیؑ) پر حرام ہے۔

المودة العاشرة فی عدد الاثمة الاطهار وان المهدیؑ منہم دسویں مودت ائمہ اطہار علیہم السلام کی تعداد کے بیان میں۔ اور اس امر کے بیان میں کہ مہدیؑ ہادی آخر الزمان ان ہی حضرات علیہم السلام میں سے ہیں۔

دسویں مودت

۱۔ عن الشعبي عن عمر بن قیس بن عبد اللہ قال کنا جلوساً فی حلقة فیہا عبد اللہ ابن مسعودؓ فجاء اعرابی فقال ایکم عبد اللہ ابن مسعودؓ فقال لا عبد اللہ ابن مسعودؓ قال أحد شکم نبیکم کہ یكون بعدہ من الخلفاء قال نعم اثنا عشر عدد نقباء بنی اسرائیل۔ شعبی نے عمر بن قیس بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ عمر بن قیس بیان کرتا ہے کہ ہم آدمیوں کے ایک حلقہ میں بیٹھے کہ عبد اللہ ابن مسعودؓ اس حلقہ میں موجود تھا۔ ایک اعرابی نے وہاں آکر دریافت کیا کہ تم میں عبد اللہ ابن مسعودؓ کون ہے؟ عبد اللہ ابن مسعودؓ نے جواب دیا کہ میں ہوں عبد اللہ ابن مسعود۔ اعرابی بولا اے عبد اللہ کیا تمہارے پیغمبرؐ نے تم سے بیان کیا ہے کہ اس (حضرتؑ) کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبد اللہ نے جواب دیا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

(۲) وعن الشعبي عن المسروق قال بينما نحن عند عبد الله ابن مسعود نعرض عليه مصاحفنا اذ قال له قتي هل عهد اليكم نبيكم كوميكون من بعده خليفة قال انك لحديث السن وابن هذا شيء ما سئلتني احد قبلك نعم عهد الينا نبيتنا الله يكون بعده اثنا عشر خليفة بعد نقيبنا بنی اسرائیل۔ اور شعبی نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور اپنے قرآن اس کو سنارہے تھے کہ اتنے میں ایک جوان نے اس سے پوچھا آیا تمہارے پیغمبر نے تم سے عہد کیا ہے کہ اس کے بعد اتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبد اللہ نے جواب دیا کہ اے شخص تو عمر آدمی ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے تجھ سے دریافت نہیں کی۔ ہاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے عہد کیا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

(۳) وعن جرير عن اشعث عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله الخلفاء بعدی اثنا عشر كعد نقيبنا بنی اسرائیل۔ اور جریر نے اشعث سے اور اس نے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

(۴) وعن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة قال كنت مع ابی عند رسول الله فسمعت يقول بعدی اثنا عشر خليفة ثم اخفى صوته فقلت لا بی ما الذي اخفى صوته رسول الله قال قال كلهم من بنی ہاشم اور عبد الملك بن عمیر نے جابر بن سمرة سے روایت کی ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول خدا کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے سنا کہ حضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ یہ فرما کر حضرتؐ نے اپنی آواز ہلکی کر دی۔ تب میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضرتؐ نے آہستہ سے کیا کہا اُس نے جواب دیا کہ یہ فرمایا ہے کہ وہ سب خلیفہ بنی ہاشم میں سے ہوں گے۔

(۵) وعن سمالك ابن حرب مثل ذلك. اور سماک ابن حرب سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

(۶) وعن سلیم بن قیس الہلالی عن سلمان الفارسی قال دخلت علی النبیؐ فاذا الحسن والحسین علی فخذیه وهو یقبل عینیہ ویقبل فاکہ ویقول انت سید ابن السید وانت امام ابن الامام وانت حجة ابن الحجة وانت ابو حجة تسعة من صلیک تاسعہم قائمہم۔ اور سلیم بن قیس ہلالی نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حسین علیہ السلام آنحضرتؐ کی رانوں پر بیٹھے ہیں اور آپؐ کبھی اُن کی آنکھوں کے بوسے لیتے ہیں اور کبھی منہ کو چومتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ تو سیدؑ ہے اور سید کا بیٹا ہے۔ اور امامؑ ہے اور امام کا بیٹا ہے۔ اور حجت خدا ہے اور حجت خدا کا بیٹا ہے۔ اور توجہتہ خدا کا باپ ہے جو تیری پشت سے ہوں گے۔ کہ اُن کا نواں ان کا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگا (محل الشرفین)

(۷) وعن اصبع بن نباتہ عن عبد اللہ بن عباسؓ قال سمعت رسول اللہؐ یقول انا علیؑ والحسنؑ والحسینؑ وتسعة من ولد الحسنؑ مطہرون معصومون۔ اور اصبع بن نباتہ نے عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو امام جو اولاد حسینؑ سے ہوں گے، پاک و پاکیزہ اور گناہوں سے معصوم و محفوظ ہیں۔

(۸) وعن عبابہ ابن ربیع قال قال رسول اللہؐ انا سید النبیینؑ و علیؑ سید الوصیینؑ وان الاوصیاء بعدی اثنا عشر اولہم علیؑ و آخرہم قائم المہدیؑ۔ اور عبابہ ابن ربیع سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں تمام پیغمبروں کا سردار ہوں اور علیؑ تمام اوصیاء کا سردار ہے۔ اور میرے بعد بارہ وصی ہوں گے ان میں سے اول علیؑ ہے اور آخری قائم آل محمدؐ مہدیؑ آخر الزما علیہ السلام ہیں۔

(۹) وعن علیؑ قال قال رسول اللہؐ من احب ان یرکب سفینۃ النجاة ویستمسک بالعروة الوثقی ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوال علیاؑ بعدی ویعاد عدوہ ولیاتہ بالائمة المہداتۃ من ولدہ فانہم خلفائی و اوصیاء و حجج اللہ علی خلقہ بعدی و سادة امتی و قادة الاتقیاء الی الجنة حزبہم

حزبی۔ و حزبی حزب اللہ۔ و حزب اعدائہ حزب الشیطان۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ نجات کی کشتی میں سوار ہو اور عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستے کو مضبوط کر کے پکڑے اور اللہ کی مضبوطی (جہل متین) کو ہاتھ میں تھامے۔ اس کو چاہئے کہ میرے بعد علیؑ سے دوستی رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی کرے۔ اور ہدایت کرنے والے اماموں کی جو اس کی اولاد میں ہوں گے، پیروی کرے۔ کیونکہ وہ محصوین علیہم السلام میرے جانشین اور میرے وصی اور میرے بعد خلیفہ خدا کے اوپر محبتیں ہیں۔ اور میری امت کے سردار اور جنت کی طرف پرہیزگار دل اور مفتوح کے رہبری کرنے والے ہیں۔ ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

(۱۰) و عنہ قال قال رسول اللہ لا تذهب الدنیا حتی یقوم بامر امتی رجلٌ من ولد الحسنینؑ یملأ الارض عدلاً کما ملئت ظلماً نیز انہی حضرت سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ دنیا فنانہ ہوگی جب تک کہ اولادِ حسینؑ علیہ السلام میں سے ایک شخص میری امت کا حاکم نہ ہو لے جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے پُر ہو گئی ہوگی۔

(۱۱) و عن زید بن حارثہ مولیٰ رسول اللہ قال لما کان اللیلۃ الّتی اخذ فیہا رسول اللہ علی الانصار بیعة الاولی فقال اخذت علیکم بھا اخذ اللہ النبیین من قبلی ان تحفظونی و تمنعونی عما تمنعون انفسکم و تمنعوا علی ابن ابی طالب عما تمنعون انفسکم عنہ و تحفظونہ فاذنہ الصدق الاکبر یرید اللہ دینکم بہ و ان اللہ اعطی موسیٰ العصا و ابراہیم یرو الثامر و علیؑ الکلمات الّتی کان یحییٰ بها الموتی و اعطانی ہذا و اشار الی علیؑ و لكل نبیٰ آیۃ و ہذا آیۃ ربّی و الائمۃ الطاہرین من ولدہ آیات ربّی لن تخلوا الارض من اهل الایمان ما ابقی اللہ احداً من ذرّیتہ و علیہم تقوم القیامۃ۔ اور زید بن حارثہ غلام رسول خداؐ سے روایت ہے کہ جس رات آنحضرتؐ نے انصار سے پہلی بیعت لی تو فرمایا کہ میں نے تم سے اس عہد پر بیعت لی ہے جس عہد پر کہ پہلے پیغمبروں سے اللہ تعالیٰ نے بیعت لی تھی کہ جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں

کی حفاظت اور نگہداشت کرو ان سے میری بھی حفاظت اور نگہداشت کرنا۔ اور جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں کی حفاظت اور نگہداشت کرو ان سے علیؑ ابن ابی طالب کی حفاظت اور پاسداری کرنا۔ کیونکہ وہ صدیق اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے سبب تمہارے دین کو زیادہ کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ عطا فرمایا، اور ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈا کیا، اور عیسیٰ علیہ السلام کو وہ کلمات عطا فرمائے جن کے ذریعہ سے وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور محمد کو یہ یعنی علیؑ عطا فرمایا اور علیؑ علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور ہر پیغمبر کے واسطے ایک نشانی (خدا کی طرف سے) ہوتی ہے اور یہی علیؑ میرے پروردگار کی نشانی ہے۔ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام جو اس کی اولاد سے ہوں گے میرے پروردگار کی نشانیاں ہیں۔ جب تک کہ علیؑ کی اولاد میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ زمین میں باقی رکھے گا زمین ہرگز اہل ایمان سے خالی نہ ہوگی۔ اور انہی کی بنیاد پر قیامت قائم ہوگی (جب تک ان میں سے ایک باقی ہے دنیا فنا نہ ہوگی)۔

(۱۲) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ان الله فتح هذا الدين بعليؑ فاذا مات عليؑ فسد الدين ولا يصلحه الا المهدى بعدة۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علیؑ کے سبب فتح و کشائش عطا کی ہے۔ جب علیؑ انتقال کر جائیں گے تو دین فاسد ہو جائے گا۔ اور مہدی ہادی علیہ السلام کے سوا جو علیؑ کے بعد ہوں گے، کوئی اس دین کی اصلاح نہ کرے گا۔

(۱۳) وعن ابی ہریرہؓ قال قال رسول الله ولولم یبق من الذین الا یوماً واحداً لیبعث الله فیہ رجلاً من اهل بیتہ فی اقمی یواطی اسمہ اسمی براق الحجین ویفتح قسطنطنیہ وجبل دیم ویروی هذا الخبر بطریق آخر و ذلک ولولم یبق من الذین الا یوماً واحداً لیلطو الله ذالک الیوم حتی یبعث رجلاً من اهل بیتہ یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اگرچہ دنیا کا ایک ہی روز باقی رہ جاوے تو بھی ضرور اللہ تعالیٰ اس دن میں میری اُمت میں میری اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کی پیشانی چمکدار اور روشن ہوگی اور وہ قسطنطنیہ اور کوہستان دیم کو فتح کرے گا۔ اور یہ



حدیث دوسرے طریق سے یوں وارد ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جاوے تو بھی اللہ تعالیٰ اُس دن کو لمبا کرے گا یہاں تک کہ میری اہلیت میں سے ایک شخص جس کا نام میرا نام ہوگا اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا، مبعوث ہو۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے بُر کرے گا جیسا کہ وہ اس کے مبعوث ہونے سے پیشتر ظلم و جور سے بُر ہو گئی ہوگی۔

(۱۴) وعن علی المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الاثمۃ من ولدی فمن اطاعہم فقد اطاع اللہ ومن عصاہم فقد عصی اللہ وہم عروۃ الوثقی وہم الوسیلۃ الی اللہ تعالیٰ۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ائمہ طاہرین میری اولاد میں سے ہوں گے۔ پس جس کسی نے ان کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور وہ حضرات علیہم السلام عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستہ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجائے کے، وسیلے اور ذریعے ہیں۔

(۱۵) وعنه علیہ السلام قال قال رسول اللہ یخرجہم من مادیاء النہر یقال لہ الحارث الحزاث علی مقدمہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لال محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ وجب علی کل مؤمن نصرة او قال اجابته۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ماوراء النہر سے ایک شخص خروج کرے گا جس کو حارث الحزاث کہتے ہوں گے اس کے آگے ایک شخص منصور نام ہوگا جو آل محمدؐ کو ایسی تمکین و وقوت دے گا جیسی قریش نے رسول خدا کو تمکین و وقوت دی۔ ہر ایک مومن پر اس کی امداد کرنا یا برداشتے دیگر اس کے حکم کا ماننا واجب ہے۔

(۱۶) وعن ابی یسلی الاشعری قال قال رسول اللہ تمسکوا بطاعة ائمتکم فان طاعتہم طاعة اللہ ومعصیتہم معصیۃ اللہ۔ اور ابویسلی اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے لوگو اپنے اماموں کی فرمانبرداری پختہ طور پر اختیار کرو کیونکہ ان کی فرمانبرداری عین خدا کی

فرمانبرداری ہے اور ان کی نافرمانی عین خدا کی نافرمانی ہے۔

(۱۷) وعن ابن عمر قال قال رسول الله الامام الضعيف ملعون ملعون يعني من يحتاج الى غيره في امور الدين - اور ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ضعیف امام یعنی ایسا امام جو دینی امور میں غیر کا محتاج ہو ملعون ہے۔

المودة الحادی عشر فی فضائل سیدة النساء فاطمة الزهراء بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیارہویں موذت سیدۃ النساء فاطمہ زہراء دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں :-

(۱) عن عبد الله ابن عباس قال قال رسول الله لما خلق الله آدم و حواء كانا يفتخران في الجنة فقالا ما خلق الله خلقا احسن منا فينما هما كذا لك اذ مرايا صومرة جارية لهانق مر شعشعاني يكاد ضوءه يطفى الابصار وعلى مر اسها تاج وفي اذنها قرطان قالوا وما هذا الجارية قال هذه صومرة فاطمة بنت محمد سيد ولدك فقالوا وما هذا التاج على مر اسها قال هذا ابعلها على ابن ابى طالب قالوا وما هذا القرطان قال الحسن والحسين ابناها وجد ذالك في غلص على قبل ان اخلقك بالفي عام - عبد الله ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و حوا کو پیدا کیا تو وہ دونوں جنت میں فخر کرتے تھے۔ آخر کار انہوں نے فخر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا۔ اسی اثنائیں ناگاہ انہوں نے ایک لڑکی کی صورت دیکھی کہ نور اس سے چمک رہا ہے کہ اس کی روشنی آنکھوں کو بے نور کئے دیتی ہے۔ اور اس کے سر پر ایک تاج ہے اور اس کے کانوں میں دو گوشوارے ہیں۔ تب انہوں نے بارگاہ احدیت میں عرض کی اے پروردگار یہ لڑکی کون ہے؟ ارشاد ہوا کہ اے آدم و حوا۔ یہ فاطمہ کی صورت ہے جو محمد سرور اولاد آدم کی دختر ہے۔ پھر انہوں نے عرض کی اور یہ تاج اس کے سر پر کیسا ہے؟ حکم ہوا یہ اس کا شوہر

گیارہویں موذت

علیؑ ابن ابی طالب ہے۔ پھر عرض کی اور یہ دو گوشوارے کیا چیز ہیں ؟ فرمایا یہ حسنؑ اور حسینؑ اس کے بیٹے ہیں۔ اس کا وجود میرے علم پوشیدہ میں تمہارے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے موجود ہے۔

(۲) وعن علی المرتضیٰ قال قال رسول اللہ ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ تعالیٰ وذرتہا علی الناس۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ پاکدامن ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی اولاد کو آتش جہنم کے اوپر حرام کیا۔

(۳) وعنہ قال قال رسول اللہ انما ستمیت ابنتی فاطمۃ لان اللہ فطمھا و فطمہا من الناس۔ نیز جناب امیرؑ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے محبوں کو آتش جہنم سے الگ کیا ہے۔

(۴) وعن جمیع ابن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشة فقالت عمتی لعائشة من کان احب النساء الی رسول اللہ قالت فاطمۃ قالت ومن الرجال قالت علی ابن ابی طالب۔ اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہؓ بی بی کے ہاں گیا۔ میری پھوپھی نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول خداؐ کے نزدیک عورتوں میں سب سے زیادہ پیاری عورت کون تھی ؟ جواب دیا کہ فاطمہؑ۔ پھر میری پھوپھی نے پوچھا اور مردوں میں سب سے زیادہ کس کو چاہتے تھے ؟ جواب دیا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو۔

(۵) وعن فاطمۃ قالت انھا امرت التبی فبسط لها ثوبا فاجلسھا علیہ ثم جاء ابنھا الحسنؑ فاجلسہ ثم جاء الحسینؑ فاجلسہ ثم جاء علیؑ فاجلسہ معهم ثم مضی الثوب علیہم ثم قال لھو لاء اھلبیتی وانا منهم اللهم امض عنھم کما انا امض عنھم۔ اور جناب فاطمہؑ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو گئی۔ حضرت نے میرے

لئے کپڑا بچھایا اور اس کے اوپر مجھے بٹھایا۔ پھر میرا فرزند حسن وہاں آیا۔ حضرت نے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر حسین آیا۔ حضرت نے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر علی آئے۔ حضرت نے ان کو بھی ہمارے ساتھ بٹھایا۔ پھر اس کپڑے کو ہم سب کے اوپر لپیٹا۔ پھر فرمایا یہ میرے اہلبیت ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔ اے خدا تو ان سے خوشنود و رضامند ہو جیسا کہ میں ان سے رضامند ہوں۔

(۶) وعن ابن عباس قال لما تزوج فاطمة من علي قالت يا رسول الله نرو جتنی من عائِل لا مال له فقال لها النبي او ما ترضين ان يكون الله اطلع الى اهل الامرض فاختمهم منهم رجلين احدهما ابوك والاخر بعلك۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کا نکاح علی علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس معصومہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے مجھ کو ایک محتاج شخص سے بیاہ دیا جس کے پاس کسی قسم کا مال موجود نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا اے فاطمہ اس پر راضی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین کو دیکھا اور ان میں سے دو شخصوں کو انتخاب کیا۔ ایک تو تیرا باپ ہے۔ اور دوسرا تیرا شوہر۔

(۷) وعن فاطمة قالت قال رسول الله اما ترضين ان تكوني سيدة نساء العالمين او نساء امتي۔ جناب فاطمہ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اے فاطمہ کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جملہ عالم کی عورتوں کی یا بروایت دیگر میری امت کی عورتوں کی سردار ہو۔

(۸) وعن ابی بريدة الاسلمی قال دخلت مع رسول الله علي فاطمة قال اما ترضين ان تكوني سيدة نساء هذا الامة کہا کان مريم بنت عمران سيدة نساء بنی اسرائیل۔ اور ابو بريدہ اسلمی بیان کرتا ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ فاطمہ کے پاس گیا۔ حضرت نے اُن سے فرمایا اے فاطمہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو جیسا کہ مریم دختر عمران بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار تھیں۔

(۹) وعن رسول الله وانما سميت فاطمة بالبتول لانها تبتلت من الحيض والنفس لان ذالك عيب في بنات الانبياء او قال نقصا۔ اور جناب رسالتکب سے مروی ہے کہ فاطمہ کا نام بتول اسی سبب سے ہوا ہے کہ وہ حیض و نفاس سے بالکل پاک ہے کیونکہ یہ حیض و نفاس کا آنا، پیغمبروں کی بیٹیوں میں عیب یا بروائے دیگر نقص ہے۔

(۱۰) وعن عائشة قالت قال رسول الله فاطمة بضعة مني من اذها فقد اذاني۔ اور عائشہؓ بی بی بیان کرتی ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو ایذا دی اُس نے ضرور مجھ کو ایذا دی۔

(۱۱) وعن ابی هريرة قال قال رسول الله اول من دخل الجنة فاطمة بنت محمدؐ مثلها في هذه الامة مثل مريم بنت عمران في بني اسرائيل۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ فاطمہؓ دختر محمدؐ ہے۔ اس کی مثال اس اُمت میں ایسی ہے جیسے مریمؓ دختر عمران بنی اسرائیل میں۔

(۱۲) وعن علي المرتضى قال قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم اذا كان يوم القيامة نادى مناد من وراء الحجب غُضُّوا ابصاركم حتى تجوز فاطمة بنت محمدؐ على الصراط۔ اور علی المرتضیٰؑ نے فرمایا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک منادی پر وہ ہائے نور کے پیچھے سے آواز دے گا اے اہل جنت اپنی آنکھیں بند کر لو تا کہ فاطمہؓ بنت محمدؐ صراط پر سے گزر جائیں۔

(۱۳) وعن عائشة قالت كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم اذا قدم من سفر قبل نحر فاطمة وقال منها اشمم رائحة الجنة۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تھے تو فاطمہؓ کا گلہ پوچھتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے جنت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

(۱۴) وعن علیؑ قال قال رسول اللہ تاقی بنتی فاطمةؑ یوم القیمة ومعها ثیاب مصبوغة بالدماء تتعلق بقائمة من قوائم العرش تقول یا حکم اُحکم بینی و بین من قتل ولدی فی حکم اللہ لبنتی و رب الکعبة۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہؑ قیامت کے دن ایسے حال میں میدان قیامت میں آئے گی کہ اس کے ہمراہ بہت سے کپڑے ہوں گے جو لہو سے رنگین ہوں گے۔ اس وقت فاطمہؑ عرش کے ایک ستون کو پکڑ کر عرض کریں گی اے حکم الحاکمین میرے اور میرے فرزندوں کے قاتلوں کے درمیان حکم کر۔ قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔

(۱۵) وعنه علیہ السلام ایضاً عن رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم قال اذا کان یوم القیمة نادى مناد من بطن العرش یا اهل القیمة اغضوا ابصارکم لتجوز فاطمة بنت محمدؐ مع قمیص مخضوب بدم الحسینؑ فتحتوی علی ساق العرش فتقول انت الجبار العدل اقض بینی و بین من قتل ولدی فی قضی اللہ بنتی و رب الکعبة ثم تقول اللہم اشفعنی فیمن بکی علی مصیبتہ فیشفعہا اللہ فیہم۔ نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو وسط عرش سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہل محشر اپنی آنکھیں بند کر لو تاکہ فاطمہؑ و خیر محمدؐ خون حسینؑ سے رنگین شدہ قمیص کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے گزر جائے۔ پس فاطمہؑ سابق عرش کو پکڑ کر عرض کریں گی اے اللہ تو جبار اور عادل ہے۔ میرے فرزند حسینؑ کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم کر۔ پروردگار کعبہ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد فاطمہؑ عرض کریں گی کہ اے خدا جو لوگ میرے حسینؑ کی مصیبت پر روئے ہیں مجھ کو ان کا شفیع مقرر کر۔ تب اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کے حق میں شفیع کرے گا۔

(۱۶) وعن زید بن علیؑ عن انسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم یأتی ستۃ اشہر باب فاطمۃ عند صلوة الفجر فیقول  
الصلوة الصلوۃ یا اہلبیت النبوة ثلاث مرات انما یرید اللہ  
لیذهب عنکم الرجس اہل البیت ویروی ہذا الخبر یاسنیدہ  
من ثلثمائة من اصحابہ منهم من قال ثمانیۃ اشہر ومنہم من  
قال تسعة اشہر ومنہم من قال عشرۃ اشہر۔ اور زید ابن علیؑ نے انس  
سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز صبح کے وقت فاطمہؑ زہرا  
کے دروازے پر چھ ماہ (علی التواتر) تشریف لاتے تھے اور تین بار فرماتے تھے  
اے اہلبیت نبوت الصلوۃ الصلوۃ (نماز پڑھو) خدا یہی ارادہ کرتا ہے کہ اے اہلبیت  
تم سے ناپاکی اور پلیدی کو دور کرے اور تم کو پاک کر دے جو پاک کرنے کا حق  
ہے۔ اور یہ حدیث تین سو صحابہ سے اپنی سندوں کے ساتھ روایت کی گئی ہے  
اُن میں سے بعض نے آٹھ مہینے بیان کئے ہیں بعض نے نو مہینے اور بعض نے  
دس مہینے۔

### المودة الثانية عشر فی فضائل اہلبیت معاملة من یأذی علی مامر

بارہویں مودت تمام اہلبیت علیہم السلام کے فضائل میں گزشتہ فضائل کے ماسوا۔  
(۱) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ علیکم بعلیؑ فان الشمس  
عن یمینہ والقمر عن یسارہ قلنا یا رسول اللہ وما ہما قال  
الحسنؑ والحسینؑ وابوہما ضیاء الدنیا واما بیدر الدنیا۔ ابن عباسؓ  
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا اے صحابہ علیؑ کی متابعت تم پر واجب  
ہے۔ کیونکہ آفتاب اس کے دائیں طرف ہے اور چاند اس کے بائیں طرف۔ ابن عباسؓ  
کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہ چاند اور سورج کیا ہیں؟ فرمایا وہ حسنؑ اور  
حسینؑ ہیں اور ان دونوں کا باپ دنیا کی روشنی ہے اور ان کی ماں شب تاریک  
میں بدرِ کامل کی مانند ہے۔

(۲) وعنه قال قال رسول اللہ علیؑ وفاطمۃ والحسنؑ والحسینؑ الی  
یوم القيامة اہلی۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ

اور فاطمہ اور حسن اور حسین روز قیامت تک میرے طبیعت میں۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان ملکاً من السماء علم یزنی فاستاذن اللہ فی امری ارقی فبشرنی الی یوم القیمة واخبرنی ان فاطمۃ سیدۃ نساء اهل الجنة والحسن والحسین سید شباب اهل الجنة اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ جس نے اس سے پہلے مجھ کو نہ دیکھا تھا، اللہ سے اجازت لے کر میری ملاقات کو آیا۔ اور روز قیامت تک کی بشارتیں مجھ کو پہنچائیں۔ اور مجھ کو خبر دی کہ فاطمہ بہشتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(۴) وعن ابن عباسؓ قال لما نزلت هذه الآية قل لا أسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربی قلنا یا رسول اللہ من قرابتک الذین فرض اللہ علینا مودة قہم قال علیؓ وفاطمۃ وابناہما ثلث مرات۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آیہ قل لا أسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربی (یعنی اے محمدؐ اپنی امت سے) کہہ دے کہ میں اس پیغمبرؐ کی کاغذ اس کے سوا اور کچھ تم سے نہیں چاہتا کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا، نازل ہوئی تو ہم (اصحاب رسول اللہ) نے عرض کی یا رسول اللہ وہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی دوستی اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے؟ حضرت نے جواب دیا کہ وہ علیؓ، فاطمہؓ، حسن اور حسین علیہم السلام ہیں۔ اور تین بار اس کو دہرایا۔

(۵) وعن ابی ہریرۃ قال نظر رسول اللہ الی علیؓ وفاطمۃ والحسن والحسین قال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سآلکم۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ وفاطمہؓ و حسن و حسینؓ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ جو کوئی تم سے لڑے میں بھی اس سے لڑتا ہوں اور جو تم سے صلح رکھے میں بھی اس سے صلح رکھتا ہوں۔

(۶) وعن معاذ قال قال رسول اللہ ان اللہ طہر قسماً من الذنوب بالصلم فی مآدئہم وانا وعلیؓ منہم وفی نسخۃ اخری ان اللہ طہر



قومًا من الذنوب وتاج الایمان یضی فی رؤسهم وانا وعلیٰ منہم۔  
اور معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو اصیل بنا کر ان کے سر کے اگلے حصے پر بال نہ اگا کر، ان کو گناہوں سے پاک کیا ہے۔ اور میں اور علیٰ ان میں سے ہیں۔ ترجمہ نسخہ دوم کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو گناہوں سے پاک کیا ہے اور ایمان کا تاج ان کے سروں پر چمکتا ہے اور میں اور علیٰ ان میں سے ہیں۔

(۷) وعن علی قال مر رسول الله الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وابوهما خير منهما۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب ساداتِ جنۃ نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین دونوں بہشت کے جوانوں کے سروراء ہیں۔ اور ان کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے۔

(۸) وعن فاطمة قالت جئت مع الحسن والحسين الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم في السكرات التي مات فيها فقلت وها هما شيئا فقال صلى الله عليه وآله وسلم اما الحسن فله هيبتي وسوددي واما الحسين فله جراتي وجودي۔ اور جناب فاطمہ سے روایت ہے کہ میں حسن اور حسین کو ساتھ لے کر اس شدتِ مرض کے وقت جس میں حضرت نے وفات پائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ان دونوں کو کوئی چیز ورثہ میں عطا فرمائیے۔ تب آنحضرت نے فرمایا کہ حسن کے واسطے تو میری ہیبت اور سروراء ہے اور حسین کے لئے میری جرات اور سخاوت۔

(۹) وعن ابن السعيد الخدشی قال قال رسول الله ان الله احب حرمان ثلث من حفظها حفظه الله ابردينه ودينه ودينه ومن لم يحفظها لم يحفظ الله له شيئا حرمة الاسلام وحرمتي وحرمة اهل بيتي۔ اور ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی تین حرمتیں ہیں یا بروایت دیگر اللہ تین حرمتوں کو دوست رکھتا ہے۔ جو کوئی ان تینوں حرمتوں کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے

دین اور دُنیا کے کام کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی شے کی بھی حفاظت نہیں کرتا۔ وہ تینوں حرمتیں یہ ہیں :- (۱) اسلام کی حرمت، (۲) میری حرمت، (۳) میرے اہلبیت علیہم السلام کی حرمت۔

(۱۰) وعن امیر المؤمنین علیؑ قال قال رسول اللہ الولد مایحانة و مایحانتای الحسن والحسین۔ امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹا ایک خوشبودار پھول ہوتا ہے اور میرے دو خوشبودار پھول حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

(۱۱) وعنه قال قال رسول اللہ اشتد غضب اللہ وغضب رسولہ عظم من احتقر ذریتی واذانی فی عترتی۔ نیز انہی حضرت سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا غضب اور اس کے رسولؐ کا غضب اُس شخص پر نہایت شدید ہے جو میری ذریت کی حقارت کرے اور مجھ کو میری ادا کے باب میں ایذا پہنچائے۔

(۱۲) وعنه قال قال رسول اللہ الویل لظالم اہلبیتی عذابہم مع المنافقین فی النار الا سفل من النار۔ نیز انہی حضرت سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میری اہلبیت پر ظلم کرنے والوں کے لئے عذاب ویل ہے۔ ان کو منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں عذاب دیا جائے گا۔

(۱۳) وعن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ کل بنی آدم ینتسبون الی عصبۃ ابیہم الاولاد فاطمۃ فاتی انا ابوہم وانا عصبہم۔ اور حضرت فاطمہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تمام بنی آدم اپنے باپ کے قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ (قربندار پدری) ہوں۔

(۱۴) وعن علیؑ قال قال رسول اللہ أمرت ان اُسقی ابنی ہذین حسنتا وحسینتا۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ

خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام حسنؑ اور حسینؑ رکھوں۔

۱۵، وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ وھو اخذ باب الکعبۃ ویقول ایھا الناس من عرفنی عرفنی ومن لم یعرفنی فانا أعرفہ فانا ابو ذر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول مثل اہلبیتی فیکم کمثل سفینۃ نوحؑ من مہکھا فحی ومن تخلّف عنہا غرق۔ اور ابو ذر غفاریؓ کعبہ کا دروازہ ہاتھ میں پکڑے کہہ رہے تھے اے لوگو جو کوئی مجھ کو پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے۔ اور جو کوئی نہیں پہچانتا میں اس کو اپنی پہچان کرانا ہوں۔ میں ابو ذرؓ ہوں۔ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے میرے اہلبیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ کی سی ہے کہ جو کوئی اس کشتی نوحؑ پر سوار ہوا اس نے طوفان میں غرق ہونے سے، نجات پائی۔ اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ غرق ہوا۔ اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہلبیتؑ میں سوار ہوگا یعنی ان کی متابعت کرے گا وہ دریائے ضلالت میں ڈوبنے سے نجات پائے گا اور جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا وہ بحر ضلالت میں ڈوب جائے گا،

۱۶، وعن سلمان الفارسیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہما دون ابنیہ شبرؑ و شبرؑ اذ علیؑ سماھا حسناً وحسیناً۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ حضرت ہارون علیہ نبینا وعلیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام شبرؑ اور شبرؑ رکھے تھے اور علیؑ نے ان دو کو یعنی اپنے بیٹوں کے نام (انہی کے ناموں کے ترجمہ عربی کے موافق) حسنؑ اور حسینؑ رکھے ہیں۔

۱۷، عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسنؑ والحسینؑ یوم القیامۃ عن جنبی عرش الرحمن بمنزلۃ الشفیعین من الوجہ۔ اور علیؑ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ قیامت کے دن عرش خدا کے دونوں طرف اس طرح موجود ہوں گے جیسے منہ کے دونوں طرف دو گوشوارے ہوتے ہیں۔

۱۸، وعندہ قال الحسنؑ اشبہ لرسول اللہ ما بین الصدر الی الرأس والحسینؑ اشبہ لرسول اللہ ما کان اسفل من ذالک۔ نیز جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حسنؑ سینے سے لے کر سر تک رسول خداؐ سے زیادہ تر مشابہ ہیں اور حسینؑ سینے

سے نیچے کے حصے میں آنحضرتؐ سے زیادہ تر مشابہ ہیں۔

(۱۹) وعن عمران بن الحصین قال قال رسول الله ﷺ انظر الى علي عبادۃ او

عمران ابن حصین سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

(۲۰) وعن عائشۃ قالت قال رسول الله ﷺ ذكر علي عبادۃ۔ اور عائشہ بی بیؓ

سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

(۲۱) وعن الحسين قال قال رسول الله ﷺ لي يا بني اتك لكبدي طوبى

لن احبك واحب ذنرتك فالويل لقاتلك يوم الجزاء۔ اور امام حسین علیہ السلام

سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے میرے

فرزند! تم بے شک میرا جگر ہو۔ بہت اچھا حال ہے اس شخص کا جو تم کو دوست رکھے، اور

تمہاری ذریت (اولاد) کو دوست رکھے۔ اور قیامت کے دن تمہارے قاتل کو بہت

سخت عذاب ہوگا۔

(۲۲) وعن علي قال قال رسول الله ﷺ شر هذه الامة ويتبرء

الله منهم ومن ولدہم وممن يكفر بي۔ اور جناب امیر علیہ السلام جناب رسالتاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حسینؑ کو وہ شخص قتل کرے گا جو اس میری

امت میں سب سے زیادہ بدتر ہوگا۔ اور اللہ ان قاتلوں سے اور ان کی اولاد سے

اور میری نبوت کے منکروں سے بیزار ہے۔

(۲۳) وعنه قال قال رسول الله ﷺ ان قاتل الحسين في تابوت من النار

عليه نصف عذاب اهل النار وقد شديدا وهو جلاء من سلاسل من نار

فيكتب في النار حتى يقع في نار جهنم وله مخرج يتعوذ اهل النار الى مخرجهم

من شدة نيران مخرج وهو فيها خالد في العذاب الا ليم كلما نضج جلد

شديد الله عليه الجلود حتى يذوق العذاب الا ليم لا يفتتر ساعة ويستقي مر

حميم جهنم فالويل له من عذاب الله۔ نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسینؑ کا قاتل آگ کے ایک تابوت میں ہوگا۔ تمام

دوزخیوں کا آدھا عذاب اس (اکیلے) پر ہوگا اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں

آگ کی زنجیروں میں جکڑے ہوں گے اور اس کو جہنم میں اوندھے منہ گرایا جائے گا یا ہاتھ

کہ قعر جہنم میں جا پڑے گا۔ اور اس سے ایسی بوٹے کی کہ تمام دوزخی اس کے نہایت سڑی ہوئی اور سخت گندیدہ ہونے کی وجہ سے اپنے پروردگار سے پناہ مانگیں گے۔ اور وہ (قاتل حسینؑ) آتش دوزخ میں ہمیشہ تک عذاب دردناک میں مبتلا رہے گا۔ جب اس کے جسم کا پوست جل بھن جائے گا تو خدا اس کے اوپر اور پوست مضبوط کر دے گا تاکہ عذاب دردناک کی چاشنی چکھے جو ایک ساعت بھی مدہم اور سُست نہ ہوگا۔ اور جہنم کا گرم پانی اس کو پلایا جائے گا۔ پس عذاب خدا سے ذیل کا عذاب اس کے لئے ہوگا۔

(۲۴) وعن ابن عمرؓ سئلہ مرسل عن دم البعوضۃ فقال من انت قال من اهل العراق قال انظروا الى هذا یسئلنی عن دم البعوضۃ وقد قتلوا ابن رسول اللہ وقد سمعته یقول ہما یرجیاننا من الدنیا۔ مرواہ ابو نعیم۔ حافظ ابو نعیم نے اپنے اسناد سے روایت کی ہے کہ ابن عمرؓ سے کسی شخص نے پوچھا کہ (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کا کیا حکم ہے۔ ابن عمرؓ نے اس سے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں عراق کا باشندہ ہوں۔ ابن عمرؓ نے حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر کہا اس شخص کو دیکھو کہ یہ مجھ سے مچھر کے خون کا حکم دریافت کرتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے فرزند رسولؐ خدا کو قتل کر ڈالا ہے۔ اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ یہ دونوں (حسنؑ اور حسینؑ) دنیا سے میرے دو خوشبو دار بچھول ہیں۔

(۲۵) وعن شہر ابن جوشب قال سمعت ام سلمۃ حین جاء نعی الحسین لعنت اهل العراق وقالت قتلوه قتلہم اللہ عز وجل ماعزۃ وذلوہ لعنہم اللہ مروی باسناد مسلسل الی ابی نعیم۔ حافظ ابو نعیم نے اپنی اسناد مسلسل سے شہر بن جوشب سے روایت کی ہے کہ جب ام سلمہؓ زوجہ رسولؐ خدا کو حسینؑ کے قتل ہونے کی خبر پہنچی تو میں نے سنا کہ انہوں نے اہل عراق پر لعنت کی اور فرمایا کہ اہل عراق نے حسینؑ کو قتل کیا خدا نے بزرگ اور برتر ان ملعونوں کو ہلاک کرے ان مژدوں نے اس حسینؑ کی عزت نہ کی اور اس کو ذلیل کیا۔ خدا ان ملعونوں پر لعنت کرے۔

المودۃ الثالثۃ عشر فی فضائل خدیجۃ وفاطمۃ ومحبتہ

موت سیزویم

اهل البیت و ثواب مُحَبِّدِهِمْ و مَرَفَعَةُ دَرَجَاتِهِمْ و نُكَالُ مَبْغَضِيهِمْ  
تیر مویں مودت حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور فاطمہ زہراؓ کے فضائل اور اہلبیتؑ کی محبت  
اور ان کے محبتوں کے ثواب اور ان کے درجات کی بلندی اور ان کے دشمنوں کے  
عذاب و نکال کے بیان میں۔

عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ لَا يَكَادُ  
أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ حَتَّى يَذْكُرَ خَدِيجَةَ فَيُحَسِّنُ عَلَيْهَا الشَّنَاءَ قَدْ كَرِهَ أَيُّوَمَا  
فَادَرَ كَتَنِي الْغِيْرَةَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ إِلَّا عَجُونًا أَقْدَايَ ذَلِكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا أَفْغَضِبُ  
الَّتِي حَتَّى مَرِئْتُ مَقْدَمَ شَعْرَةٍ يَهْتَرُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي اللَّهُ  
خَيْرًا مِنْهَا أَمَنْتُ لِي إِذَا كَفَرْتُ النَّاسَ وَصَدَّقْتَنِي إِذَا كَذَبَنِي النَّاسَ وَوَأَسْتَنِي بِمَا  
إِذَا حَرَمَنِي النَّاسَ وَهِيَ زَوْجَتِي اللَّهُ يَا وَلَدَهَا دُونَ النِّسَاءِ مَنْ غِيْرَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ  
فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَذْكُرُهَا بِسُوءٍ أَبَدًا - شَعْبِيُّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ  
رَوَايَتُ كَيْ هِيَ - وَهُوَ بَيَانُ كَرْتِي هِيَ كَمْ جَنَابَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ دَاوَهُ وَاسْمُ الْكُرْهُرِ سَافَرُ  
تَشْرِيفُ نَمَلُ جَانَتِي تَحِيَّ جَبْتُ كَمْ خَدِيجَةَ كَاذُ كَرْمُ كَرْلِيں اور خوب طرح ان کی تعریف فرمائی  
الْغُرُضُ اِيكْ دِنِ حَضْرَتُ نِي اِن كَاذُ كَرْمُ فَرَمَا - يَرْسُنُ كَرْجُ كُو غِيْرَتِ لَاحِقِ مَوْتِي اُو رِيں نِي  
عَرَضُ كِي وَهُوَ فَقَطْ اِيكْ رُطِيْهَا عَوْرَتِ حَقِيْ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں اس سے بہتر  
زَوْجِہ اُپ كُو عَنَانِيْتِ فَرَمَائِي هِيَ - مِيْرَا يَهْ كَلَامُ سَن كَرْ حَضْرَتِ نِهَانِيْتِ غَضِيْبَانَا كُو نِي يِهَانَتَا  
كَمْ مِيں نِي وِيكَا كَمْ غَضِيْبِ كَمْ مَارِي اُپ كَمْ بَالُوں كَمْ سَرِي بَلَنِي لُكْ - اور ارشاد فرمایا -  
اِسِي عَائِشَةُ حَدَا كِي قِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی نِي اِس كِي بَعْدُ اِس سِي بَهْتَرُ زَوْجِہ كُو عَطَا نِيں كِي - وَهُوَ  
اِس وَقْتُ كُو عَنَانِيْتِ اِيْمَانِ لَائِي جِبَكَمْ تَمَامُ لُوگ مِيْرِي نُبُوْتِ كَا اِنكَارُ كَرْتِي تَحِي - اور اس نے اِس وَقْتُ  
مِيْرِي تَصْدِيقِ كِي جِبَكَمْ تَمَامُ لُوگوں نِي مِيْرِي تَكْذِيبِ كِي تَحِي - (كُو كُو تَحِيْلَاتِي تَحِي) - اور اس نے  
اِس وَقْتُ اِسْنِي مَالِ سِي مِيْرِي غُوَارِي اور ہمدردی كِي جِبَكَمْ تَمَامُ لُوگوں نِي كُو كُو مَحْرُومُ كَر كُھَا تَحِي  
اور اللہ تعالیٰ نے صرف اِسِي سِي كُو اِدْلَا عَطَا فَرَمَائِي هِيَ اور كِسِي عَوْرَتِ سِي اِيں عَائِشَةُ  
كَبْتِي هِيَ كَمْ حَضْرَتِ كَا يَهْ اِرْشَادُ سَن كَر مِيں نِي اِسْنِي دِل مِيں كُھَا كَمْ اَب مِيں كُھِي اِس كُو  
بُرَائِي سِي يَادُ كَر دُوں كِي -

۲. وَعَنْ مَهَاجِرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَالَتْ قُلْتُ لَابِي ﷺ

علیہ والہ وسلم این اُمنّا خدیجۃ قال بیبت من قصب لا لغوب فیہ ولا نصیب بین مریمہ واسیۃ امراۃ فرعون قلت اُمنّ لہذا القصب قال لا بل القصب المنظوم بالذہر والیا قوت۔ اور ہاجر بن میمون سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میری ماں خدیجہ الکبریٰ (جنت میں) کہاں ہیں؟ فرمایا سرکنڈے کے ایک گھر میں کہ تکان اور سختی اس گھر میں ذرا معلوم نہیں ہوتی۔ اور حضرت مریمؑ اور آسیۃ زین فرعون کے گھروں کے درمیان ہے میں نے عرض کی کہ اسے پدر عالی مقدار کیا وہ گھر اس دیوی سرکنڈے کا بنا ہوا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ اس سرکنڈے میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہیں۔

۵۳ وعن انس قال قال رسول اللہ خیر نساء العالمین ام ربکم۔ مریم بنت عمران واسیۃ بنت مزاحم وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ چار عورتیں تمام عالم کی عورتوں سے بہتر ہیں: مریمؑ دختر عمران؛ آسیۃ دختر مزاحم، خدیجہ دختر خویلد، فاطمہ دختر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ۵۴ وعن عباد بن سعد قال قال رسول اللہ فضلت علی نساء النبیؐ کما فضلت مریم علی نساء العالمین۔ اور عباد بن سعد سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خدیجہ الکبریٰ کو میری تمام بیویوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے مریم بنت عمران کو تمام عالم کی عورتوں پر فضیلت ہے۔

۵۵ وعن الامام جعفر الصادق عن ابائہ علیہم السلام عن علیؑ قال نزل جبریل علی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ان ربک یقرئ علیک السلام ویقول ائی قد حرمت النمار علی صلب انزلک وبطن حملک وحجر کفک۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام کی زبانی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبریلؑ ابن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کا پروردگار بعد تحفہ درود و سلام ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آتش جہنم کو اس پشت پر حرام کر دیا ہے جس نے تم کو اتارا۔ اور اس شکم پر جس نے تم کو اٹھایا۔ اور اس گود پر جس نے تمہاری کفالت کی یعنی پرورش کیا۔

یعنی آپ کے والد اور والدہ اور چچا ابوطالب جنتی ہیں،

۵. وعن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله من اراد التوكل فليحب اهلبيته ومن اراد ان ينجو من عذاب القبر فليحب اهلبيته ومن اراد الحكمة فليحب اهلبيته ومن اراد دخول الجنة بغير حساب فليحب اهلبيته فوالله ما احبهم احدا الا سرهم في الدنيا وفي الآخرة۔ اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی توکل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی عذاب قبر سے نجات پانا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی علم و حکمت حاصل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی چاہے کہ بے حساب جنت میں داخل ہو اس کو چاہئے کہ میری اہلیتؑ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم جو کوئی ان کو دوست رکھے گا وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھائے گا۔

۶. وعن زاذان عن سلمان قال قال رسول الله يا سلمان من احب فاطمة بنتي فموفي الجنة معي ومن ابغضها فموفي النار يا سلمان من احب فاطمة ينفع في مائة من المواطن اليسر ذالك المواطن الموت والقبر والميزان والصراط والمحاب۔ فمن رضيت عنه بنتي فاطمة رضيت عنه ومن رضيت عنه رضيت الله تعالى عنه۔ ومن غصبت بنتي فاطمة عليه غضبت عليه ومن غصبت عليه غضب الله عليه۔ يا سلمان ويل لمن يظلمها ويظلم بعلمها عليا وويل لمن يظلم ذمتها وويل لمن يظلم ذمتها۔ اور زاذان نے سلمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا اے سلمانؓ جو کوئی میری بیٹی فاطمہؑ کے ساتھ محبت رکھے وہ بہشت میں میرے ہمراہ ہوگا اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے وہ جہنم میں جائے گا۔ اے سلمانؓ! فاطمہؑ کی دوستی تو جگہ نفع پہنچاتی ہے کہ ان جگہوں میں سے زیادہ تر سہل مقامات موت اور قبر اور میزان اور صراط اور حساب قیامت ہیں۔ پس جس شخص سے کہ میری بیٹی فاطمہؑ خوش ہوگی میں بھی اس سے خوش ہوں گا۔ اور جس سے میں خوش ہوں اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہے۔ اور جس کسی سے میری بیٹی فاطمہؑ ناراض ہے میں بھی اس سے ناراض ہوں۔ اور جس سے میں ناراض ہوں اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض اور غضبناک ہے۔ اے سلمانؓ! وہ



اُس شخص پر جو اس پر ظلم کرے اور اس کے شوہر علیؑ پر ظلم کرے۔ اور وائے ہو اس شخص پر جو ان دونوں کی اولاد اور ان کے شیعوں پر ظلم کرے۔

۵. وعن المقداد بن الاسود قال قال رسول الله معرفة آل محمد بركة من انما وحب آل محمد جواراً على الصراط والولاية لآل محمد امان من العذاب. اور مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ آل محمدؑ کی معرفت آتش دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ اور آل محمدؑ کی دوستی صراط پر عبور کرنے کا پروانہ ہے۔ اور آل محمدؑ کی ولایت کا قبول کرنا عذاب خدا سے امن پانے کا باعث ہے۔

۶. وعن جریر ابن عبد الله الجلی قال قال رسول الله من مات على حب آل محمد مات شهيداً ومن مات على حب آل محمد مات مغفوراً له الا ومن مات على حب آل محمد فيفقد في قبره بابان من الجنة الا ومن مات على حب آل محمد بشره ملك الموت بالجنة ثم منكر ونكير الا ومن مات على حب آل محمد يزف الى الجنة كما تزف العروس الى بيت زوجها الا ومن مات على حب آل محمد مات تائباً الا ومن مات على حب آل محمد جعل الله نوا قريباً من الجنة الرحمة الا ومن مات على حب آل محمد مات على السنة والجماعة الا ومن مات على حب آل محمد مات مومن مستكمل الايمان الا ومن مات على بغض آل محمد جاء يوم القيمة مكتوب بين عينيهِ اثنان من رحمة الله الا ومن مات على بغض آل محمد لم يشتمه الله الا ومن مات على بغض آل محمد مات كافراً۔ اور جریر بن عبد اللہ بخلی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (اے صحابہ) آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا وہ بخشا ہوا مرے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھولے جائیں گے۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا اس کو ملک الموت مرتے وقت بہشت کی بشارت دے گا۔ پھر قبر میں منکر و نکیر فرود جنت سنائیں گے۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا وہ اس طرح باساز و سامان جنت کی طرف جائے گا جس طرح تازہ دہن اپنے شوہر کے گھر کی طرف جاتی ہے آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا وہ توبہ کر کے مرے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آل محمدؑ

پر مرے گا۔ اللہ تلے رحمت کے فرشتوں کو اس کی قبر کے زوار بنائے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا وہ سنت نبوی اور جماعت ایمانی پر مرے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا وہ کامل ایمان مرے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض و عداوت آل محمد پر مرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا :- اَیْسٌ مِنْ مَرَحْمَةِ اللّٰهِ - یعنی یہ رحمت خدا سے ناامید ہے۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض و عداوت آل محمد پر مرے گا وہ بہشت کی ٹونک بھی نہ سونگھے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض و عداوت آل محمد پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔

ثنا وعن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعبد الرحمن بن عوف يا عبد الرحمن انكم اصحابي وعلي ابن ابی طالب اخي مني وانا من علي فهو باب علي وصيبي وهو فاطمة والحسن والحسين هم خير اهل الامراض عنصروا وشرقا وكموا وفي نسخة اخرى عن عكرمة عن ابن عباس رض قال قال رسول الله بعبد الرحمن بن عوف انهم اصحابي وعلي ابن ابی طالب مني وانا من علي فمن تاباه بعدى - او فمن ياتيني بغيره او فمن جفاه فقد جفاني ومن جفاني فعليه لعنة مرقى - يا عبيد الرحمن ان الله تعالى انزل كتابنا مبينا وامرني ان ابين للناس ما انزل اليهم ما خلا علي ابن ابی طالب فانه لم يحتج الى بيان لان الله تعالى جعل فصاحتة كفصاحتى ودماريتة كدماريتى ولو كان الحكم رجلا لكان عليا ولو كان العقل رجلا لكان الحسن ولو كان النسخة رجلا لكان الحسين ولو كان الحسن شخصا لكان فاطمة بنتي خيرا هـ الامراض عنصروا وشرقا وكموا - اور عكرمة نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا اے عبد الرحمن تم لوگ میرے اصحاب ہو اور علی ابن ابی طالب میرا بھائی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں پس وہ میرے علم کا دروازہ اور میرا وصی ہے - اور وہ اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہی ایسے لوگ ہیں جو وجود غرضی اور شرافت اور کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں -

یہ ترجمہ نسخہ اقل کے مطابق کیا گیا جس کو صاحب نیایع المودت نے اپنی کتاب نیایع المودت میں نقل کیا ہے۔ مگر اور کتابوں میں جو الگ موجود ہیں - یہ حدیث بہت طولانی ہے

جس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔ مترجم،

ترجمہ نسخہ دوم: عکرم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا اے عبد الرحمن یہ لوگ میرے اصحاب ہیں۔ اور علیؓ ابن ابی طالبؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ پس جو کوئی میرے بعد اس سے منحرف ہو گا یا بروایت دیگر جو کوئی اس کے بغیر یعنی اس کی ولایت کے بغیر میرے پاس آئے گا یا بروایت دیگر جس نے اس پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ یا بروایت دیگر جس نے علیؓ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ اے عبد الرحمن اللہ نے رزق ہدایت کو بیان کرنے والی کتاب نازل کی اور مجھ کو حکم دیا کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں جو کچھ کہ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے سوائے علیؓ ابن ابی طالبؓ کے۔ کیونکہ اس کو کسی بیان اور اظہار کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فصاحت میری فصاحت جیسی، اور اس کی درایت (سمجھ) میری درایت کی سی بنائی ہے۔ اور اگر مثلاً حکم (برو باری و محل) ایک محترم ہو کر ایک مرد بن جاتا تو علیؓ ہوتا۔ اور اگر عقل ایک شخص بن جاتا تو حسنؓ ہوتا۔ اور اگر سخاوت ایک شخص ہوتا تو حسینؓ ہوتا۔ اور اگر حسنؓ (خوبصورتی) ایک شخص ہوتا تو میری بیٹی فاطمہؓ ہوتی۔ جو وجود غصری اور شرافت و کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں۔

۱۱۱ وعن موسى بن علي القرشي عن قنبر عن بلال بن حمادة قال طلع علينا النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم ووجهه مشرق كدائرة القمر فقام عبد الرحمن بن عوف فقال يا رسول الله ما هذا التور فقال بشاراة اتقني من سرتي في اخي وابن عمي عليؓ و بنتي فاطمةؓ ان الله نزلهم علينا فاطمةؓ وامرهم صوان خاتمن الجنان فيهن بالزينة والتور فهز شجرة طوبى فحملت دقا قاعني صكا كابعده محبي اهليتي وانشاء من تحتها ملئكة من نور و دفع الى كل ملك صكا فاذا استوت القيامة باهلها نادى الملكة الى الخلائق فلا يبقى محب الا دفعت اليه صكا فيه فكاك من النار و في نسخة اخرى الا وقعت في يداه و رقه فيها صك وفيه نجات من النار، فاحي وابن عمي و بنتي فكاك رقاب الرجال والنساء من امتي من النار۔ اور موسیٰ بن علی قرشی نے قنبرؓ سے اور اس نے بلال بن حمادہؓ سے روا

کی ہے۔ بلال کہتا ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ کا چہرہ انور چاند کے گھیرے کی طرح چمک رہا تھا۔ عبدالرحمن بن عوف نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ روشنی آپ کے چہرہ انور پر کیسی ہے؟ فرمایا میرے پروردگار کی طرف سے میرے بھائی اور ابن عم علی ابن ابی طالب اور میری بیٹی فاطمہ کے بارے میں ایک خوشخبری میرے پاس آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کا نکاح فاطمہؑ سے کیا۔ اور رضوانِ خازنِ جنت کو حکم دیا کہ جنت کو آراستہ کرے پھر رضوان نے درختِ طوبیٰ کو حرکت دی اور وہ میری اہلبیت کے دوستوں کی شمار کے موافق پر دونوں سے بارور ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے نیچے نور کے فرشتے پیدا کئے اور ہر ایک فرشتے کو ایک پروانہ عطا فرمایا۔ پس جب قیامت ہوگی اور اہل قیامت محسوس ہوں گے تو وہ فرشتے مخلوقات کو پکاریں گے پس ہر ایک محبتِ اہلبیت کو ایک پروانہ مل جائے گا جس میں آتشِ دوزخ سے نجات پانے کا حکم مندرج ہوگا۔ یا بروایت دیگر ہر ایک محبت کے ہاتھ میں ایک پتہ گر پتے کا جس میں پروانہ ہوگا اور اس پروانہ میں آتشِ دوزخ سے نجات پانے کا حکم لکھا ہوگا۔ پس میرا بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابی طالب اور میری بیٹی فاطمہؑ میری امت کے مردوں اور عورتوں کی گردنوں کو آتشِ دوزخ سے چھڑانے والے ہیں۔

۱۲ وعن ابن عباس قال قال رسول الله لعلي يا علي ان الله تبارك وتعالى نزل بك فاطمة وجعل صداقها الامراض فمن مشى عليها مغمضا لك مشى حراما۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ سے تمہارا نکاح کیا اور اس کا مہر تمام زمین کو مقرر فرمایا۔ پس جو کوئی زمین پر چلے در آنجا ایک وہ تم سے بغض رکھتا ہو، وہ اس کا چلنا حرام ہے۔

۱۳ وعن ابن نعيم الحافظ عن شيوخه عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اذا اوتي شيئا يقول اذهبوا به فلانة فلانة فانها كانت صدقة خيجة اذهبوا به الى فلانة فانها تحت خديجة۔ حافظ ابو نعیم نے باسناد خود اپنے شیوخ کی زبانی انس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز آتی تھی تو فرماتے تھے یہ چیز فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کہ وہ خدیجہ الکبریٰ کی صدیقہ یعنی سچی دوست تھی۔ یہ چیز فلاں عورت کو پہنچا دو کہ وہ خدیجہ کو دوست رکھتی ہے۔

۱۴ وعن شیوخہ عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ ﷺ فضلت خدیجۃ علی نساء النبیؐ کما فضلت مریۃ علی نساء العالمین۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کبریٰ کو میری بیویوں پر برادری دے دیا۔ دیگر میری امت کی عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح حضرت مریمؑ (مادر عیسیٰ) کو تمام عالم کی عورتوں پر۔

۱۵ وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ ﷺ نزل ملک من السماء فاستاذن اللہ تعالیٰ ان یسلم علی ولہ ی نزل قبلہا فبشرنی عن اللہ عز وجل ان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنتۃ۔ اور حذیفہؓ یمانی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام کرنے کی اجازت لی۔ اور وہ اس سے پہلے کبھی زمین پر نہ آتا تھا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خوشخبری دی کہ فاطمہؓ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

المودۃ الرابعۃ عشر فی فضائل النبیؐ و اہلبیتہ و فوت النبیؐ و فاطمۃ و دفنہما علیہما السلام و ما ختمت المودۃ المبارکات الطیبات و جو دھویں مودت بغیر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہلبیت اطہار کے فضائل اور آنحضرت اور فاطمہ علیہما السلام کی وفات اور دفن کے حالات میں۔ اور اسی پر یہ مبارک اور پاک مودتیں ختم ہوتی ہیں۔

۱۶ عن امیر المومنین علیؑ فی حدیث طویل قال اذا کان یوم القیمۃ فاول من یقوم من قبرہ الناطق الصادق الناصح المشفق محمد المصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فیاتہ جبرئیلؑ بالبراق و میکائیلؑ بالتاج و اسرافیلؑ بالقصب و مرضوان مجلتین ثم ینادی جبرئیلؑ ابن قبر محمدؐ فنقول لا یرض حملتہ الزیاح مع الجبال فذکتہ ذکۃ واحدۃ فلا دہری ابن قبر محمدؐ فیرفعہ عن قبرہ عمود من نور الی عنان السماء فیبکی جبرئیلؑ بکاء شدیداً فیقول لہ میکائیلؑ و ما یبکیک فیقول او تمنعنی من البکاء و هذا محمدؐ یقوم من قبرہ و یسألنی عن امتہ و انا لا اذہری ابن امتہ قال ثم ینصدع القبر فاذا محمدؐ قاعد و ینفض التراب عن راسہ و لحيۃ ثم یلتفت یمیناً و شمالاً فلا یرى من العمران شیئاً فیقول یا جبرئیلؑ بشرنی فیقول ابشرك بالبراق

السباق الطائر في الأفق فيقول بشرني فيقول ابشرك بالثأب فيقول بشرني فيقول ابشرك بالقصب والحلتين فيقول بشرني بأمتي لعلك خلعتهم بين اطباق النيران اولعلك تركتهم على شفير جهنم اولعلك تركتهم في ايدي الزبانية فيقول ما امرأتهم وانهم في الحودهم الى اخره الحديث. اختصونا الخبر الطويل بذلك حتى تعلم شفقتك اليك بمحبته واتباع سنته. جناب امير المؤمنين عليه السلام سے ایک لمبی حدیث میں مروی ہے کہ قیامت کے دن جو کوئی سب سے پہلے اپنی قبر میں زندہ ہو کر اٹھے گا وہ پیغمبر ناطق و صادق و ناصح و مشفق یعنی محمد مصطفیٰ علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم ہوں گے پس جبرئیل علیہ السلام برحق کو لے کر حاضر ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام تاج اور اسرافیل علیہ السلام کتابی جامہ اور رضوان بہشت کے دو حلقے لائیں گے۔ اور جبرئیل پکاریں گے کہ محمدؐ کی قبر کہاں ہے۔ زمین جواب دے گی کہ ہواؤں نے مجھ کو پہاڑوں سمیت اٹھایا اور یکبارگی مجھ کو دے مارا۔ اس لئے مجھ کو معلوم نہیں کہ محمدؐ کی قبر کہاں ہے۔ اس وقت نور کا ایک ستون آپ کی قبر مطہر سے آسمان تک ظاہر ہوگا۔ پس جبرئیل نہایت شدت سے رونے لگیں گے میکائیل ان سے کہیں گے تم کیوں روتے ہو؟ جبرئیل جواب دیں گے کہ اے بھائی میکائیل آیا تم مجھ کو رونے سے منع کرتے ہو حالانکہ محمدؐ اپنی قبر سے اٹھیں گے اور اپنی امت کی بات مجھ سے دریافت کریں گے۔ اور مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کی امت کہاں ہے۔ جناب امیر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت کی قبر چھٹ جائے گی اور یکایک محمدؐ اٹھ کر بیٹھ جائیں گے اور اپنے سر اور داڑھی پر سے مٹی جھاڑیں گے۔ پھر دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہوں گے اور کسی قسم کی آبادی نہ دیکھیں گے اس وقت جبرئیل سے فرمائیں گے اے جبرئیل مجھ کو کوئی خوشخبری سناؤ۔ جبرئیل عرض کریں گے میں آپ کو برحق کی خوشخبری دیتا ہوں جو سبقت کرنے والا اور اطراف عالم میں اڑنے والا ہے پھر حضرت فرمائیں گے مجھ کو کوئی خوشخبری دو۔ جبرئیل عرض کریں گے میں آپ کو تاج کی خوشخبری دیتا ہوں۔ حضرت فرمائیں گے کوئی خوشخبری دو۔ وہ عرض کریں گے میں آپ کو جامہ کتان اور دو بہشتی حلوں کی خوشخبری دیتا ہوں۔ تب حضرت فرمائیں گے اے جبرئیل مجھ کو میری امت کی خوشخبری سناؤ۔ شاید تم نے ان کو دوزخ کے طبقوں کے درمیان چھوڑا ہے یا شاید جہنم کے کنارے پر چھوڑا ہے۔ یا شاید دوزخ کے شعلوں (زمانہ) کے درمیان چھوڑا ہے اس وقت جبرئیل عرض کریں گے کہ یا محمدؐ میں نے ان کو نہیں دیکھا ہے اور وہ اپنی قبروں میں ہیں۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس طولانی حدیث کو اس مطلب پر اختصار کر دیا تاکہ اسے دیکھنے والے سمجھ سکیں، معلوم ہو کہ آنحضرتؐ تیری اُن کے ساتھ محبت رکھنے اور اُن کی سنت کی پیروی کرنے کے سبب تجھ پر کس قدر مہربان اور شفیق ہیں (کہ قبر سے اُٹھتے ہی اُمت کا خیال ہے)۔

۲۔ وعن زید بن اسلم عن عمر ابن الخطاب قال قال رسول الله لما اقترف آدم الخطيئة قال يا رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لي فقال الله يا آدم كيف عرفت محمد اولم اخلقه قال يا رب لما خلقتني بيدك ونفخت في من روحي رفعت رأسي فرأيت علي قوائم العرش مكتوباً لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت لم تصف الي اسمك الا احب الخلق اليك فقال الله تعالى صدقت يا آدم انه لاحب الخلق الي واذا اسئلتني بحقه قد غفرت لك ولولا له لما خلقتك قال ابو عبد الله الحافظ هذا حديث صحيح الاسناد ولولم يخرجہ الشيخان۔ اور زید بن اسلم نے عمر ابن خطاب سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمؑ نے خطا ترک اولیٰ کی تو خدا سے اس طرح دعا کی ”اے پروردگار میں محمدؐ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو بخش دے“ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”اے آدمؑ تو نے محمدؐ کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اس کو پیدا نہیں کیا۔ آدمؑ علیہ السلام نے عرض کی ”اے پروردگار جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھ کو پیدا کیا، اور اپنی روح کو مجھ میں پھونکا۔ میں نے اپنا سر اوپر کو بلند کیا اس وقت میں نے دیکھا کہ عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا ہے لا اله الا الله محمد رسول الله۔ یہ دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی شخص کے نام کو ملحق کیا ہے جو تمام مخلوق میں سے تجھ کو زیادہ تر محبوب و پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدمؑ تو نے سچ کہا ہے شک وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اور چونکہ تو نے اس کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کیا ہے اس لئے میں نے تجھ کو بخش دیا۔ اور اگر میں اُس (محمدؐ) کو پیدا نہ کرتا تو تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ حافظ ابو عبد اللہ کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ شیخین یعنی بخاری و مسلم نے اس کو اپنی صحیحین میں درج نہیں کیا۔

۳۔ وعن سعيد ابن المسيب عن ابن عباس قال قال رسول الله اوحى الله تعالى

اَللّٰی عِیْسٰی یَا عِیْسٰی اَمِنْ بِمَحْمَدٍ وَاَمْرٌ مِّنْ اَدَمَکَہْ مِّنْ اَمْتِکَہْ اِنْ یَوْمَ نَوَابِہِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ  
مَا خَلَقْتَ اَدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتَ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ۔ وَلَقَدْ خَلَقْتَ الْعَرْشَ عَلَی الْبَآ  
فَاضْطَرَّ فَکَتَبَ عَلَیْہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ م ح یعنی نصف اسم محمد فسخن۔ قَالَ ابُو عَبْدِ اللّٰہِ  
الْحَافِظُ ہَذَا حَدِیثٌ صَحِیْحٌ الْاِسْنَادُ اِیْضًا وَلَوْ لَمْ یُخْرِجْہُ الشَّیْخَانُ۔ اور سعید بن مسیب  
نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر دوحی بھیجی اے عیسیٰ! محمدؐ پر ایمان لا۔ اور اپنی اُمت کو حکم دے  
کہ جو اس کو پائیں (یعنی محمدؐ کے زمانہ میں ہوں) اس پر ایمان لائیں۔ اگر میں محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو آدمؑ  
کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو نہ جنت کو پیدا کرتا اور نہ دوزخ کو۔ اور جب میں نے  
عرش کو پانی کے اوپر پیدا کیا تو وہ مضطرب ہوا۔ یعنی ادھر ادھر ہلنے لگا۔ پس اس پر لا الہ الا  
اللہ م ح یعنی محمدؐ کا آدھا نام لکھا گیا۔ اس کے لکھتے ہی وہ ساکن ہو گیا یعنی ٹھہر گیا۔  
حافظ ابو عبد اللہ کہتا ہے کہ یہ حدیث بھی صحیح الاسناد ہے گو شیخین نے اس کو درج  
نہیں کیا۔

۴ وعن ابن عبد اللہ الحافظ عن شیوخہ عن ابی الخیر البختری قال سَمِعْتُ  
امیرَ الْمُؤْمِنِینَ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَی مِثَرِ الْکُوفَةِ وَعَلِیْہِ مَدَامَ عَہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی  
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَقْعَدًا بِسَیْفِ رَسُوْلٍ اللّٰہِ مُتَعَمِّمًا بِعِمَامَۃِ رَسُوْلٍ اللّٰہِ  
وَفِیْ اَصْبَعِہٖ خَاتَمُ رَسُوْلٍ اللّٰہِ فَعَقَدَ عَلَی الْمَنْبَرِ وَکَشَفَ بَطْنُہٗ فَقَالَ سَلُوْنِی قَبْلَ  
اَنْ تَفْقَدُوْنِی فَاَنْ یَلِیْنَ الْجَوَانِحُ مَنِّیْ عَلِمًا جَمًّا وَاَشَارَ اِلَی بَطْنِہٖ وَقَالَ ہَذَا اسْقَطُ  
الْعِلْمُ ہَذَا الْعَابِ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ فِیْ مَا نَرَقِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّ قَائِمًا مِّنْ غَیْرِ وَحِی  
اَوْحٰی اللّٰہُ اِنِّیْ وَاَللّٰہُ لَوْ ثَنِیْتُ لِی الْوَسَادَةُ فَجَلَسْتُ عَلَیْہَا لَا فِتْنَتَ لِاَہْلِ التَّوْبَاتِ  
بِتَوْبِ اَتَمِّہُمْ وَلَا اَہْلِ الْاَنْجِلِ بِاَنْجِلِہُمْ حَتّٰی یَنْطِقَ التَّوْبَاتُ وَلَا اَنْجِلُ فِیَقُولُ صَدَقَ  
عَلٰی قَدْ افْتَاکُمْ بِمَا اَنْزَلَ فِیْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ ابو عبد اللہ حافظ نے  
اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ابو الخیر بختری سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین  
علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ میں منبر پر دیکھا اور اس وقت آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
زرہ پہنے ہوئے تھے اور رسول خدا کی تلوار پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آنحضرتؐ کا  
عمامہ سر پر رکھے تھے اور رسول خدا کی انگوٹھی آپ کی انگلی میں تھی۔ پس آپ منبر پر بیٹھ گئے



اور شکم مبارک کو کھولا۔ اور ارشاد فرمایا اے لوگو! مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ مجھے نہ پاؤ گے کیونکہ میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم کثیر ہے۔ اور اپنے شکم مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ علم کا جائے وقوع ہے۔ یہ لعاب رسول خدا ہے۔ یہ وہ ہے جو رسول خدا نے مجھ کو تھوڑا تھوڑا کر کے کھلایا ہے جس طرح پرندہ اپنے بچے کو کھلاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر نزول وحی دواسطہ رسول خدا مجھ کو پہنچا ہے۔ خدا کی قسم اگر مسند میرے واسطے بچھائی جائے اور میں اس پر بیٹھوں تو میں بے شک اہل توریت کے لئے ان کی توریت کے موافق فتویٰ دوں گا۔ اور اہل انجیل کے لئے ان کی انجیل کے موافق حکم کر دوں گا۔ یہاں تک کہ توریت و انجیل گویا ہوں اور ہر ایک کہے کہ البتہ علی نے سچ کہا۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے پنج نازل کیا ہے۔ اس کے موافق تمہارے واسطے فتوے دیا ہے۔ اور تم کتاب خدا کو پڑھتے ہو، آیات تم نہیں سمجھتے۔

۵۰ وعن ابن عباس قال ان الحسن والحسين كانا كتبنا فقال الحسن والحسين خطي احسن من خطي فقالوا لفاطمة احكي بيننا من احسن منا خطا فكرهت فاطمة ان توفى احدهما بتفضيل احدهما على الآخر فقالت منهما سئلا با عليا فسئلاه عن ذلك فقال علي عليه السلام سئلا جدا كما رسول الله فسئلاه فقال لا احكم بينكما حتى اسئل جبرئيل فلما جاء جبرئيل قال لا احكم بينكما ولكن يحكم بينكما ميكائيل فقال لا احكم بينكما ولكن يحكم بينكما اسرافيل فقال لا احكم بينهما حتى اسئل الله تعالى ان يحكم بينهما فقال الله تبارك وتعالى لا احكم بينهما ولكن اتمهما فاطمة فتحکم بينهما فقالت فاطمة احكم بينهما وكانت لها قلاوة من الجواهر فقالت لهما انشروا هرهرة القلاوة فمن اخذ منهما اكثر فخطه احسن فنشرتها وكان جبرئيل واقفا عند قائمة العرش فامر الله تعالى اهبط الى الارض وانصف الجواهر بينهما حتى لا يتأذى احدهما ففعل ذلك احتراماً وتعظيماً لهما عليهما السلام۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسن اور حسین نے بطور مشق کے کچھ لکھا۔ اور حسن نے حسین سے کہا کہ میرا خط تم سے اچھا ہے اور وہ کہتے تھے کہ میرا خط تم سے اچھا ہے۔ آخر اپنی مادر گرامی جناب فاطمہ زہرا سے عرض کی آپ ہمارا فیصلہ کیجئے۔ کہ ہم میں سے کس کا خط اچھا ہے حضرت

فاطمہ علیہا السلام نے اس خیال سے کہ اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دے دوں گی تو ان میں سے ایک کو ایذا پہنچے گی، فیصلہ کرنا پسند نہ کیا۔ اور دونوں صاحبزادوں سے فرمایا اپنے والد ماجد علی علیہ السلام سے دریافت کرو۔ تب انہوں نے حضرت علیؑ سے خط کی بابت دریافت کیا۔ علیؑ نے فرمایا اسے فرزند و اپنے نانار رسول خدا سے پوچھو۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان حکم نہیں کرتا جب تک کہ جبرئیلؑ سے دریافت نہ کر لوں۔ جب جبرئیلؑ حاضر ہوئے تو عرض کی کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ میکائیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ میکائیلؑ نے کہا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ اسرافیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ اسرافیلؑ نے کہا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ ان کے درمیان حکم کرے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ ان کی ماں فاطمہؑ ان کے درمیان حکم کرے گی۔ الغرض جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتی ہوں۔ اور اس معصومہ کے پاس جواہرات کی ایک مالا تھی۔ دونوں صاحبزادوںؑ فرمایا کہ میں اس مالا کے جواہرات کو بکھیرتی ہوں تم میں سے جو کوئی زیادہ جواہرات پختے گا اسی کا خط اچھا ہے۔ یہ فرما کر جواہرات بکھر دیئے۔ اور اس وقت جبرئیلؑ عرش کے پائے کے پاس موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ زمین پر اتر دو اور جواہر کو ان کے درمیان آدھوں آدھ کر دو تاکہ کوئی صاحبزادہ ریجیدہ نہ ہو پس جبرئیل علیہ السلام نے اگر ان دونوں حضرات علیہما السلام کی عظمت و حرمت کے سبب جواہرات کو آدھوں آدھ کر دیا۔

وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالُوا إِنَّ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا ارَادَ غَسَلَ رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ اسْتَدْعَى الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ اِنْ يَنَاوِلُهُ الْمَاءَ بَعْدَ اَنْ عَصَبَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ نَزَعَ قَمِيصَهُ مِنْ حَيْبِهِ حَتَّى بَلَغَ بِهِ اِلَى سَرْتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تَجْوِيزَةِ تَقْدِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَحْدَهُ وَلَمْ يَشَأْ اَنْ يَكُنْ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ - وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَخُوضُونَ فِيْمَنْ يَوْمُهُمْ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَابْنُ يَدْفَنُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ مَسْئُومٌ اللَّهُ اَمَامُنَا حَيًّا وَمَيِّتًا فَيَدْفَنُ خَلُونَ اِلَيْهِ عَمَّ مَقُولٌ هُوَ كَمَا اسَ مَالًا مِنْ سَاتِ جَوَاهِرَاتٍ تَحْتَهُ - جَبْ تَيْنِ مَيْنِ دُونُوں صَاحِبِزَادِے چُن چکے تُو جَبْرئیل علیہ السلام نے باقی ایک جواہر کو دو ٹکڑے کر ڈالا اور دونوں نے ایک ایک ٹکڑا اٹھالیا۔ (ترجمہ)

وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالُوا إِنَّ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا ارَادَ غَسَلَ رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ اسْتَدْعَى الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ اِنْ يَنَاوِلُهُ الْمَاءَ بَعْدَ اَنْ عَصَبَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ نَزَعَ قَمِيصَهُ مِنْ حَيْبِهِ حَتَّى بَلَغَ بِهِ اِلَى سَرْتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تَجْوِيزَةِ تَقْدِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَحْدَهُ وَلَمْ يَشَأْ اَنْ يَكُنْ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ - وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَخُوضُونَ فِيْمَنْ يَوْمُهُمْ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَابْنُ يَدْفَنُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ مَسْئُومٌ اللَّهُ اَمَامُنَا حَيًّا وَمَيِّتًا فَيَدْفَنُ خَلُونَ اِلَيْهِ عَمَّ مَقُولٌ هُوَ كَمَا اسَ مَالًا مِنْ سَاتِ جَوَاهِرَاتٍ تَحْتَهُ - جَبْ تَيْنِ مَيْنِ دُونُوں صَاحِبِزَادِے چُن چکے تُو جَبْرئیل علیہ السلام نے باقی ایک جواہر کو دو ٹکڑے کر ڈالا اور دونوں نے ایک ایک ٹکڑا اٹھالیا۔ (ترجمہ)

فوجاً فوجاً منہم فیصلون بغیر امام وینصرفون وقال ابن اللہ تعالیٰ لم یقبض نبیاً فی مکان الا فدفنونه فیہ وانی ادفنہ فی حجرہ التی قبض فیہ فرضی القوم بذالک اور اصحاب رسول خدا کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا کی وفات کے بعد جب امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے آنحضرت کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو فضل بن عباسؓ سے فرمایا کہ اپنی دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ کر حضرت پر پانی ڈلو تا جائے پھر آنحضرت کے پیراہن کو آپ کے گریبان کی طرف سے نیچے کو اتارا اور ناف تک لے جا کر چھوڑ دیا۔ جب غسل و کفن سے فارغ ہوئے تو آگے بڑھے اور تنہا ہی حضرت کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اس نماز میں کوئی دوسرا شخص ان کے شریک نہیں ہوا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت (باہر بیٹھی ہوئی) اس امر میں فکر و غور کر رہی تھی کہ حضرت کی نماز جنازہ پڑھتے وقت ان کا امام کون ہو گا اور آپ کو کہاں دفن کیا جائے گا۔ پس امیر المؤمنین علیہ السلام باہر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ رسول خدا زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں ہمارے امام ہیں۔ پس ان میں سے تھوڑے تھوڑے آدمی اندر جنازے کے پاس جاتے تھے اور بغیر امام کے نماز جنازہ پڑھ کر باہر چلے آتے تھے۔ نیز جناب امیر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس جگہ کسی پیغمبر کی روح کو قبض کرتا ہے اسی جگہ اس کو دفن کیا کرتے ہیں۔ میں بھی آنحضرت کو آپ کے اسی حجرے میں دفن کروں گا جس میں آپ نے انتقال فرمایا ہے۔ سب نے اس بات کو پسند کیا۔

فلما فرغوا من الصلوة قال امیر المؤمنین لزید بن سہل احفر لرسول اللہ کذاً مثل اہل اہل الدینۃ فحفر لہ کذاً وکان یحفر لہ اہل المدینۃ ثم دخل فیہ امیر المؤمنین علی والعباس والفضل بن عباس لیتولوا دفنہ فوضعه علی اللہ علیہ والہ وسلم علی علیہ السلام بیدیدہ وکشف وجہہ ووضہ اللہ واهال التراب وکان یوم الثامن والعشرون من صفر وقیل اثنا عشر من ربیع الاول مات یوم الاثنين ودفن یوم الاربعاء پس جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے زید بن سہل سے جواباً مدینہ کا گور کُن تھا فرمایا رسول خدا کے لئے مدینہ والوں کی سی ایک کھد کھودو۔ اس نے حضرت کے لئے کھد تیار کی۔ پھر امیر المؤمنین علی اور حضرت عباسؓ اور فضل بن عباسؓ قبر میں داخل ہوئے تاکہ حضرت کو دفن کریں۔ پس علی علیہ السلام نے آنحضرت کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کھد میں رکھا اور ان کا منہ کھولا۔ پھر کھد کے منہ پر کچی اینٹیں

رکھیں اور اوپر مٹی ڈالی۔ اور حضرتؑ نے اٹھا بیسویں ماہ صفر کو رحلت فرمائی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اُس روز ربیع الاول کی بارہویں تاریخ تھی۔ دوشنبہ کے دن حضرتؑ نے وفات پائی اور بدھ کے دن دفن ہوئے۔

ثم رجعت فاطمة الى بيتها واجتمعت اليها النساء فقالت فاطمة انا لله وانا اليه راجعون۔ انقطع عنا خير السماء ثم قالت في مرضية النبي : اشعاع۔ اغبر افاق البلاد وكومت + شمس التماس واطلم العصوران + والارض من بعد النبي خريبه + اسغا عليه كثرة الرجفان + فليبكه شرق البلاد وغربها وليبكه مصر وكل يمان + بعد ازاں فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے گھر واپس آئیں۔ اور مدینہ کی عورتیں تعزیت کے لئے ان کے پاس آکر جمع ہوئیں۔ تب فاطمہؑ نے کلمہ انا لله وانا اليه راجعون۔ زبان پر جاری کیا اور فرمایا اب آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہو گئی۔ پھر آنحضرتؑ کے مرض میں یہ شعر پڑھے : توجعت اشعاع۔ اطراف عالم رحلت کے غم میں، غبار آلود ہو گئے۔ اور دن کا آفتاب سیاہ ہو گیا۔ اور تمام زمانہ تیر و تاریک ہوا اور زمین آنحضرتؑ کے بعد ویران ہو گئی۔ اور حضرتؑ پر افسوس کرنے کے سبب اس کو بہت زلزلے آ رہے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ جہان کے مشرق اور مغرب آنحضرتؑ پر گریہ کریں۔ اور مصر اور تمام اہل یمن ان پر روئیں۔

قیل ماتت فاطمة بعد النبي بستة اشهر۔ منقول ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ نے حضرتؑ سے چھ مہینے بعد وفات پائی۔

عن ابن عباس لما جاء فاطمة الاجل لم تحم ولم قصد ع ولكن اخذت بيد الحسن والحسين فذهبت بهما الى قبر رسول الله فصلت بين القبر والمنبر كعتين ثم وضعتهما الى صدرها والزمتهما وقالت يا اولادى اجلسا عندا بكم ساعة وامير المؤمنين يصلي في المسجد ثم رجعت من عندهما نحو المنزل فحملت ملاط النبي فاغتسلت ولبست فضل ثوبه۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو نے اس معصومہؑ کو بخار آیا اور نہ در و سر عارض ہوا۔ بلکہ حسنؑ اور حسینؑ کے ہاتھ پکڑے اور دونوں کو ہمراہ لے کر قبر رسولؐ پر گئیں اور قبر اور منبر کے درمیان

دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دونوں کو اپنے سینہ سے لگایا اور اُن سے لپٹ کر فرمایا  
 اے میرے بچو! تم دونوں ایک ساعت اپنے باپ کے پاس بیٹھو۔ اور امیر المؤمنینؑ  
 اس وقت مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر وہاں سے گھر آئیں اور آنحضرتؐ کی چادر  
 اٹھائی۔ پھر غسل کر کے حضرتؐ کا بچا ہوا لباس رب روایتے دیگر بچا ہوا کفن پہنا۔  
 ثم نادت یا اسماء امرأة جعفر طیار فقالت لبیک بنت رسول اللہ فقالت  
 فاطمة لا تغادیننی فاتی فی هذا البيت واضعة جنبی ساعة  
 فاذا مضت ساعة ولم اخرج فنادینی ثلاثاً فان اجبتک فادخلی و  
 الا فاعلمی انی الحققت برسول اللہ ثم قامت مقام رسول اللہ و صلت  
 مراکتین ثم طالت وغارمت وجهها بطرف مرءائها وقیل بل ماتت  
 فی سجودها۔ بعد ازاں اسماء زوجہ جعفر طیار کو آواز دی۔ اسماء نے عرض کی ہاں لے  
 دختر رسولؐ خدا۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا اے اسماء تم میرے پاس سے الگ نہ ہونا کہ میں  
 اس گھر میں ایک ساعت لیٹنا چاہتی ہوں۔ جب ایک ساعت گزر جائے اور میں  
 باہر نہ نکلوں تو تم مجھ کو تین آوازیں دینا۔ اگر میں جواب دوں تو تم اندر چلی آنا۔ ورنہ  
 سمجھ لینا کہ میں رسولؐ خدا سے ملتی ہو گئی۔ بعد ازاں رسولؐ خدا کی جگہ پر کھڑی ہوئیں  
 اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئیں اور اپنا منہ چادر کے پلے سے ڈھانپ لیا۔  
 بعض کہتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ نے سجدہ ہی میں وفات پائی۔ فلما مضت ساعة  
 اقبلت اسماء بفاطمة الزهراء ونادت ثلاثاً یا ام الحسن والحسين  
 یا بنت رسول اللہ فلم تجب قد خلت البیت فاذا هی میتة۔  
 الفرض جب ایک ساعت گزری تو اسماء نے جناب فاطمہؑ زہرا کی طرف مخاطب  
 ہو کر آواز دی اے حسن و حسینؑ کی ماں۔ اے دختر رسولؐ خدا۔ مجھ کچھ جواب  
 نہ ملا۔ تب اسماء اس گھر میں داخل ہوئیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ وہ معصومہ رحلت  
 کر چکی ہیں۔

قال اعدائی کیف تعلم وقت وفاتها قال اعلمها ابوہا اعرابی نے پوچھا  
 کہ اس معصومہ نے اپنی وفات کا وقت کیونکر معلوم کر لیا تھا؟ ابن عباسؓ نے  
 جواب دیا کہ اُن کے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس سے آگاہ

فرمایا تھا۔

ثم شقت اسماء جيبها وقالت كيف اخبرني رسول الله بوفاتك ثم خرجت فلقيها الحسن والحسين فقالا اين اُمتنا فسكتت فدخل البيت فاذا امتدة فحركها الحسين فاذا هي ميتة فقال يا اخا اجرلك الله في موت اُمتنا وخرجنا يناديان وااحمداه وامحمداه اليوم جُدد لنا موتك اذ ماتت اُمتنا ثم اخبرنا عليا وهو في المسجد فغشي عليه حتى مرش عليه الماء فجاء على حتى دخل بيت فاطمة وعند مراسها تبكي اسماء وابناء محمد ما كتبنا تشعرب فاطمة موت جدكما۔ فمن تسفر بعدك پھر اسماء نے اپنا گریبان پھاڑا اور بولی رسول خدا نے مجھ کو تیری وفات سے کیوں آگاہ کیا تھا۔ پھر گھر سے نکلی۔ اور حسن اور حسین اس سے ملے۔ اور بولے اے اسماء ہماری اماں کہاں ہیں؟ اسماء خاموش ہو گئی۔ اور دونوں صاحبزادے گھر میں داخل ہوئے۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ جناب فاطمہ لیٹی ہوئی ہیں۔ امام حسین نے ان کو بلایا تو معلوم ہوا کہ وہ انتقال فرما چکی ہیں۔ یہ حال دیکھ کر اپنے بڑے بھائی سے عرض کی اے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری مادر گرامی کے مرے میں اجر عطا فرمائے۔ بعد ازاں دونوں بھائی گھر سے نکلے۔ اور پکارتے جاتے تھے وا محمداه وا احمداه۔ اے نانا آج والدہ کی موت نے آپ کی موت کو ہمارے لئے تازہ کر دیا۔ پھر مسجد میں جا کر اپنے والد ماجد علی ابن ابی طالب کو اس واقعہ کی خبر دی۔ یہ وحشت ناک خبر سننے ہی حضرت پر ایسی عشی طاری ہوئی کہ دہوش میں لانے کے لئے، آپ پر پانی چھڑکا گیا۔ جب غش سے افاقہ ہوا تو حضرت گھر میں تشریف لائے۔ اور حجرہ فاطمہ زہرا میں داخل ہوئے۔ اس وقت اسماء اس معصومہ کے سر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ اور کہتی تھی اے پسران محمد ہم فاطمہ کے سبب تمہارے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کو یاد نہ کرتے تھے۔ پس اے فاطمہ تمہارے بعد اب کس کے چہرہ منور کی زیارت کیا کریں گے۔

فكشفت امير المؤمنين عن وجهها فاذا برقعة عند مراسها فنظر فيها فاذا فيها مكتوب:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ هذه وصية فاطمة

بنت رسول اللہ وہی تشهد ان لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ اَمْرُ سُوْلُ اللہ و  
 ان الجنة حق والتار حق وَاِنَّ السَّاعَةَ آتِیَةٌ لَا رَیْبَ فِیْہَا وَاِنَّ اللہَ تَعَالٰی  
 یَبْعَثُ مِنْ فِی الْقُبُورِ یَا عَلِیُّ اَنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللہ نہ وجہی اللہ منک  
 لا کون فی الدنیا والاخرة وانت اولیٰ بی من غیرک فغسّلتنی وحنّطنی  
 واکفّنی وادفنی باللیل ولا تعلم احدا استودعک اللہ واقراء علی  
 ولدی سلاماً الی یوم القیامة۔ آخر کار امیر المومنین علیہ السلام نے جناب فاطمہ  
 کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک رقعہ ان کے سر کے قریب پڑا ہوا ہے۔  
 جو نبی اس کو پڑھا تو اس میں یہ مضمون لکھا پایا:-

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ فاطمہ دختر رسول خدا کی وصیت ہے اور وہ گواہی  
 دیتی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ اور شہادت  
 دیتی ہے کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے اس  
 میں کسی طرح کا شک نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قبروں میں سے تمام مردوں کو زندہ کر کے  
 اٹھائے گا۔ اے علیؑ میں فاطمہ دختر رسول خدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے میرا نکاح  
 کیا تاکہ دُنیا اور آخرت میں میں تمہاری بیوی ہوں۔ اور تم غیر کی نسبت میرے لئے  
 زیادہ تر اولے ہو۔ پس تم ہی مجھ کو غسل دینا اور حنوط کرنا۔ اور کفنا کر رات کے وقت مجھ کو  
 دفن کرنا۔ اور کسی کو خبر نہ دینا۔ میں تم کو خدا کے پیرو کرتی ہوں۔ اور اپنی اولاد کو قیامت  
 تک ہوگی، سلام کرتی ہوں۔

فلما جاء الليل غسلها علیاً ووضعها علی السریر وقال للحسن ادع الی  
 المصلی فصل علیہا ورفعه یدیدہ الی السماء فنادی هذه فاطمة اخرجتها  
 من الظلمات الی النور فاضاءت الارض میلاً فی میل فلما امر ادا ان  
 یدفنوها نادى بقعه من البقیع الی فقد رفیع تربتها فأنظر وابقبر  
 محفور فحملوا السریر الیها فدفنوها فجلس علی شفیق القبر  
 فقال یا ارض استودعک ویدیعی هذه بنت رسول اللہ فنودی  
 منها یا علی انا ارفق بها منک فارجع ولا تهتم فانسد القبر واستوی  
 الارض فلم یعلم این کان الی یوم القیامة۔ جب رات ہوئی تو جناب امیرؑ

نے ان کو غسل دیا۔ اور تخت پر رکھا۔ پھر امام حسن علیہ السلام سے فرمایا جاننا میرے لئے منگاؤ۔ پھر آپ نے نماز اس پر پڑھی۔ اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا اور پکارے کہ یہ فاطمہ ہے جس سے تاریکی سے روشنی کی طرف بھیج رہا ہوں پس زمین میل میل تک روشن ہو گئی۔ جب ان حضرات نے اس معصومہ کو دفن کرنا چاہا تو بقیع کے مقام سے آواز آئی، میری طرف لاؤ۔ پھر اس جگہ کی خاک اُپر کو اُٹھی اور ان کو ایک قبر کھدی کھدائی نظر آئی۔ آخر کار تخت کو اس طرف لے گئے۔ اور اس معصومہ کو اس قبر میں دفن کیا۔ پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام قبر کے کنارے پر بیٹھے اور زمین سے مخاطب ہو کر فرمایا اے زمین! میں اپنی امانت کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ دختر رسول خدا ہے۔ تب اس زمین سے آواز آئی اے علی! میں تمہاری نسبت اس پر زیادہ تر مہربان ہوں۔ پس تم جاؤ اور غم مت کرو۔ پھر حضرت نے قبر کو بند کر دیا۔ اور وہاں کی زمین برابر کر دی۔ پس کسی کو آپ کی قبر معلوم نہ ہوئی اور نہ قیامت تک معلوم ہوگی۔

عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ يَبْعَثُ عِيدُ الْمَطْلَبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً عَلَيْهِ بَهَاءُ الْمُلُوكِ وَسَيِّمُ النُّبُوَّةِ اور علی المرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عبدالمطلب قیامت کے دن اُمت واحد کی حالت میں اُٹھیں گے کہ اُن کی شان و شوکت بادشاہوں کی سی ہوگی، اور پیشانی پیغمبروں کی طرح چمکتی ہوگی۔

أَيْضًا عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ عِيدَ الْمَطْلَبِ سَنَ خَمْسًا فِيهَا هَلِيَّةٌ فَاجْرَاهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي الْإِسْلَامِ حَرَّمَ نِسَاءَ الْأَبْيَاءِ عَلَى الْإِبْنَاءِ فَانْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَنْكِحُوا أُمَّتَكُمْ آبَاؤُكُمْ وَوَجَدَ مَالًا فَخَرَجَ مِنْهُ خَمْسًا وَتَصَدَّقَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَاعْلَمُوا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ الْآيَةُ۔

عہ یہ ایک خاص قسم کا تابوت تھا جو جناب سیدہ علیہا السلام نے خود اپنی میت کے لئے تجویز فرمایا تھا۔



ولما حضر بئر زمزم سقايا الحاج فأنزل الله تعالى أجعلتم سقايا  
 الحاج الآية وسن في القتل بمائة من الابل فأجرى الله تعالى ذلك في  
 الاسلام ولم يكن للطواف عدد في قریش فسق عبد المطلب سبعة  
 اشواط فأجرى الله تعالى ذلك في الاسلام۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے  
 مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حضرت عبد المطلبؑ نے زمانہ جاہلیت میں پانچ  
 طریقے مقرر کئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام میں جاری کیا۔ (۱) عبد المطلبؑ  
 نے باپوں کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے موافق یہ آیت  
 نازل کی۔ ولا تنكحوا ما نكح آباءكم من النساء الآية۔ یعنی جن عورتوں سے تمہارے  
 باپوں نے نکاح کیا ہے تم ان سے نکاح نہ کرو۔ آخر آیت تک۔ (۲) عبد المطلبؑ نے  
 کہیں سے کچھ مال پایا۔ اس میں سے پانچواں حصہ نکالا اور راہ خدا میں تصدق کیا۔ پس  
 اللہ تعالیٰ نے آیت ذیل اس کے موافق نازل کی۔ واعلموا انما غنمتم من شئ  
 فان لله خمسه الآية۔ یعنی معلوم کرو کہ جو مال تم غنیمت میں پاؤ اس کا پانچواں حصہ  
 اللہ کا ہے اور رسول خدا کا ۱/۵۔ (۳) جب عبد المطلبؑ نے چاہ زمزم کو کھودا تو اس کا  
 نام سقايا الحاج رکھا۔ اسی کو خدا نے آیت أجعلتم سقايا الحاج ۱/۵ میں نازل کیا۔  
 (۴) آدمی کے قتل کا خون بہا ایک سو اونٹ مقرر کئے۔ اللہ تعالیٰ نے وہی طریقہ  
 اسلام میں جاری فرمایا۔ (۵) قریش میں طواف کی تعداد کچھ مقرر نہ تھی۔ عبد المطلبؑ  
 نے سات شوط طواف کے مقرر کئے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اسلام میں جاری کیا۔  
 ۹ وعنه أيضا قال قال رسول الله لي يا علي ان عبد المطلب ما  
 كان يستقسم بالانرام ولا يعبد الا صنما ولا يأكل ما ذبح على النصب  
 وكان على ملّة ابراهيم۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے علیؑ عبد المطلبؑ جوئے کے تیروں سے  
 تقسیم نہ کرتے تھے۔ اور بتوں کو نہ پوجتے تھے۔ اور جو جانور کہ نصب یعنی بتوں کے  
 استھان اور ان کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا اس کو نہ کھاتے تھے۔ اور وہ ابراہیم علیہ السلام  
 کے مذہب پر تھے۔

ثنا وعن الامام جعفر الصادق قال نزل جبرئيل على رسول الله

فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنِّي حَرَمْتُ النَّارَ عَلَى صَليِّكَ أَنْزَلَكَ  
وَبَطْنُ حَمْلِكَ وَحَجَرُ كَفْلِكَ وَهِيَ رِوَاةُ الْمُسْلِمِ فِي جُزْءِ الثَّانِي مِنْ صَحِيحِهِ - اور امام  
جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتاً پر جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض  
کی کہ آپ کا پروردگار بعد تحفہ درود و سلام کے ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آتش و دوزخ  
کو حرام کر دیا ہے اس کثیف پر جس نے اسے مجھ سے تم کو رحم ماور میں اُتارا - اور اُس شکم  
پر جس نے تم کو اٹھایا یعنی جس میں تمہارا حمل رہا - اور اُس گود پر جس نے تمہاری کفالت  
اور پرورش کی - اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح کے جزء دوم میں درج کیا ہے -

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ  
التَّبِيُّ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلَ بْنَ هِشَامٍ وَأَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنَ أَبِي وَامِيَةَ بْنَ مَيْمُونَةَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - كَلِمَةً  
أَشْهَدُكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ يَا أَبَا طَالِبٍ اتَّعَبَ عَنْ مِلَّةٍ تَبَانُكَ  
جَهَالَةً حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ أَخْرَمَا كُلَّهُمَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
لَكَ عِنْدَ اللَّهِ تَقْدِيمٌ - اور سعید ابن مسیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ  
جب حضرت ابوطالبؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضرتؐ وہاں تشریف لائے  
دیکھا کہ ابو جہل ابن ہشام اور عبد اللہ بن ابی و امیہ بن مغمیرہ ان کے پاس موجود ہیں -  
تب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطالبؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا:  
اے چچا! کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہو - تاکہ میں خدا کے نزدیک  
اس باب میں تمہاری گواہی دوں - یہ سن کر ابو جہل بولا اے ابوطالبؑ! کیا جہالت  
کے سبب اپنے باپ و دادا کے مذہب سے روگردانی کرتا ہے - یہاں تک کہ ابوطالبؑ  
نے وہی بات کہی جو عبد المطلبؑ نے مرتے وقت اپنے آخری کلام میں رشتہ دوست  
توجید و رسالت کہی تھی - تب جناب رسول خداؐ نے اُن سے فرمایا اے چچا تمہارے

ف یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہؑ اور والدہ ماجدہ حضرت آمنہؑ اور عموئے نامدار حضرت  
ابی طالبؑ پر جنہوں نے اولاد کی طرح اپنی آغوش عافیت میں آنحضرتؐ کو پرورش کیا اور  
مرتے دم تک ایک دم بھی حضرتؐ سے جدا نہ ہوئے جہنم کی آگ حرام کی گئی - (مزمع علی عندہ)

واسطے خدا کے نزدیک سبقت ہے۔

۱۷۰ وعن ابن ہشیم قال سمعت علیاً یقول اتبع ابوطالب عبد المطلب فی کل احوالہ حتی خرج من الدنیا علی ملتہ و اوصانی ان اذقنہ فی قبرہ فاخبرت رسول اللہ قال اذهب فوامرہ فانفذ ما اوصاہ بہ فغسلہ وکفنہ وخبلہ الی الحجون قال فنیشت قبر عبد المطلب فرفعت الصقم فاذا هو مواجہ الی القبلة فحمدت اللہ علی ذالک واطیقت الصقم علیہ ما وھو وصی الاوصیاء وخیرو مراثی الانبیاء۔ اور ابن ہشیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ حضرت ابی طالبؑ نے تمام احوال میں حضرت عبد المطلبؑ کی پیروی کی یہاں تک کہ انہی کے مذہب پر و نیاسے رحلت کی۔ اور مجھ کو وصیت کی کہ مجھے حضرت عبد المطلبؑ کی قبر میں دفن کرنا۔ پس میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت سے اطلاع دی۔ فرمایا جاؤ ان کو دفن کرو۔ اور جو وصیت کی ہے اس کے موافق عمل کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ان کو غسل دیا۔ اور کفن پہنا کر قبرستان حجون میں اٹھالے گئے۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد المطلبؑ کی قبر کو کھودا اور تختہ اٹھایا۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کا منہ قبلہ کی طرف ہے۔ یہ حال دیکھ کر میں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور تختہ دونوں کے اوپر رکھ دیا اور وہ یعنی ابوطالب پیغمبروں کے وصیوں کے وصی اور بہترین وارثان انبیاء تھے۔

۱۷۱ وعن الاعمش قال حدثنی ابواسحاق بن الحارث وسعد بن بشیر عن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ انا فامر ذکم علی الخوض و انت یا علی السائق والحسن والحسین الامر و علی ابن الحسین الفاطمی ومحمد بن علی التائسر وجعفر بن محمد السائق وموسئ بن جعفر المحضین والمبغضین وقامع المنافقین و علی ابن موسئ مزین المومنین و محمد بن علی منزل اهل الجنة الی درجا تھم و علی بن محمد خطیبہم یز وجہم یحور العین والحسن ابن علی سراج اهل الجنة یستضیون بہ و اهل بہ والمہدی شفیعہم حدیث لا شفاعۃ الا باذن اللہ لمن یشاء ویرضی بہ۔ اور اعمش بیان کرتا ہے کہ مجھ سے ابواسحاق بن حارث اور سعد بن بشیر

۱۲۔ وعن الامام علي الرضا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال سيدن بعض مني بخراسان ما ناراها مكروبا النفس الله كرمته ولا مذنب الا غفر الله له۔ وقال عن عائشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من نرا ولدي بالطوس فانما حجة مرة قالت مرة فقال مرتين قالت مرتين فقال ثلث مرات فسكت عائشة فقال ولولم تسكتي لبلغت الي سبعين۔ اور امام علي رضا عليه السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میرے جگہ کا ایک ٹکڑا خراسان میں دفن ہوگا جو مکروبا یعنی سختی رسیدہ و مصیبت زدہ اس مظلوم کی زیارت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی سختی و مصیبت کو رفع کرے گا۔ اور جو نگہگار و خطا کار اس کی زیارت کو جائے گا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ نیز عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شہر طوس میں جا کر میرے فرزند کی زیارت کرے گا اس کو یہ ثواب ہوگا کہ گویا اس نے ایک حج خانہ کعبہ کا کیا عائشہؓ نے تعجب ہو کر عرض کی کہ ایک حج کا ثواب ملے گا؟ حضرت نے فرمایا بلکہ دو حج کا۔ عائشہؓ نے پھر تعجب سے کہا کہ دو حج کا؟

حضرتؑ نے ارشاد فرمایا بلکہ تین حج کا ثواب اس کو ہوگا۔ یہ سن کر عائشہ خاموش ہو گئی۔  
حضرتؑ نے فرمایا اے عائشہ اگر تو خاموش نہ ہوتی تو میں ستر حج تک پہنچتا۔

۱۵ وعنه صلعم من مات على حب آل محمد مات مومنا ومن مات على بغض آل محمد مات كافرا۔ وقال ايضا حب آل محمد يوم ماخير من عبادة سنة۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آل محمدؑ کی محبت پر مرے گا وہ مومن مرے گا۔ اور جو کوئی عداوت آل محمدؑ پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔ نیز فرمایا ہے کہ ایک دن آل محمدؑ کی دوستی رکھنا ایک سال عبادت خدا کرنے سے بہتر ہے۔

## خاتمہ

صدق اللہ وصدق رسولہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم رحمۃ ورحمتہ و تحیاتہ علیہ وعلیٰ الائمة المہدۃ من عترتہ الطاہرۃ بدوہم الذبحی و العروۃ الوثقی وحبیب اللہ علی المومنین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالیٰ وھمنا ختمنا ھذہ الرسالۃ الشریفۃ لتکون لی وللمصدقین بالنبیؐ والہیوم الحشر والنشر شفیعاً و ذمیرۃ للنجاة۔ اللہ تعالیٰ نے پرج فرمایا ہے اور اس کے رسولؐ پر حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راست فرمایا ہے خدا کا درود و سلام اور اس کی حرمت و تحیات ہوں آنحضرتؐ پر اور ان پیشوایانِ راہ خدا پر جو آنحضرتؐ کی عترتِ طاہرہ سے ہیں اور تاریکی کفر و ضلالت میں بدرِ کامل ہیں، اور اہل ایمان کے لئے مضبوط دستہ ہیں اور اہل عالم پر اللہ تعالیٰ کی حجتیں ہیں۔ اور خدا کے سوا اور کسی کو کسی قسم کی طاقت اور قوت حاصل نہیں ہے۔ اور اس مقام پر ہم نے اس بزرگ کتاب کو ختم کیا تاکہ یہ میرے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہارؑ کی تصدیق کرنے والوں کے لئے شہودِ نشر یعنی قیامت کے دن شفاعت کرنے والی اور نجات کا ذریعہ اور وسیلہ ہو۔ آمین!

